16

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَام

الوقف لا علی

الحمد للہ والمنۃ کہ ان ایام نیک فرجام میں کتاب

ارکانِ اسلام

جسکو مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب سابق مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی نے تالیف فرمایا اور

حاجی حرمین شریفین حاجی الٰہ بخش صاحب سوداگر دہلوی نے عام مسلمانوں کے فائدہ کے لئے

مطبع نامی دہلی میں باہتمام منشی عنایت خان طبع کرایا

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ماخَلَقتُ الجِنَّ وَالاِنسَ اِلّا لِیَعبُدُون

اس آیت شریفہ سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان اور جنّات کو اپنی عبادت اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا ہی دنیا بھر کی چیزین حضرت انسان کے لئے بنائین اور انکو اپنی عبادت کا خلعت عطا فرماکر سب سے بالا کر دیا پس انسانی زندگانی صرف عبادت ہی کیلئے عطا ہوئی ہی باقی کل چیزین اسکی تحصیل کے ذرایع ہین زندگانی از برائے بندگیست ؛ زندگی بے بندگی شرمندگیست ؛ خاتم الانبیاء سید المرسلین کے شریعت غرّا مین پانچ ارکان عبادت کے فرض ہین ۔ توحیدؔ ۔ نمازؔ ۔ زکوٰۃؔ ۔ روزہؔ ۔ حجؔ ۔ چونکہ عام مسلمان ان عبادتون کو بے قاعدہ ادا کرتے ہین اور ثواب آخرت سے محروم رہتے ہین لہذا اس کتاب مین انکے باقاعدہ ادا کرنے کے طریقے بتائے گئے ہین اور نیز شرعی قواعد کی تفصیل بھی لکھی گئی ہی مسلمانون کو چاہئے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھکے عبادت ہی ادا کرین تاکہ عبادت کے فایدۂ آخرت اور دنیا کی خیر و برکت سے مالامال ہو جائین

اطلاع

جو صاحب بھی ضرورت سے اس عطیہ حاجی صاحب مذکور الصدر کو قبول فرمائین تو انکو چاہئے کہ اس کتاب کو آپ پڑہین اور اپنے بچون کو بھی اسکے مسایل کو یاد کرائین اور مکتب خانہ کے اطفال خردسال کے درس مین رکھین اور اُستاد کو چاہئے کہ بچون کو اسکے مسلے زبانی یاد کرائین انشاء اللہ تعالیٰ بچے اسکو بآسانی ازبر کر سکتے ہین خدا کے عنایت سے یہ کتاب اس طرز پہ لکھی گئی ہی۔

جو چھوٹے بڑے سبکو نافع واقع ہوگی اللہ حاجی صاحب کو اسکے چھپوانے کا دونون جہان مین فائدہ عطا فرماوے۔
پتہ جن صاحب کو طلب کرنا منظور ہو تو اس پتہ سے دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کرلین شہر دہلی
بازار حاجی آلہ بخش صاحب سوداگر چرم سلمہ اللہ تعالےٰ
ہر سلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عقاید حقہ کا بیان

پہلا رکن

چونکہ عقاید تمام عملون کے لئے اصل اور جڑ ہین اس لئے سب سے پہلے انکا تحریر کرنا ضروری سمجھا گیا بغیر تصحیح عقاید کل اعمال چھوٹے بڑے بالکل بیکار ہین نبی معصوم نے دس برس تک دن رات عقاید حقہ کی اشاعت مین کوشش بلیغ اور سعی مشکور فرمائے مسلمانون کو چاہیے کہ ان عقاید مسطورہ کے مطابق اپنے عقاید درست کرین تاکہ دیگر اعمال کے اجر و ثواب سے محروم نرہین اللہ تعالی اپنی ذات بابرکات اور صفات بے غایات کے طفیل سے ہمین عقاید اسلامیہ کے برکت سے دین و دنیا مین مالا مال کردے امین ثم امین۔

عقاید متعلقہ ذات وصفات باری تعالی عز اسمہٗ

(۱) اللہ تعالی موجود ہے (۲) یکتا ہے (۳) اسکا کوی شریک نہین (۴) وہ بے مانند ہے (۵) جسم و صفات جسم سے پاک ہے (۶) اسکا کوئی نظیر نہین ہے (۷) وہ عالم الغیب ہے کوئی چیز اسپر پوشیدہ نہین

ہے (۸) بغیر آنکہ کے دیکھتا ہی (۹) بغیر کان کے سنتا ہی (۱۰) بغیر منہ کے کلام کرتا ہی (۱۱) وہ زندہ ہے
(۱۲) وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہی (۱۳) وہ قدیم ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا (۱۴) قادر ہے۔
جو چاہتا ہی کرتا ہے (۱۵) وہی روزی دیتا ہی (۱۶) وہی دعا قبول کرتا ہی (۱۷) وہی گناہون کا بخشنے
والا ہے (۱۸) نیکی بدی سب اوس نے پیدا کی ہی لیکن نیکی سے راضی بدی سے راضی نہین (۱۹) تمام
عالم کو اوس نے پیدا کیا ہی اور جب چاہیگا سب کو فنا کر دیگا (۲۰) پھر سب کو پیدا کر کے قیامت۔
قایم کریگا (۲۱) سب سے حساب لیگا (۲۲) بعد حساب و کتاب نیک بندون کو جنت مین اور بدونکو
دوزخ مین داخل کریگا۔

عقاید متعلقہ ملائکہ

(۱) فرشتے نور سے پیدا کئے گئے (۲) وہ موجود ہین (۳) وہ معصوم ہین (۴) خدا تعالیٰ کے فرمان
بردار بندے ہین کھاتے پیتے سوتے نہین وہ نہ مرد ہین نہ عورت (۵) بعض اونمین عرش کو اوٹھائے ہین
(۶) بعض آدمیون کے نیکی بدی کو لکھتے ہین ہر انسان کے شانے پر بیٹھے رہتے ہین (۷) بعض۔
انسان کے حفاظت پر مقرر ہین (۸) بعض جنت کا داروغہ ہی (۱۰) بعض دوزخ کا کارندہ ہی (۱۱) بعض
صبح و شام کے نمازمین حاضر ہوتے اور نمازیون کے اعمال حسنہ کو آسمان پر لیجاتے ہین (۱۲) بعض خدائے
تعالیٰ کے یاد مین کھڑا ہے بعض رکوع مین بعض سجدہ مین پڑا ہی ان مین سے چار فرشتے بہت مقبول
اور درجے مین بڑے ہین اول حضرت جبرئیل علیہ السلام جو پیغمبرون کے پاس وحی لیکر آئے تھے دوسرے
اسرافیل علیہ السلام جنکے ہاتھ مین صور ہی جسکو قیامت کے دن پھونکے گے تیسرے حضرت مکائیل۔
علیہ السلام جو روزے مینہ ہوا پانی کڑک بجلی پر مقرر ہین۔ چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام جو روح
نکالنے پر مقرر ہین

عقاید متعلقہ کتاب

یہ اعتقاد کرے کہ کل کتابین آسمانی اللہ تعالیٰ کے پاس سے نازل ہوئے ہین (۲) یہ سب اللہ تعالیٰ کے کلام ہین (۳) یہ سب سچے اور برحق ہین (۴) جو کچھ اونمین حمد و ثنا۔ امر نہی۔ وعدہ۔ وعید۔ جنت دوزخ کی خبرین سب صحیح و درست ہین (۵) اجمالاً سب پر ایمان لائے (۶) توراۃ۔ انجیل۔ زبور۔ فرقان پر تفصیلاً ایمان لائے توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر اور تری فرقان مجید حضرت محمد رسول اللہ سید الانبیاء پر نازل ہوا قران مجید خدائے تعالیٰ کا آخری قانون ہے نزول کے وقت سے اب تک حرف بحرف محفوظ ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک اسی طرح محفوظ رہیگا۔ ایک زبر زیر پیش کی غلطی واقع ہونا محال ہے۔ خدائے تعالیٰ نے خود اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے وانا لہ لحافظون توراۃ عبرانی زبان انجیل سریانی زبان زبور یونانی زبان۔ فرقان عربی مین نازل ہوا (۷) قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا معجز کلام ہے۔ آدمی فرشتے جن اسکے مثال بنانے سے عاجز ہین۔ کفار مکہ باوجود سخت مخالفت کے اس کے مقابلہ مین چھوٹی سی سورت نہ بنا سکے نبی عربی نے پکار کر فرمادیا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ پس لے آو ایک سورت مثل اسکے اور بلاو جنکو حاضر کر

عقاید متعلقہ انبیا علیہم السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(۱) تمام پیغمبر اللہ تعالیٰ کے فرمان بردار بزرگ بندے ہین (۲) انکے رسالت عطیہ خدا ہے (۳) امر و نہی وعدہ وعید اور کل احکام کے پہونچانے مین سچے ہین (۴) جنت کی خوشخبر اور دوزخ کا ڈر سنانے والے ہین (۵) انکا آنا عالم کیلئے رحمت اور نیک بندون کیلئے بڑی نعمت ہے (۶) کل پیغمبر آدمی تھے (۷) سب انبیا مرد تھے عورتون مین کوئی نبی نہین ہوا (۸) کل انسانون سے افضل ہین (۹) کوئی ولی۔

عالم صالح مرد انکے درجہ کو نہین پا سکتا ہے (۱۰) یہ اللہ تعالےٰ کے محبوب بندے ہین (۱۱) مخلوقات
کو خدائے تعالی کے رضامندی کی طرف بلاتے ہین (۱۲) انکی تعداد باختلاف روایت ایک لاکھ
چوبیس ہزار یا دو لاکھ چوبیس ہزار ہے اسلیئے یہ اعتقاد رکھے کہ جتنے پیغمبر ہین سب پر ایمان لایا
(۱۳) کل پیغمبر عقل مین کامل ہین (۱۴) جذام و برص کل عیبون سے پاک ہین (۱۵) کفر جھوٹ خیانت
وعدہ خلافی سے بری ہین (۱۶) کل چھوٹے بڑے عیبون سے قبل نبوت اور بعد نبوت کے پاک ہین
(۱۷) مضامین حقہ کے پہونچانے مین سہو و نسیان نہین کرتے (۱۸) نبوت حضرت آدم سے شروع ہوئی
اور آقای نامدار سید الابرار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوئی (۱۹) حضرت کے بعد کوئی نبی نہوگا
(۲۰) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیداری کے حالت اپنے جسم اطہر کے ساتھ آسمان پر تشریف
لیگئے اسکو معراج کہتے ہین یہ مرتبہ معراج کا سوائے آپ کے کسی پیغمبر کو حاصل نہین ہوا (۲۱) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سب پیغمبرون سے افضل ہین (۲۲) آپ انسان اور جنون کے نبی ہین۔ علما کہتے ہین کہ آپ
فرشتون اور اہل جنت حور غلمان اور کل ارواح اور حیوانات اور زمین و آسمان درخت اور پتھر دریا
اور پہاڑون وغیرہ کے بھی مرسل تھے اسلیے پیڑ اور جڑیون اور کوہ درخت اور پتھر نے آپکی رسالت
کی گواہی دی ہے (۲۳) آپکی شریعت قیامت تک رہی گی (۲۴) آپکی شریعت کل پہلی شریعون کے ناسخ
ہے (۲۵) آپ کل عالم کیلیے رحمت ہین (۲۶) جوکچھ آپ نے پہونچایا وہ سب سچ ہے (۲۷) آپ کے
معجزات کل پیغمبرون سے زیادہ ہین (۲۸) آپکا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے جو قیامت تک باقی رہیگا
علم مبدا و معاد تہذیب اخلاق تدبیر منزل سیاست مدن تطہیر بدن تزکیہ باطن راست بازی امانت
داری صلہ رحمی۔ رحمت۔ قوت۔ مروت۔ تواضع۔ علم۔ وحلم۔ سخاوت۔ شجاعت۔ عبادت۔ ریا
زہد۔ وتقوی۔ عفت۔ عدالت۔ الفت۔ وفا۔ دیانت۔ تسلیم۔ تذکیر۔ ثبات ہمت۔ تسکین۔
تحمل۔ رقت۔ حیا۔ رفق۔ صبر۔ قناعت۔ ورع۔ وقار۔ عفو۔ وغیرہ۔ علوم۔ سب قرآن مجید مین درج ہین

جسکی تشریح بڑی بڑی کتابون مین موجود ہے۔

عقاید متعلقہ قبر و سوال جواب

سب کفار اور مؤمنین گنہگار کو عذاب قبر ہوتا ہی بعض گنہگار مومن سے عذاب قبر معاف بھی ہو جاتا ہے مومن صالح قبر مین آرام و عیش سے رہتا ہے بعض گنہگار مومن کو اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے عذاب نہین کرتا ہے یا بقدر گناہ عذاب بھگت کر نجات پاتا ہی اسی طرح مرنے کے بعد ورثا کے خیر خیرات کرنے سے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے۔ مگر کافر کو بعد مرنے کے کوئی خیرات نفع نہین دیتی۔ بعد دفن کرنے کے قبر مین دو فرشتے جنکا نام منکر نکیر ہے آتے ہین اور بعد تعلق روح کو جسم سے یہ سوال کرتے ہین مَنْ رَّبُّكَ کون تمہارا رب ہے مَنْ نَبِيُّكَ کون تمہارا نبی ہے مَا دِيْنُكَ کیا تمہارا دین ہی۔ اگر بندہ مومن ہی تو جواب دیتا رب ہمارا اللہ تعالی ہی اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دین ہمارا اسلام ہی اسکے لیئے قبر کشادہ کر دیجاتی ہی یہ آرام و چین سے قیامت تک رہتا ہی۔ اگر بندہ کافر ہی تو فرشتون کے جواب مین هَاهَا لَا اَدْرِیْ۔ یعنی ہا ہا مین جانتا کہتا ہی۔ اسپر سخت عذاب کیا جاتا ہی پھر یہ اوسی عذاب مین قیامت تک رہتا ہی

عقاید متعلقہ بعث و نشر و میزان و حساب و کتاب

بعد مرنے کے قبرون سے مردون کا زندہ ہو کر جزا اور سزا کے لیۓ اوٹھنا حق ہی اور نیک و بد میدان حشر مین جمع ہونگے سب بندون کے عمل تولے جائینگے تاکہ بندونکی نیکی اور بدی کے مقدار معلوم ہو جاۓ جس ترازو مین بندون کے اعمال تولے جاینگے وہ دنیا کی نہین ہے وہ حقیقی ترازو اوس کی قدرت کی ہوگی ذرہ ذرہ اس سے نیکی بدی معلوم ہو جائیگی جسکے نیکی کا پلہ وزنی ہوگا وہ جنت مین اور جسکا ہلکا ہوگا وہ

دوزخ مین جایگا مسلمانون کے نامہ اعمال سامنے سے داہین ہاتھ مین اور کافرون کو پیچھے سے بائین ہاتھ مین دی جاینگے مسلمانون کے حساب مین آسانی اور کافرون کے حساب مین رسوائی ہوگی یہ نامہ اعمال بمنزلہ فرد قرار داد جرم کے ہے جو معاملات فوجداری مین مجرمون کو سنائی جاتی ہو اس حساب و کتاب مین ذرہ برابر ظلم نہوگا۔

عقاید متعلقہ حوض اور پل صراط اور جنت و دوزخ و اعراف و شفاعت

ہر نبی کے لئے حوض ہو مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض بڑا لمبا چوڑا ہوگا جسکا نام کوثر ہے اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا اس پانی کے پینے سے مومن کی بالکل پیاس جاتی رہیگی اور سرکش اسکے پانی سے محروم رہینگے

قیامت کے دن دوزخ پر ایک پل بال سے زیادہ باریک اور تلوار کے دھار سے زیادہ تیز رکھا جائیگا اوسکے اوپر سے سب کو گذرنا ہوگا نیک بہت ہی جلد گذر جائینگے اور بدکٹ کر دوزخ مین گر جائینگے

جنت ایک عیش و آرام کی جگہ ہے جہان تمام ناز و نعمت کا ساز و سامان موجود ہوگا عمدہ خوشگوار طرح طرح کے کہانے کہانیکو اور قسم قسم کے لباس قیمتی پہننے کو ملینگے

پاکیزہ خوبصورت گوری گوری عورتین اور نفیس و لطیف غلام خدمت کرنے کو ملینگے

غرض دنیا بھر کے عیش و عشرت کے سامان موجود ہونگے ایسی نعمتین بھی ہونگی جنکو انکھون نے نہین دیکھا اور کانون نے نہین سنا اور خیال مین کبھی نہین آئین یہ عیشتان مومنین کا مکان ہو۔ اللہ تعالیٰ کل مسلمان کو اپنی رحمت سے عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ جنت کی یہ ساری بے بہا نعمتین اونہین کو نصیب ہونگی جو آج دنیا مین تمام عبادات الٰہی کو دل و جان سے ادا کرتے ہین اور انکی ادائگی مین محض رضامندی خدا کا خیال رکھتے ہین سب سے بڑی نعمت دیدار پروردگار ہو جسکی لذت مین مومنین سالہا سال

لذت یاب رہیگی اور اسکی دید ارفرحت آثار کے مختلف اطوار مراتب کے اعتبار ہونگے۔

دوزخ۔ ایک سخت اور تنگ مقام ہی جہان کفار اور گنہگار کو سخت تکلیف ہوگی۔آگ مین جلنا۔ کانٹے کہانا بدبودار گرم پانی پینا آگ کے گرزون سے مارا جانا سانپ بچھون کا کاٹنا اور آتشین زنجیرونمین جکڑا جانا گرم پانی مین غوطہ دیا جانا آگ کی پہاڑون سے گرایا جانا وغیرہ وغیرہ۔ دوزخ کے عذاب ہین۔

اعراف۔جنت اور دوزخ کے درمیان ایک جگہ ہی اسمین وہ لوگ رہینگے جنکی نیکیان اور برائیان برابر ہونگی یہ وہان پر مجبوری رہینگے چند روز کیلئے اعراف مین روکے گئے ہین جنتون کا سفید درو شن چہرہ اور دوزخیون کا سیاہ منہ دیکھکر پہچان لینگے اور بہشت مین داخل ہونے کی آرزو کرینگے۔ آخر اللہ تعالی انکو بھی داخل کریگا یہ ہمیشہ اعراف مین نہ رہینگے۔

شفاعت۔ انبیا اولیا۔ علما۔ اور صلحا کی برحق ہی خدا تعالی کے اذن سے یہ لوگ اپنی اپنی امت اور معتقدین کے شفاعت کرینگے۔

مقام محمود اور وسیلہ جنت کا خاص درجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیگا جیساکہ نص قرآنی۔ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہی۔ جو خبرین علامات قیامت اور آخرت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائین وہ سب برحق ہین آپکی ارشاد کے مطابق امام مہدی، دجال۔ حضرت عیسی علیہ السلام کا آسمان سے اوترنا یاجوج ماجوج دابۃ الارض اور آفتاب کا مغرب سے نکلنا پھر صور کا پھونکا جانا اور کل عالم کا فنا ہوجانا سب سچ ہے۔

عقاید متعلقہ اصحاب کبار و اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالی عنہم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب کل امت سے بہتر اور افضل ہین دوسرے مومن نے اگرچہ اپنی ساری عمر نیک اعمال کے کرنے مین گذاری ہو۔ اور احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین صرف کیا

ہو مگر صحابہ کی ادنی عمل اور آدہ جو کے برابر نہین پہونچی گا ان سب مین چار اصحاب بہت ہی اعلی اور افضل ہین (۱) سیدنا حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ اول (۲) سیدنا حضرت عمر فاروق خلیفہ دوم (۳) سیدنا حضرت عثمان ذی النورین خلیفہ سوم (۴) سیدنا حضرت علی مرتضی خلیفہ چہارم اللہ تعالی ان سب سے راضی ہو آمین۔ ان چار اصحاب کبار کی خلافت باسعادت برحق ہی۔ ان کا دوست خدا و رسول کا دوست ہی اور انکا دشمن خدا اور رسول کا دشمن ہی۔ انکی دوستی ایمان کی نشانی ہی اور انکی دشمنی شیوہ شیطانی ہی۔ انکی اسلامی خدمات قابل قدر ہین انکی سعی مشکور سے تمام جہان مین اسلام کا بول بالا ہوگیا۔ انکی خلافت کے زمانہ مین بڑے بڑے فرمان روا اور شاہان دنیا اسلام کے خراج گذار اور فرمان بردار تھی یہ منکر دن پر سخت دل اور آپسمین رحم دل تے۔ مرضی مولی از ہمہ اولی انکا طریقہ تھا۔ تمام اہل بیت اخلاق محمدی کی سچے نمونہ تھے انہین کی شان والا مین آیت تطہیر انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس ویطھرکم تطھیرا نازل ہوی یہ سب لایق تعظیم ہین ان سب مین حضرت فاطمہ اور حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ اللہ تعالی ان سے راضی ہو بڑے مرتبے کے ہین۔

عقاید متعلقہ معجزہ و کرامت و اجتہاد

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے خرق عادت امر کا ظاہر ہونا معجزہ ہے۔ **ولی** سے جو ذات و صفات اللہ تعالی کا حتی الوسع عارف ہوکر عبادات پر مواظبت کر کے گناہون لذات شہوات وغیرہ سے بچے ان سے خرق عادت بات کا واقع ہونا کرامت ہی منکر معجزات اور کرامات مسلمان نہین ہے

مجتہد۔ جو قرآن و حدیث سے جو اپنی فکر و رائے سے مسئلہ نکالتا ہی کبھی صواب اور کبھی خطا کرتا ہی مگر خطا مین بوجہ نیک نیتی کے ماخوذ نہین ہوتا۔

مجتہد بہت ہین مگر چار زیادہ مشہور ہین (۱) امام اعظم ابوحنیفہ (۲) امام شافعی (۳) امام مالک (۴) امام احمد

اللہ تعالیٰ ان سب پر رحم کرے ہندوستان میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے پیروی کرنے والے سب سے زیادہ ہیں۔

اسی طرح قرآن وحدیث کے ذریعہ سے تہذیب نفس کی طریقے بتانے والے شیخ ہیں امت احمدیہ میں مشایخ بہت ہیں مگر چار کی زیادہ شہرت ہی (۱) خواجہ معین الدین چشتی (۲) حضرت غوث الاعظم عبدالقادر (۳) شیخ شہاب الدین سہروردی (۴) خواجہ بہاء الدین نقشبند۔ مسلمان کو جس مجتہد اور شیخ سے عقیدت ہو۔ اونکی پیروی کرے۔ مگر دوسرے کو برانہ کہے۔ مجتہد اور شیخ کی پیروی اسیوقت تک درست ہی کہ اسکی بات خدا اور رسول کے خلاف نہو۔ انکی غلطی کی پیروی ہرگز درست نہیں ہی۔

عقاید بد کا بیان

علم الٰہی مین شرکت

کسی پیر فقیر کی نسبت یہ اعتقاد بے بنیاد رکھنا کہ ہماری تمام حال کے رد سے خبر ہے۔ یا نجومی۔ اور پنڈت سے غیب کی باتین دریافت کرنا۔ یا فال دیکھنا دکھانا اور اسکو سچا سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اس خیال سے پکارنا کہ ہماری سنتاہی۔ یا کسی کے نام روزہ رکھنا یہ باتین اشراک فی العلوم مین داخل ہین مسلمانکو اس خیال سراپا وبال سے بچنا چاہیے۔ قرآن مجید مین اس عقیدہ کے صاف طور سے نفی آئی ہی۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ۔ غیب کی کنجیان خدا ہی کے پاس ہین اوسکی سوا کوئی غیب دان نہین ہے

خدا کے کارخانہ مین شرکت کسی پیغمبر ولی غوث۔ قطب کو نفع نقصان کا مختار جاننا اور اس سے روزی اور نظر وغیرہ امور کا مانگنا شرکت فی التصرف ہی۔ اسکا رد کا بھی آیت قرانی سے ہی۔

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ۔ ای رسول کہو وہ کون ہی جسکے ہاتھ مین ہر چیز کا تصرف

ہے اور وہی حمایت کرتا ہے اور اس کے مقابل کوئی حمایت نہین کر سکتا اگر تم جانتے ہو۔ سو وہ جلدی سے کہہ دینگے۔ اللہ ہی کہہ دے کہ پھر کہان خبطی ہوئے جاتے ہو۔

خدائے تعالیٰ کی عبادت مین شرکت غیر اللہ کو سجدہ کرنا۔ کسی کے نام کی منت ماننا جانور چھوڑنا۔ چڑھاوا چڑہانا۔ قبر کا طواف کرنا حکم خدا کے سامنے کسی دوسرے کے قول کو غلبہ دینا مخلوق کے آگے جھکنا۔ تعزیہ۔ علم۔ نکالنا۔ چھڑین نکالنا۔ توپ پھر بکرا چڑہانا کسی ندی نالے کو بھیٹ دینا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ کسی کی دہائی دینا۔ کسی جگہ کے مثل کعبہ معظمہ کی تعظیم کرنا اوٹہتے بیٹھتے کسی کا نام لینا شرک فی العبادت ہی لا تعبدوا الا اللہ آیت سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نکرو ان افعال واقوال کو منع کر رہی ہی

عادت مین شرکت کسی کے نام کا گلے مین تاگا ڈالنا۔ بازو مین پیسہ باندھنا۔ سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا۔ بچے کے کان چھیدنا۔ بچے کو بالی پہنانا۔ فقیر بنانا۔ کسی جانور کو بزرگ کے نام مشہور کرکے تعظیم کرنا۔ محرم کے ماہ مین پان نہ کھانا۔ سرخ کپڑا نہ پہنا۔ عالم کے کاربار کو۔ تارون کی تاثیر پر سمجھنا نجومی کی باتون کو سچ جاننا۔ رمال یا جن چڑے ہوئے شخص سے شگون لینا۔ کسی ماہ کو منحوس سمجھنا۔ کسی بزرگ کے نام کا وظیفہ پڑہنا۔ یون کہنا اوپر خدا نیچے آپ ہین۔ کسی کے نام کی قسم کھانا کسی بزرگ کی تصویر برکت کے خیال سے رکھنا۔ یا آرایش مکان کے لیے تصویرین ٹانگنا ان امور کو شرک فی العادت کہتے۔ قرآن مجید مین اسپر سخت وعید آئی ہے۔ وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام نصیبا فقالوا ھذا للہ بزعمھم وھذا لشرکائنا فما کان لشرکائھم فلا یصل الی اللہ وما کان للہ فھو یصل الی شرکائھم ساء ما یحکمون۔ جو چیز کھیتی اور جانور خدا نے پیدا کیے ہین دنمین اسکا حصہ ہے۔ اور اپنے گمان سے کہتے ہین کہ یہ حصہ خدا کا ہی اور یہ حصہ ہمارے شریکون کا ہی پس شریکون کا حصہ خدا کو نہین پہنچتا ہے اور خدا کا حصہ شریکو پہنچتا ہی یہ بہت ہی برا حکم لگاتے ہین۔

گناہ کبیرہ (۱) شرک کرنا (۲) ناحق قتل کرنا (۳) زنا کرنا (۴) زنا کی تہمت لگانی (۵) جہاد سے بھاگنا (۶) جادو کرنا (۷) ناحق یتیم کا مال کھانا (۸) والدین کی نافرمانی کرنی (۹) کعبہ مین گناہ کرنا (۱۰) سود کھانا (۱۱) جھوٹی گواہی دینی (۱۲) جھوٹی قسم کھانی (۱۳) بچون سے برا فعل کرنا (۱۴) چوری کرنی (۱۵) شراب پینا (۱۶) فرض اور واجب باتون کو قصداً چھوڑنا (۱۷) چھوٹے گناہ پر اڑ جانا۔

دوسرا رکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین الی یوم الدین **نماز** ایسی جامع اور افضل عبادت ہی جسمین خدا کی وحدانیت کا اقرار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اظہار موجود ہی قرآن پاک کی تلاوت اور دین دنیا کی طلب خیریت بھی پائی جاتی ہی۔ تفسیر کبیر مین ہی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج کا عالیشان مرتبہ حاصل ہوا تو واپسی کیوقت آپنے بارگاہ رب العزت مین درخواست پیش کی کہ الہی جب کوئی سفر سے اپنے گھر واپس جاتا ہی۔ تو عزیزون اور دوستون کیلئے تحفہ لیجاتا ہی فرمان خداوندی صادر ہوا کہ تمہاری امت کا تحفہ نماز ہی۔ حدیث کی کتابون مین آیا ہی کہ معراج کی رات مین آپ پر پچاس وقت کی نمازین فرض ہوئین مگر واپس آتے وقت جب آپ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے تو عبادت کا حال دریافت کیا آپ نے فرمایا پچاس وقت کی نمازین فرض ہوئین حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اتنی نمازین امت مرحومہ سے ادا ہونا سخت دشوار ہی۔ میرا تجربہ ہے کہ بنی اسرائیل اس شاقہ عبادت کے ادا کرنے سے ہچکچاتے رہے باوجودیکہ قوی اور مضبوط تھے اور آپکی امت تو نہایت کمزور اور ضعیف ہی ان سے پچاس وقت کی نماز دن کا ادا ہونا کسی طرح ممکن نہین چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عرضداشت رحیم وغفار خدا نے قبول فرمائے

اور بجائے پچاس کے پانچ وقت کی نمازین فرض باقی رہین اور ارشاد ہوکہ مایبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید۔ ای رسول نہ ہماری بات بدلی جاتی ہے۔ اور نہ ہم بندون پر ظلم کرنا پسند کرتے ہین تم اور تمہاری امت پانچ وقت کی نمازین پڑہو ہم وہی پچاس نمازین پڑہنے کا ثواب عطا کرینگے پانچ پڑہو پچاس لکھواؤ ایک کے دس پاؤ۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ جو شخص ایک نیکی کرکے لائیگا وہ ایک کے دس پائیگا۔ افسوس آج ہزارہا خدا کی بندے نماز کی برکت سراپا رحمت سے محروم ہین۔ نماز کا چھوڑنے والا خدائے تعالی کا نافرمان بندہ ہے، اسکی ترک سے عذاب اخروی مین گرفتار ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ کے نیک بندے دوزخیون سے دریافت کرینگے کہ آج تم دوزخ مین کس وجہ سے ڈالی گئی دوزخی جواب دیگا۔ لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکینون کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ نماز پڑہنے والے کی قرآن وحدیث مین بہت تعریف آئی ہے نمازی خدا اور رسول کے محبوب بندے ہین ای عزیزو اس چندروزہ زندگی مین ہمیشہ کیلئے اپنی دائمی آرام وچین کو کرکرا نکرو اور نماز جیسی برکت والے چیز کو کسی حالت مین نچھوڑو اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہو تو بیٹھ کر اگر بیٹھنے کی ہمت نہو تو لیٹ کر پڑہو جب تک ہوش وحواس قایم ہون نماز کو نہ چھوڑو غسل وضو مین پانی اگر نقصان دیتا ہو تو تیمم کرلو چونکہ استنجا اور وضو اور غسل وغیرہ طہارت کے اسباب ہین اور یہ نماز سے مقدم اور شرط ہین اس لیئے نماز کے بیان مسائل سے پہلے انکا بیان کیا جاتا ہے۔ اللہ اس تحریر کو مقبول فرمادے اور محرک کو برکات دارین سے مالامال کرے امین

اصطلاح فقہا

فرض وہ ہی جو دلیل یقینی سے ثابت ہو۔ جسمین کچھ شک نہو تمام امامون کے نزدیک اسکے کرنے سے ثواب ہوتا ہی۔ اور ترک کرنے سے عذاب اور انکار اسکا کفر ہے مثال جیسے فرض نماز و روزہ

واجب وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اسپر عمل کرنے سے ثواب ہوتا ہی۔ اور چھوڑنے پر عذاب مگر اسکا منکر کافر نہین مثل نماز وتر کی ۔

سنت اسکی دو قسمین ہین ایک موکدہ جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نے بطور عبادت ہمیشہ کیا ہو مگر کبھی ترک بھی کیا ہو سستی سے ترک کرنے سے عذاب ہوگا اور تارک سنت آپکی شفاعت سے محروم رہیگا۔ مثل سنت فجر وغیرہ۔

دوسرے مستحب اسکو غیرموکدہ بھی کہتے یہ وہ ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور عادت کے یا کبھی کبھی بطریق عبادت بھی کرلیا ہو اسپر عمل کرنے سے ثواب ملتا ہی اور ترک موجب عتاب و عذاب ہے مثال تمام سرپر بال رکھنا اور سنت عصر وغیرہ

مباح وہ ہی جسکے کرنےمین نہ ثواب اور نہ چھوڑنے مین عذاب مثل اچھا کھانا اور اچھا کپڑا پہننا۔ ہان غرور سے استعمال کرنا حرام ہے

حرام وہ ہی جسکی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو نہ کرنا اسکا ثواب اور کرنے مین عذاب ہو۔ اور حرام کو۔ حلال و مباح جاننا باالاتفاق کفر ہے جیسے زنا کرنا شراب پینا وغیرہ

مکروہ اسکی دو قسمین ہین ایک تحریمی دوسری تنزیہی تحریمی وہ ہی جسکی حرمت دلیل ظنی سے ثابت ہو اسکے نہ کرنے مین ثواب اور کرنے مین خوف عذاب کا ہی۔ لیکن اسکو حلال و مباح جاننا کفر نہین جیسے نماز مین کسی واجب کا بلا عذر ترک کرنا

مکروہ تنزیہی وہ ہی جو حلال کے قریب ہو جیسے نماز مین چار زانو بیٹھنا۔

مفسد وہ ہی جو شرع کے کام کو بگاڑ دے عمداً اسکا کرنا گناہ ہی جیسے نماز مین بات کرنا

آداب چھوٹے بڑے استنجے کا

پایخانہ اور پیشاب کرنے سے پہلے یہ دعا پڑہے بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَعُوذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ
پھر بائیان قدم رکھکر پایخانہ مین داخل ہو قبلہ کیطرف منہ اور پیٹھ کرکے نہ بیٹھے اور بعد فراغت کے
طاق ڈھیلے تین یا پانچ ڈھیلون سے اسطور پر نجاست کو پاک کرے مرد گرمی کے دنون مین پہلا
ڈھیلا آگے سے پیچھے لیجائے اور دوسرا پیچھے سے آگے لیجائے اور تیسرا آگے سے پیچھے لیجاوے اور سردی
کے دنون مین پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے لیجائے اور دوسرا ڈھیلا آگے سے پیچھے لیجائے اور تیسرا پھر
آگے سے پیچھے لاوے اور عورت ہمیشہ اگے سے پیچھے کی طرف لیجائے پھر ڈھیلا لینے کے بعد کشادہ
ہو کر بیٹھے اور اول ہاتھون کو گٹون تک تین بار دہوے پھر بائین ہاتھ کے دو یا تین انگلیون سے
اندر کے حصے کو آہستہ آہستہ دہوے مگر انگلیون کے نوک سے نہ دہوے پھر باہر آکر یہ دعا پڑہے
غُفۡرَانَکَ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَذۡھَبَ عَنِّیۡ مَا یُوۡذِیۡنِیۡ وَاَمۡسَکَ عَلَیَّ مَا یَنۡفَعُنِیۡ۔
جس انگوٹھی مین خدا اور رسول کا نام یا آیات قرآنی کھدی ہو پایخانہ جاتے وقت اوتار دینا چاہیے
پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد آلہ تناسل کو بائین ہاتھ سے پکڑ کر اہستہ اہستہ دبائے اور
ڈھیلا لیکر ٹہلے یہان تک کہ پیشاب کے خشک ہو جانے کا یقین ہو جائے اور پیشاب کرتے وقت قبلہ
کیطرف منہ یا پیٹھ کرکے نہ بیٹھے اگر پایخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے نکل کر خاص بدن کے حصہ پر
درم سے زیادہ پہیل جائے تو اوسوقت بدن کا دہونا فرض ہی بغیر دہوئے نماز نہو گی اور اگر درم
برابر پہیلی ہے تو اسکا دہونا واجب ہی اسصورت مین نماز ناقص ہو گی۔
اور اگر ناپاکی مقام سے نکل کر بالکل نہین پہیلی تو اوسوقت دہونا افضل ہی اگر بغیر دہوئے نماز پڑہ لی تو
نماز مین کچھ قصور واقع نہو گا پانی سے استنجا پاک کرنیکے بعد خاص حصے کے پانی کو کسی کپڑے سے

پاک کرلینا چاہئے اگر کپڑے سے نہو سکے تو بائین ہاتھ کے انگلیون سے جذب کردے تاکہ یہ مستعمل پانی بھکر رانون تک نہ پہونچے

نجاستون کا بیان

نجاست کی دو قسمین ہین حکمیہ حقیقیہ

(۱) حکمیہ آدمی کی وہ حالت ہی جسمین نماز اور قرآن پڑہنا درست نہین ہی اسکو حدث بھی کہتے ہین پھر حدث کی دو قسمین ایک حدث اکبر دوسرے حدث اصغر حدث اکبر آدمی کی وہ حالت ہے جسمین بغیر نہائے یا بلا تیمم کئے نماز اور قرآن نہین پڑہ سکتا ہی اسلئے کہ ناپاک ہی اور ناپاک کو قرآن پڑہنا حرام ہے جب تک پاک نہو۔ حدث اصغر آدمی کی وہ حالت ہی جسمین نماز اور قرآن پڑہنا بغیر وضو یا تیمم درست نہین ہی (۲) نجاست حقیقیہ وہ چیز ہے جن سے آدمی نفرت کرتا ہی اور اپنے جسم اور کپڑون اور کھانے پینے کی چیزون کو بچاتا ہی اس سبب سے شریعت مین اوس سے بچنے کا حکم ہے اگر یہ نجاست کسی جگہ لگ گئے تو اسکے دہونے کا حکم ہی۔ پھر نجاست دو طور پر ہین (۱) غلیظہ (۲) خفیفہ۔ انسان اور حرام چوپایہ اور گدہے اور بلی اور چوہے کا پیشاب سوائے چمگاڈر کے اور ہر جاندار جانور کا خون اور شراب اور مرغی کی بیٹ اور پاخانہ گوبر لید نجاست غلیظہ ہے۔ گھوڑا اور ان جانورون کا پیشاب کہ جنکا گوشت کھانا حلال اور حرام چڑیونکی بیٹ جیسے باز و شکرہ وغیرہ نجاست خفیفہ ہی پھر نجاست غلیظ کی دو قسمین ہین (۱) کشیفہ (۲) رقیقہ۔ نجاست کشیفہ یعنی گاڑھی نجاست جیسے پاخانہ گوبر وغیرہ۔ نجاست رقیقہ یعنی تپلی جیسے آدمی کا پیشاب وغیرہ پس نجاست غلیظ کشیفہ بدن کپڑے پر بمقدار ایک درہم کے لگی رہی اور بے خبری سے نماز پڑہ لی تو نماز ہوگئی۔ اسیطرح اگر نجاست غلیظہ رقیقہ کپڑے یا بدن پر بمقدار گہرائی ہتھیلی کے لگی رہی اور نماز

پڑھ لی تو بھی درست ہی اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن پر نماز پڑہتے وقت لگی رہی اور نماز کے بعد معلوم ہوا تو دیکھنا چاہئے کہ یہ نجاست جس کپڑے یا بدن پر لگی ہی کسقدر ہی اگر کپڑے اور بدن کے چوتہای حصہ سے کم ہی تو نماز ہوگئی مثال کسی کی چوتہای آستین پر بکری یا گاے کا پیشاب پڑ گیا اگر کپڑے یا بدن کی چوتہای حصہ سے زیادہ پیشاب لگا ہی تو نماز درست نہوگی مگر اس معاف شدہ نجاست کا دہونا بہتر ہی بلا عذر لگا رکھنا ٹھیک نہین ہی

نجاست کے دور کرنیکا طریقہ

جو نجاست کپڑے یا بدن پر لگی ہو تو اسکو تین بار دہو کر دور کرنا چاہئے اور کپڑے کو تینون بار نچوڑنا چاہئے مگر تیسرے مرتبہ نچوڑنے مین مبالغہ کرنا چاہئے یعنی زور سے نچوڑے اگر کپڑے کا نچوڑنا ممکن نہو جیسے دری فرش وغیرہ تو اسپر پانی بہا کر لٹکا دینا چاہیے یہان تک کہ پانی کے قطرون کا ٹپکنا موقوف ہوجائے اسیطرح تین بار پانی بہائے اور لٹکائے اور جوتی کے تلے اور تلوار وغیرہ مین تر نجاست لگ کر خشک ہوگئی تو زمین پر مل دینے سے پاک ہوجائیگے مگر پتلی نجاست کو دہو کر زایل کرنا ہوگا اگر گاڑھی منی کپڑے یا بدن پر لگ کر خشک ہوگئی تو کھرچ دینے سے زایل ہوجاتی ہی مگر یہ منی ذکر کے منہ کے پاک ہونے کے وقت نکلی ہو یعنے پیشاب کرنیکے بعد پانی سے استنجا پاک کیا ہو اگر زمین یا اینٹ یا پتھر پر پتلی نجاست لگ گی اور ہوا یا آفتاب کے وجہ سے خشک ہوگئی تو یہ زمین وغیرہ چیزین پاک ہین ان پر نماز پڑہنی درست ہی مگر تیمم درست نہین ہی اگر کپڑے یا بدن کے لگی ہوئی نجاست کو بھول گیا تو جس جگہ نجاست لگنے کا غالب گمان ہو اوسی کو دہوڈالے جو غلہ مالش کے وقت بیلون کے پیشاب سے ناپاک ہوگیا ہو تو وہ تقسیم کرے اور کچھ صدقہ دینے سے پاک ہوجاتا ہی

کنوان کی طہارت:۔ اگر کنوین مین نجاست۔ غلیظہ یا خفیفہ پڑجائے یا پانی مین رہنے والے۔

جانورون کے سوائے کوئی اور جانور جسکے بدن مین خون ہوتا ہے پھولا پھٹا ہوا کنوئین میں پایا جائے تو نجاست نکالنے کے بعد کنوان کا کل پانی نکالا جائے اگر نکل سکے ورنہ کسی عادل آدمی کی رائے پر جسکو پانی کے اندازہ کرنیکا ملکہ ہو پانی نکالنا چاہئے
اگر سوائے آبی جانور کے کوئی جاندار جانور جسکے بدن مین خون ہوتا ہو کنوین مین پای جاوین مگر پھولے پھٹے نہین تو اگر انسان یا کوی دوسرا حیوان یا جو اسکے جسم کے برابر ہو جیسے بکری اور کتا وغیرہ تو بھی کل پانی نکالا جاے اگر چڑیا اور چوہے کے برابر کوی جانور ہو تو ۲۰ ڈول سے لیکر ۳۰ ڈول تک پانی نکالنا چاہئے اگر بلی اور کبوتر کے برابر ہو تو چالیس ڈول سے لیکر ساٹھ ڈول تک نکالنا چاہئے مگر ڈول ہر حال مین اوسط ہو اگر کوئی پاک آدمی کنوین مین گر گیا اور زندہ نکل آیا کنوین مین پاک آدمی مسلمان ہو یا ہندو واوتارا گیا تو کنوان پاک ہے پانی نکالنے کی ضرورت نہین

پانی کے مسائل

آسمان۔ دریا۔ نہر۔ سمندر۔ تالاب۔ کنوان۔ چشمہ کا پانی اسیطرح شبنم۔ برف۔ اولہ۔ جو گرمی سے پگھل کر پانی ہو جاتا ہے پاک ہے ان تمام پانی سے غسل اور وضو کرنا درست ہے۔ (۲) خشک پاخانہ۔ لید۔ گوبر وغیرہ سے گرم کیا ہوا پانی پاک ہے اس سے غسل اور وضو جائز ہے (۳) حوض دہ در دہ کا جو بسبب زیادہ ٹھہرنے کے رنگ یا مزہ بدل جائے یا برتن مین بہت ٹھہرنے سے بو کرنے لگے تو سب صورتون مین غسل وضو جائز ہے (۴) جنگل کے گڑھون کا پانی جو ظاہری طور سے ناپاک نہ معلوم ہو پاک ہے (۵) راستون پر مٹکے رکھے ہوتے ہین جس سے شہری دیہاتی بڑے چھوٹے بغیر احتیاط کے پانی پیتے ہین اسکا پانی پاک ہے جب تک اسکی ناپاکی کا یقین نہو جائے (۶) چھوٹے بچے جو برتن مین ہاتھ ڈال دیتے ہین اسکا پانی پاک ہے۔ ہان اگر ہاتھ کی ناپاکی کا یقین ہو تو ناپاک ہے (۷) کافرون کے برتن کا پانی پاک ہے بشرطیکہ ناپاک ہونیکا

کوی قرینہ ہواگر ظاہر مین کوی ناپاکی کا قرینہ موجود ہو تو پاک نہین ہی (۸) جس کنوین سے ہر قسم کے لوگ پانی بھرتے ہین پاک ہی مگر انکی برتنو نکی ناپاکی کا حال معلوم ہوجائے تو پاک نہین ہی (۹) جو پانی پتون کے پڑنے سے مزہ بو رنگ بدل دے پاک ہی اس سے بلاکراہت غسل اور وضو جایز ہے (۱۰) تھوڑے ٹھہرے ہوئے پانی مین اگر ایک قطرہ ناپاکی گر پڑا تو یہ پانی ناپاک ہی (۱۱) پاخانہ یا کسی نجاست سے کیڑا نکل کر تھوڑے ٹھہرے ہوئی پانی مین پڑ گیا تو پانی ناپاک ہی (۱۲) دہوپ کے گرم ہوئے پانی سے غسل اور وضو مکروہ ہی مستعمل پانی کا پینا یا کھانیکی چیزون مین استعمال کرنا مکروہ ہی (۱۳) مرد کو اجنبی عورت یا خوبصورت لڑکی کا جوٹہا پانی پینا مکروہ ہی بشرطیکہ شہوت کا گمان ہو یا اسکے پینے مین لطف حاصل ہو اسی طرح عورت کو غیر مرد کا جھوٹہا پانی پینا مکروہ ہی۔

احکام وضو کے اقسام

فرض ہی نماز کیلئے فرض ہو یا سنت یا واجب یا نفل نماز جنازہ ہو یا سجدہ تلاوت۔ **واجب** ہی کعبہ معظمہ کے طواف کیلئے قرآن مجید چھونے کیلئے۔ **سنت** ہی سوتے وقت غسل کے پہلے **مستحب** ہی اذان اور تکبیر کیوقت خطبہ پڑھتے وقت نکاح کا ہو یا جمعہ کا یا اور کسی چیز کا علم دین کے پڑہاتے وقت دین کی کتابین چھوتے وقت۔ سلام یا سلام کا جواب دیتے وقت۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کرتے وقت۔ سوکر اوٹھنے کے بعد اونٹ کے گوشت کھانے بعد۔ میت کو غسل دینے کے بعد۔ جنازہ اوٹھانیکے بعد ہر وقت باوضو رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے۔ عرفات مین ٹہرنے کیلئے۔ صفا و مروہ کے دوڑنے کیلئے۔ ناپاک کو پہلے غسل کرنے کے کھانا کھانے کیلئے۔ عورت سے صحبت کرنے کیلئے۔ حیض یا نفاس والی عورت کو نماز کے ہر وقت وضو کرنا مستحب ہی۔

وضو کے فرائض

وضو مین چار عضو کا دہونا فرض ہی۔ منہ۔ دونون ہاتہون۔ سر کا مسح کرنا۔ دونون پاؤن کا دہونا۔

پہلا فرض تمام منہ ایک بار دہونا وضو کرنے والا دہوے یا کوئی دوسرا دہوے یا دریا مین غوطہ لگانے یا مینہ کا پانی منہ پر پڑجانے سے دہل جائے منہ کو پیشانی کے بالون سے لیکر ٹھوری کے نیچے تک طول مین اور ایک کان کے لو سے لیکر دوسرے کان کے لو تک عرض مین اسطور پہ دہونا چاہئے جس سے انکے درمیان کا عضو بھی دہل جائے آنکھ کا وہ گوشہ جو ناک کے نزدیک ہی دہونا فرض ہی اسطور پر جس سے میل علاحدہ ہوجائے۔ **دوسرا فرض** دونون ہاتھون کو کہنیون سمیت ایک بار دہونا وضو کرنے والا دہوے یا کوئی دوسرا دہوے یا کسی اور طور سے دہل جائین دونون الگ الگ کرکے دہوئے جائین یا ملاکر بغیر خلال کئے انگلیون کے گھائیون مین اگر پانی نہ پہونچے تو خلال کرنا فرض ہی۔

جسکا ہاتھ کہنیون سے کٹ گیا ہو تو بازو کا دہونا فرض نہین ہی صرف سالم ہاتھ کو دہوے (حاشیہ کنز)۔

تیسرا فرض چوتھائی سر کا مسح کرنا غیر مستعمل پانی سے مسح کیا تو یہ مسح صحیح ہوگا مثلاً کسی دہوئے عضو سے تری لیکر مسح کرنا (شرح وقایہ) **چوتھا فرض** دونون پاؤن کو ٹخنون سمیت دہونا اگر موزہ نہ پہنے ہو اگر پاؤن کی انگلیون کے گھائی مین پانی نہ پہونچ سکے تو خلال کرنا فرض ہی۔ اور دہونے سے یہ مراد ہی کہ پانی عضو کی ایک جگہ سے بہکر کم سے کم عضو سے دہونے کے بعد دو تین قطرے ٹپک جائین (شامی)

وضو کے سنت (۱) دل مین نیت یعنی ارادہ کرنا کہ مین محض ثواب اور خدا کی خوشی کیلئے وضو کرتا ہون نہ ہاتھ منہ صاف کرنے کو (درمختار) (۲) بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْإِسْلَامِ پڑہ کر وضو شروع کرنا (۳) ایکبار ہاتھون کو مع گٹون کے دہونا پھر جب ہاتھون کو کہنیون تک دہوی تو گٹون سے دہونا چاہئے تین بار (۴) تین بار کلی کرنا نئے پانی سے اور کلی مین اتنا مبالغہ کرے کہ پانی حلق تک پہونچے مگر روزہ مین مبالغہ نکرے (۵) مسواک کرنا کلی کرتے وقت اور مسواک یہ اسطور پر کرے کہ مسواک دہنی ہاتھ مین لے اور مسواک کے ایک سرکے قریب انگوٹھا اور دوسرے سرے کی نیچے آخیر کی انگلی اور درمیان

یتین اوپر کی دو انگلیان رکھے اور اول اوپر کی دانتون کی طول مین داہنی طرف کرے پھر بائین طرف پھر
اسی طرح نیچے کی دانتون پر کرنا چاہیے مسواک ایک بار کرنے کے بعد منہ سے نکال کر نچوڑ دے پھر دوبارہ
کرے اسیطرح تین بار کرنا چاہیئے دانتون کے عرض مین مسواک نکرے اسلئے کہ اس سے مسوڑہی کمزور
ہوجاتے ہین مسواک پیلو یا زیتون یا کسی کڑوے درخت مثل نیب وغیرہ کے ہو۔ مگر کسی زہریلی درخت کے نہو
مسواک لنبائی مین ایک بالشت کے ہو اور موٹائی مین انگوٹھے سے زیادہ نہو سیدھی ٹھیرے نہو اگر مسواک
نہو یا دانت نہون تو کپڑے یا انگلی سے دانتون یا مسوڑون کو مل لے حدیث کی کتابون مین مسواک کرنیکی
بہت بڑے بڑے فائدہ مذکور ہین جو طب کے رو سے بھی مفید پڑتی ہین۔ ناک مین تین بار نیا پانی لینا اسطور پر
کہ ناک کی بالنسون تک پہونچ جائے بشرطیکہ روزہ دار نہو۔ گھنی ڈارھی کا خلال کرنا اسطور پر کہ دائین چلو
مین پانی لیکر ٹھوری کے نیچے کے بالون کے جڑون مین ڈالے اور ہاتھ کی پشت گردن کی طرف کرکے
انگلیان بالون مین ڈال کر نیچے سے اوپر کی طرف لیجائے جمع الجوامع کی حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک چلو پانی لیکر ریش مبارک کے نیچے پہونچا کر خلال کرتے تھے۔ ہاتھون کو انگلیون کی طرف سے
دہونا چاہیئے۔ کھینون تک تین بار دہونا اور ہاتھون کے انگلیون کا خلال کرنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیان
تر کرکے دوسرے ہاتھ کی انگلیون کے اندر داخل کرکے کھینچنا۔ پاؤن کی انگلیون کا خلال کرنا تین بار
پاؤن کے دہونے کیوقت اسطور پر کرے کہ بائین ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور بائین پاؤن
کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ تمام سر کا مسح کرنا دونون ہاتھون کو مع انگلیون اور ہتھیلیون کے تر کرکے سر کے
آگے حصہ پر رکھ کر پیچھے کی طرف لیجائے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لیجائے۔ کانون کا مسح کرنا کلمہ کی انگلی
کو کان کے اندر کے حصہ مین اور انگوٹھے کو کان کی پشت پر رکھ کر مسح کرے یعنی کان کے باہر اور اندر کے
حصہ مین ان دونون انگلیون کو پھیرے۔ ہر عضو کو اس طرح تین بار دہونا کہ پورا دہل جائے۔ وضو کو
ترتیب سے کرنا یعنی پہلے گٹون کو دہونا پھر کلی کرنا پھر ناک مین پانی لینا پھر منہ دہونا پھر داڑھی کا خلال کرنا

پھر ہاتھون کا دہونا پھر انگلیون کا خلال کرنا پھر سر کا مسح کرنا پھر کانون کا مسح کرنا پھر پاؤن کا دہونا پھر پاؤن کے انگلیون کا خلال کرنا۔ داہنے عضو کو پہلی دہونا پھر بائین کو۔ ایک عضو کے دہونے کے بعد دوسرے عضو کو خشک ہونے سے پہلی دہونا۔ اعضا دہونے کے وقت ہاتھ سے اعضا کو ملنا اور اعضا پر ہاتھ کو پھیرنا چاہئے

وضو کے مستحباب

(۱) وضو کرنے کیلئے اونچی جگہ بیٹہنا (۲) قبلہ کیطرف منہ کرکے بیٹہنا (۳) مٹی کے برتن سے وضو کرنا (۴) غیر سے مدد نہ لینا (۵) اعضا کے مقدار فرضی یا واجبی سے زیادہ دہونا (۶) داہین ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا (۷) بائین ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۸) تنگ انگوٹھی کو حرکت دینا (۹) کانونکو مسح کے وقت چھوٹی انگلی کو دونون کانون کے سوراخ مین کرنا (۱۰) پاؤن دہوتے وقت داہین ہاتھ سے پانی ڈالنا اور بائین ساتھ سے ملنا (۱۱) جاڑیکے موسم مین پہلی اعضا کو تر ہاتھ سے ملنا (۱۲) ہر اعضا کے دہوتے وقت یا مسح کرنے کے وقت بسم اللہ اور کلمہ شہادت پڑہنا (۱۳) وضو کے بعد حدیث کے دعائین پڑہنا دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (۱۴) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پینا۔

مکروہات وضو۔ جو امر مستحب ہین وضو مین انکے خلاف کرنے سے وضو مکروہ ہوجاتا ہی (۲) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا (۳) پانی کو اتنا خرچ کرنا جس سے وضو ناقص رہے (۴) وضو کرتے وقت دنیا کی باتین کرنی (۵) منہ اور دوسرے اعضا پر زور سے چھینٹا مارنا (۶) تین بار سے زیادہ اعضا کو دہونا (۷) نئے پانی سے تین بار مسح کرنا (۸) وضو کے بعد ہاتھون کو جھٹکنا۔

وضو کے توڑنیکی چیزین۔ (۱) نجس چیز کا مرد عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلنا جیسے پیشاب منی مذی۔ پایخانہ (۲) ہوا یا کیڑے اور کنکری کا عورت کے شرمگاہ اور مرد کے ذکر سے نکلنا (۳) صفرا یا سودا یا پانی کا منہ بھر کے قے ہوجانا جو روکنے سے نہ رکے (۴) خون یا پیپ کا نکل کر اوس عضو پر بہنا جسکا وضو اور غسل مین دہونا فرض ہے

خواہ خود بہا ہو یا بہانے سے بہا ہو (۵) منہ سے تھوک کے ساتھ خون کا آنا بشرطیکہ خون تھوک پر غالب ہو یا برابر ہو (۶) غفلت کے ساتھ کسی کروٹ یا اوندہا یا چت سونا یا کسی چوتڑ کے بل سو رہنا یا کسی چیز کے سہارے سونا اگر ہٹائی جائے تو یہ شخص گر پڑے (۷) بیہوش یا مجنون ہو جانا (۸) نشہ مین ہو جانا اسطور پر کہ چلتے وقت پاؤن اپنے جگہ نہ پڑین (۹) عورت اور مرد کے شرمگاہون کو شہوت سے ملنا (۱۰) مرد عورت بالغ کا حالت بیداری مین رکوع وسجود والی نماز مین قہقہہ مار کر ہنسنا۔

معذور کا وضو (۱) اگر کوئی حکیم حاذق کسی مریض کو کسی اعضا کے دہونے سے منع کرے تو اسکا دہونا فرض نہین بلکہ مسح کرے اگر مضر نہو ورنہ مسح بھی معاف ہی (۲) اگر اعضائے وضو کے پھٹ گئی ہون یا درد وغیرہ ہو اور وضو نقصان کرتا ہو اور پانی بہانا بھی مضر ہی تو مسح کرے اور مسح بھی نکر سکے تو ویسے ہی چھوڑ دے۔ (۳) زخمی ہاتھون کے سبب سے ہاتھون کو اور دوسرے اعضا کو نہ دہو سکتا ہو اور نہ دھلوا سکے تو ایسی صورت مین وضو فرض نہین بلکہ تیمم کر کے پڑھ لے (۴) منہ پر یا ہاتھ پاؤن پر کسی وجہ سے دوا لگائی گئی تو اسپر پانی بہانا فرض ہی بشرطیکہ مضر نہو اگر پانی بہانے کے بعد وہ دوا آپ چھٹ گئی یا علاحدہ کر دی گئی تو اگر یہ علاحدہ ہونا یا علاحدہ کرنا بوجہ صحت زخم کی ہی تو مسح باطل ہو جائیگا اب ان اعضا کو دہونا ہو گا (۵) کسی شخص کے ہاتھ مع کھنیون کے اور پاؤن مع ٹخنون کے کٹ گئی ہون تو اس حالت مین انکا دہونا فرض نہین اگر منہ کسی طریقے سے دہو سکتا ہی اور سر کا مسح کر سکتا ہے تو کرلے ورنہ انکا دہونا بھی فرض نہین بلکہ منہ کو دیوار وغیرہ سے تیمم کے نیت سے ملے (۶) کسی شخص کے پاؤن یا ہاتھ کٹ گئے ہون لیکن کھنی یا اس سے زیادہ اور ٹخنے یا اوس سے زیادہ موجود ہون تو ایسی حالت مین کھنی اور ٹخنے کا دہونا واجب ہی اور اس کے نیچے کی حصے کا دہونا فرض ہی (۷) اگر ہاتھ کی کھنیان اور پاؤن کے ٹخنے کٹ گئے ہون اور منہ زخمی ہو اور منہ کا دہونا یا مسح کرنا ممکن نہو تو وضو فرض نہین رہتا تیمم کرنا چاہیے (۸) اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو اور دونون کا مسح ایک بار ہی نہین کر سکتا تو پہلے داہین کا پھر باہین کا مسح کرے (۹) اگر وضو کا عضو ٹوٹ جائے یا اور کسی وجہ

سے پٹی باندھی جائے تو اس کے تین حالتین ہین اول پٹی کا کھولنا مضر ہو جسم کا دہونا مضر ہو یا نہو تو اس حالت مین تمام پٹی کا مسح کرے۔ دوسرے پٹی کا کھولنا مضر نہین ہے مگر کھولنے کے بعد نہ آپ باندہ سکے نہ کوئی دوسرا باندھنے والا موجود ہو تو اس حالت مین مسح کرے اگر مسح کرنا مضر نہو ورنہ مسح بھی معاف ہے۔ تیسرے اگر پٹی کا کھولنا مضر نہین ہے اور کھولنے کے بعد باندہنا بھی دشوار نہین ہے تو اگر پانی سے دہونا مضر نہین تو پٹی کھولکر تمام عضو کو دہوی اگر زخم کا دہونا مضر ہے تو زخم کے اردگرد دہوئے اردگرد کا دہونا مضر ہے تو زخم کو چھوڑ کر اردگرد مسح کرے اگر یہ مسح بھی مضر ہو تو پٹی پر مسح کرے اگر پٹی پر مسح ضرر دے تو یہ مسح ہی (۱۰) پٹی کے تلے صحیح جسم کا مسح جائز ہے بشرطیکہ کھولنا اس جسم کا مضر نہو (۱۱) اگر پٹی پر پٹی باندہی گی تو اسپر بھی مسح درست ہے (۱۲) اگر کسی کو ایسا مرض لاحق ہو کہ ایک منٹ کی فرصت ندے جیسے ہر وقت پیشاب جاری ہو یا بائی نکلتی ہو یا پیٹ چلتا ہو یا زخم سے پیپ لہو زرد پانی جاری ہو یا نکسیر کا مرض ہو تو ان تمام صورتون مین ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرنا چاہیے یہی حکم ہے مستحاضہ کا۔

غسل کا بیان

غسل چار طرح کا ہوتا ہے ایک فرض۔ دوسرا واجب تیسرا سنت۔ چوتھا مستحب۔ اول غسل فرض ہوتا ہے منی نکلنے سے یعنی جب منی شہوت سے نکلی خواہ سوتے یا جاگتے مین بیہوشی یا ہوش مین جماع سے یا بغیر جماع کے کسی خیال و تصور سے یا آلہ تناسل کو حرکت دینے سے یا کسی جانور سے خواہش پورا کرنے سے دوسرے مرد کے آلہ تناسل کے سر کا عورت کے فرج یا مرد کے مقعد مین چھپ جانے سے فاعل و مفعول دونون پر غسل فرض ہے۔ انزال ہو یا نہو۔ تیسرے حیض کے خون بند ہو جانے کے بعد خواہ تین دن مین بند ہو یا دس دن مین۔ چوتھے خون نفاس بند ہو جانے کے بعد خواہ چالیس دن پورے مین بند ہوے یا اس سے پہلے بند ہو جاے نفاس کی مدت نہایت سے نہایت چالیس

دن ہی اور کم کی کوی مدت مقرر نہین ۔ عورتون کا یہ خیال کہ بغیر چالیس دن گذرنے کے نفاس والی پاک نہین ہوتی غلط خیال ہی

غسل واجب (۱) اول جو کافر حالت ناپاکی مین مسلمان ہوا ہو اسکو بعد مسلمان ہونے کے غسل کرنا واجب ہی (۲) مسلمان مردے کی لاش کو زندہ مسلمانون پر نہلانا واجب ہی۔

غسل سنت ہی (۱) جمعہ کی نماز کیلئے جمعہ کے دن عیدین کی نماز کیلیے عید کے دن (۳) احرام باندھنے کیوقت حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال کے غسل کرنا سنت ہی۔

غسل مستحب ہی (۱) مسلمان ہونے کیلیے (۲) پچھنے لگوانیکے بعد (۳) مردہ نہلانے کے بعد (۴) شعبان کے پندرہوین رات کو (۵) مدینہ منورہ داخل ہونے کیلئے (۶) مزدلفہ مین ٹھرنے کیلیے (۷) طواف زیارت کے لئے (۸) کنکری پھینکنے کیلیے (۹) کسوف خسوف اور استسقا کی نماز ون کیلئے (۱۰) نماز خوف اور مصیبت کیلئے (۱۱) کسی گناہ سے توبہ کرنے کیلیے (۱۲) سفر سے واپس آنے کے بعد (۱۳) استحاضہ دفع ہونے کے بعد (۱۴) جو شخص قتل کیا جاتا ہی۔ (۱۵) نو برس سے کم سن والے کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہی۔ پچپن برس یا اس سے زیادہ عمر والی عورت کو جو خون آے وہ استحاضہ ہی حاملہ عورت کو جو خون آے وہ استحاضہ ہی تین دن سے کم جو خون آے وہ استحاضہ ہی پچاس دن رات دن سے زیادہ جو خون آے وہ استحاضہ ہی. عادت والی عورت کو جو خون آے وہ استحاضہ ہی بشرطیکہ دس دن سے زیادہ بڑھ جائے مثال جس عورت کو پانچ دن خون آنے کی عادت ہو اگر اسکو گیارہ دن خون آئے تو جو خون عادت سے بڑھ گیا وہ استحاضہ ہی اس صورت مین چھہ دن استحاضہ ہی بچہ کے ادہا سے زیادہ باہر نکلنے سے پہلے جو خون آے وہ استحاضہ ہی نفاس نہین وہ ہی جب بچہ آدھے سے زیادہ باہر نکل آئے۔

غسل کے فرایض ۔غسل مین تین فرض ہین اول غرغرہ کرنا اگر روزہ نہو ورنہ کلی کرے غرغرہ نکرے

دوسرے ناک مین پانی دینا، تیسرے تمام بدن کو دہونا اگر جسم کا کوئی حصہ بال برابر خشک رہا تو غسل نھوا

غسل کا مسنون اور مستحب طریقہ

جب آدمی نہانا چاہے تو کوئی کپڑا مثل تہ بند یا لنگی کے باندہ کر غسل کرے اگر برہنہ نہاے تو کسی ایسے مکان مین نہاے جہان کسی نامحرم کے نظر نہ پڑے اور عورت بیٹھ کر نہائے اور نہاتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا چاہیے غسل کرنے والیکو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے دونون ہاتھون کو گٹون تک تین بار دہوے اسکے بعد اپنے خاص حصہ کو دہوی اگر کسی اور عضو پر نجاست حقیقی لگی ہو تو اسکو دہوے اسکے بعد پورا وضو مع مسح سر کے کرے ہان اگر غسل کی جگہ پانی جمع رہتا ہو تو پاؤن کو وہان نہ دہوے بلکہ غسل کے دوسری جگہ دہوے اور اس وضو مین سوائے بسم اللہ کے اور کوئی دعا نہ پڑہے وضو کے بعد بالون مین انگلیان ڈال کر تین بار سر کا خلال کرے پہلے دائین طرف پھر بائین طرف اسکے بعد سر پر پانی ڈالے پھر دائین شانے پھر بائین شانے پر اور تمام جسم کو ہاتھون سے ملے اسی طرح اور دو مرتبہ تمام جسم پر پانی ڈالے تاکہ تین بار تمام جسم پر پانی تین بار پہونچ جائے اگر جسم مین کوئی جگہ بال برابر خشک رہے تو غسل نھوگا۔

اگر عورت اپنے گندھے ہوے بالون کے جڑ مین پانی پہونچادے تو بالون کا کھولنا ضرور نہین ہی

تیمم کا بیان

تیمم وضو اور غسل کے قایم مقام ہی یہ اللہ تعالیٰ کے بڑی رحمت ہی جو تیمم کا حکم خاص اس امت مرحومہ کو ملا اگلی امتین اس بابرکت نعمت سے محروم رہین جب انکو پانی نہ ملتا ہوگا تو وہ کس پریشانی مین مبتلا ہوتی ہونگی

تیمم کے فرایض اور واجبات

(۱) تیمم کرتے وقت نیت کرنا فرض ہی۔ نیت یہ ہی کہ مین تیمم کرتا ہون واسطے دور ہونے ناپاکی کے درودرست ہونے نماز کے تقرباً الی اللہ تعالیٰ۔ (۲) مٹی کے قسم سے کسی چیز پر یا جسپر مٹی یا غبار کا اثر ہو دو مرتبہ ہاتھ مارنا فرض ہی (۳) تمام منہ اور دونون ہاتھون کے اکثر حصونکا

ملنا فرض ہی (۴) جسم سے ایسی چیز کا دور کرنا فرض ہی جس سے اعضاے تیمم پر مٹی نہ پہونچے جیسے چربی اور روغن وغیرہ (۵) تنگ چھلون اور چوڑیون اور انگوٹھی کا اوتارنا واجب ہی (۶) اگر پانی کے قریب ہونے کا کوئی قرینہ ہو تو سو قدم تک خود جانا یا کسیکو بھیجنا واجب ہی (۷) ساتھی سے پانی طلب کرنا واجب ہی اگر امید ملنے کی ہو۔

تیمم کے سنن اور مستحبات (۱) تیمم شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا سنت ہی (۲) جسطرح حضرت سے ثابت ہوا ہی اسی ترتیب سے تیمم کرنا سنت ہی یعنی پہلے منہ کا مسح کرنا پھر ہاتھون کا (۳) پاک مٹی پر دو ہتیلیون کے اندرونی حصہ کو مارنا سنت ہی نہ پشت (۴) دونون ہاتھون کو ملنے کے بعد جھاڑنا سنت ہی (۵) مٹی پر ہاتھ مارتے وقت انگلیون کا کشادہ رکھنا سنت ہی تاکہ غبار انکر اندر پہونچ جاے (۶) کم سے کم تین انگلیون سے مسح کرنا سنت ہی (۷) منہ کے مسح کے بعد ڈاڑھی کا خلال کرنا سنت ہی (۸) ایک عضو کے مسح کے بعد دوسرے عضو کا جلدی مسح کرنا مستحب ہی (۹) اگر نماز کے اخیر وقت تک پانی ملنے کا یقین ہو تو انتظار کرنا مستحب ہی جیسے کنوئین پر اخیر وقت ڈول رسی ملنے کا یقین ہو یا ریل کا اخیر وقت اسٹیشن پر پہونچنے کا یقین جہان پانی مل سکتا ہی اسصورت مین اول اوسط وقت مین نماز تیمم کرکے نہ پڑہے بلکہ اخیر وقت وضو کرکے پڑہے۔

تیمم کا مسنون اور مستحب طریقہ

پہلی بسم اللہ پڑہ کر اور نیت کرکے دونون ہاتھون کو پاک مٹی پر کشادہ کرکے مارے اس کے بعد ہاتھو کو اٹھا کر انکی مٹی جھاڑکر دونون ہاتھون کو پورے طور اسطرح ملے کہ تمام منہ پر پہونچ جاے پھر دونون ہاتھون کو مٹی پر مارکر بائین ہاتھ کی تین انگلیان سواے کلمہ کے انگلی اور انگوٹھے کے داہنے ہاتھ کی انگلیون کے سرے پر پشت کے جانب رکھکر کہنیون تک کھینچ لیجاے اسطرح ہ

کہ بائین ہاتھ کے کچھ ہتھیلی بھی لگ جائے اور کہنیون کا مسح بھی ہو جائے اسی طرح بائین ہاتھ کا بھی مسح کرے اسی طرح وضو اور غسل کے تیمم کا طریقہ ہے اور ایک ہی تیمم دونون کیلیے کافی ہے اگر دونونکی نیت کی ہو۔

تیمم کرنے کی وجوہ

(۱) اتنا پانی جو وضو اور غسل کے لیے کافی ہو موجود نہو بلکہ ایک میل کے فاصلہ پر ہو (۲) پانی موجود کسی کی امانت ہو یا کسی سے غصب کیا ہوا ہو (در مختار) (۳) نرخ زیادہ گران ہو (۴) پانی یا قیمت موجود نہو (مراقی الفلاح) (۵) پانی کے استعمال سے مرض کے پیدا ہو جانے یا بڑھنے کا احتمال ہو (۶) بوجہ سردی کے پانی کے استعمال کرنے سے عضو کے ضایع ہو جانے یا کسی مرض کے ہو جانیکا خوف ہو اور گرم پانی نہ ملتا ہو (۷) دشمن یا درندے کا خوف ہو یعنی پانی مین کوی دشمن رندہ رہتا ہو جسکے ایذا رسانی کا خوف ہو (۸) موجودہ پانی کی خرچ کرنے مین خوف پیاس کا ہو کنوان ہو مگر ڈول رسی موجود نہو (۱۰) عیدین اور جنازہ کی نماز کیلیے (۱۱) پانی کو رکھ کر بھول گیا

تیمم کن چیزون سے جایز ہے

یا مٹی کے قسم جو چیز ہو جو چیزین جلانے سے نرم نہون اور جل کر راکھ نہو وہ چیزین مٹی کی قسم مین سنگ یا پتھر عقیق۔ زبرجد۔ فیروزہ۔ سنگ مرمر۔ ہرتال سنکھیا وغیرہ۔ اور جو چیزین آگ مین جلانے نرم ہو جاین یا جل کر راکھ ہو جائین وہ مٹی کے قسم سے ہین جیسے کپڑا لکڑی وغیرہ جو جل کر راکھ ہو جا چاندی۔ سونا وغیرہ جو جل کر نرم ہو جاتی ہین (۲) جو چیزین مٹی نہون اگر ان پر غبار ہے تو تیمم۔

جایز ہی جیسے آناج کپڑا وغیرہ (۳) کسی انسان یا حیوان یا اپنے اعضا پر غبار ہو (۴) جھاڑو دینی یا
آندھی یا ہوا کے ذریعہ سے منہ اور ہاتھ پر غبار پڑ جائے تو ہاتھ مل لینے اور نیت کرنے سے تیمم ہو جائیگا

(۵) کسی چیز مین مٹی کا غلبہ ہی تو تیمم جایز ہی

تیمم ٹوٹنے کے اسباب

(۱) جن چیزون سے وضو ٹوٹ جاتا ہی تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہی اور جن چیزون سے غسل واجب ہوتا ہی
تیمم ٹوٹ جاتا ہی اگر وضو اور غسل کا تیمم ایک ہی کیا تھا تو وضو کی تیمم ٹوٹنی سے غسل کا تیمم نہ ٹوٹے گا
جب تک غسل کے واجب کرنیوالی چیز نہ پائی جائے (۲) تیمم کے سبب زایل ہو جائے مثلاً پانی
کا مل جانا یا بیماری یا تلف اعضا کا خوف جاتا رہا جو شخص سوتے وقت پانی پر گذرا اور اسکو خبر نہوئی
تو اس کا تیمم نہ ٹوٹے گا (قاضی خان وغیرہ) چلتے ریل پر پانی دیکھنی سے تیمم نہین ٹوٹتا اس لیے
کہ یہ اس پر قدرت نہین رکھتا ہے

مسح موزہ وضو مین بجائے پیر دہونے کے موزون پر مسح کرنے کی چند شرطین ہین (۱) موزہ
تمام قدم کو ڈہانکے اگر موزہ پھٹا ہو تو تین انگلی سے کم ہو (۲) چمڑے یا دبیز کپڑے کا جسمین پانی
کرکے پاون تک تری نہ پہونچے ۔ مقیم کو وضو ٹوٹنے کے وقت سے لیکر ایک دن رات موزہ
مسح کرنا چاہئے اور مسافر کو تین دن رات مسح کرنا جایز ہے مسنون طریقہ مسح موزہ کا یہ ہی کہ
ہاتھ کی انگلیون کو تر کرکے ۔ داہنے پیر کے انگلیون پر اور بائین ہاتھ کی انگلیان تر کرکے بائین پاون
انگلیون پر رکھکر پنڈلیون کی طرف کھینچے جو چیزین وضو کو توڑتی ہین وہ مسح کو بھی توڑتی ہین
علاوہ یہ چیزین بھی ناقص مسح ہین (۱) پاون کی چھوٹی انگلی کے مقدار تین انگلیون کے موزہ کا پھٹ

پھٹے نے کے ایک پاؤن کے موزے پر ہو۔ یا دونون پاؤن کے مل کر (۲) موزیکا اوتارنا ایک پاؤن کا
ہو یا دونون کا (۳) مسح کی مدت کا گذرجانا (۴) اکثر قدم کا موزیسے باہر نکل جانا (۵) قدم کے اکثر حصہ کا
موزیکے اندر پانی سے بھیگ جانا اگر ایسا اتفاق ہو تو باوضو رہنے پر صرف پاؤن دہونا چاہیئے:

مقدمہ چند اصطلاح فقہا کی الفاظ کے معنی **زوالؔ** آفتاب کا ڈھلنا عرف مین جسے دوپہر
ڈھلنا کہتے ہین۔ **سایہ اصلیؔ**۔ وہ سایہ ہی جو آفتاب ڈھلنے کیوقت باقی رہتا ہی اور یہ سایہ ہر شہر کے اعتبار
سے مختلف ہوتا ہی کہین چھوٹا کہین بڑا کسی جگہ بالکل نہین ہوتا جیسے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین۔
زوال۔ اور سایہ اصلی پہچاننے کی آسان طریقہ یہ ہی۔ کہ زمین ہموار پر ایک سیدھی لکڑی گاڑدین
اور جہان تک اوس لکڑی کا سایہ پڑے اوس جگہ ایک نشان بنا دین پہر دیکھین کہ سایہ اوس
نشان سے آگے بڑھتا یا پیچھے ہٹتا ہی۔ اگر آگے بڑھے تو سمجھ لین کہ ابھی زوال نہین ہوا اور اگر پیچھے ہٹے
تو زوال ہو گیا اور اگر یکسان ہی نہ آگے بڑھے نہ پیچھے ہٹے دوپہر کا ٹھیک وقت ہی اسکو استوا کہتے ہین دیگر
عربی شرح وقایہ مین اسکی پوری تشریح درج ہی

ایک مثلؔ اصلی سایہ کے سوا ہر چیز کا سایہ اسکے برابر ہو جائے۔ **دو مثلؔ** اصلی سایہ کے سوا ہر چیز کا
اس سے دوگنا ہو جائے۔ **آذانؔ** اس اعلان کو کہتے ہین جو نماز مین حاضر ہونیکے لئے ہوتا ہی۔
اقامتؔ وہ تکبیر ہے جس سے حاضرین کو جماعت کی قایم ہونیکی خبر دیجاتی ہی۔ **عورتؔ** اس
حصہ جسم کا نام ہی جسکا شرعاً ظاہر کرنا حرام ہی۔ ازاد یا غلام مرد کیلئے ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت
ہے اور ازاد عورتون کیلئے منہ اور ہاتھ اور دونون قدم کے سوائے تمام بدن عورت ہی لونڈی کیلئے پیٹ
اور پیٹھ گھٹنے کے نیچے تک عورت ہی باقی اور کوئی حصہ عورت نہین مخنث اگر کسی کا غلام ہی تو اس کا حکم مثل
لونڈی کے ہی اگر غلام نہین تو آزاد عورتون کے حکم مین ہی۔ **عورتؔ غلیظہ**۔ خاص حصہ اور ارد
گرد کا حصہ اور خصیتین اور اسکے نزدیک کا جسم ہی۔ **عورتؔ خفیفہ**۔ وہ حصہ ہی جسکے چھپانیکا

حکم ہی سوائے عورت غلیظ کے۔ مدرک[۱۱] مقتدی موتم۔ وہ ہی جو شروع جماعت سے آخیر تک جماعت مین ملا ہا۔ مسبوق[۱۱]۔ وہ ہی جو کچھ رکعت ہوجانے کے بعد جماعت مین ملا۔ لاحق[۱۲]۔ وہ ہی جو امام کے پیچھے شریک ہوا ہو مگر وضو ٹوٹنے یا غسل ہونے کے سبب سے سب رکعتین یا کچھ رکعتین جاتی رہین (مراقی الفلاح درمختار وغیرہ) مقیم[۱۳]۔ وہ ہی جو اپنے اصلی وطن یا پندرہ دن کے ارادہ سے کسی جگہ ٹھہر گیا ہو یا ایسی جگہ ٹھہرا ہو جو اسکے وطن سے تین دن کی مسافت سے کم ہو مسافر[۱۴]۔ وہ ہی جو اپنے اصلی وطن یا وطن اقامت سے تین دن کی منزل کے جانیکا ارادہ کرے جسکے مقدار چھتیس کوس ہی یہ شخص وطن سے نکلتے ہی مسافر سمجھا جائیگا۔ وطن اصلی[۱۵]۔ وہ ہی جہان ہمیشہ رہنے کے خیال سے رہنا سہنا اختیار کرے۔ وطن اقامت[۱۶]۔ وہ جگہ ہی جہان انسان پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کے ارادہ سے قیام کرے۔ عمل کثیر[۱۷]۔ وہ ہی جسکو نماز بہت سمجھے ایک ہاتھ سے ہو یا دو ہاتھون سے۔ یا دیکھنے والا سمجھے کہ یہ نماز مین نہین ہی بعض کہتے ہین جو کام دونون ہاتھون سے کیا جائے وہ عمل کثیر ہی جیسے دونون ہاتھ سے عمامہ باندھنا یا ایک رکن مین کئی کئی بار خلاف نماز کے حرکت کرنے عمل کثیر ہے۔ عمل قلیل۔ وہ ہی جسکو نماز پڑھنے والا بہت نہ سمجھے۔ ادا[۱۹]۔ وہ نماز ہی جو اپنی وقت پر پڑھی جائے۔ قضا۔ وہ نماز ہی جو اپنی وقت پر نہ پڑھی جائے مثلاً صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے بعد پڑھی جائے۔

نماز کے اوقات

نماز اون تمام نعمتون کی آدائے شکر کے بدلے مین مقرر کیگئی ہی جو بندے پر دن رات مثل پانی کے برس رہی ہین۔ مقتضائے عقل یہ تھا کہ بندہ ہر وقت خدا کی عبادت مین مصروف رہتا۔ مگر ہر وقت عبادت مین مشغول رہنا باعث ہرج تھا۔ اسلئے رحیم و رحمٰن خدا نے اپنی کریمانہ رحمت سے

صرف پانچ وقت پانچ نمازین مقرر فرمائین تاکہ بندون کے کاروبار دنیوی مین ہرج نہو وہ پانچ وقت فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا ہین۔ **فجر کا وقت**۔ صبح صادق سے شروع ہوتا ہی اور آفتاب نکلنے سے پہلے تک رہتا ہی۔ (مراقی الفلاح وغیرہ) آخیر رات مین جو سفیدی غیر قایم جو ظاہر ہو کر مٹ جاتی ہی وہ صبح کاذب ہے۔ پھر جو سفیدی صبح کاذب کے بعد آسمان کے چار طرف ظاہر ہو کر قایم رہتی ہی اور وقتاً فوقتاً اوسکی روشنی بڑھتی جاتی ہی وہ صبح صادق ہی اسی وقت سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہی۔ مگر مردون کو مستحب ہی کہ فجر کی نماز ایسی وقت مین شروع کرنی چاہئے کہ خوب اچھی طرح چاندنا ہو جائے اور اسوقت مین ہر رکعت مین چالیس پچاس آیتین پڑھی جائین پھر اگر کسی وجہ سے اعادہ کی ضرورت ہو تو چالیس پچاس آیتین ہر رکعت مین پڑھ سکین اور عورتون کو ہمیشہ اور مردونکو حج کے زمانہ مین مزدلفہ مین فجر کی نماز اندھیرے مین پڑھنا مستحب ہی (درمختار) **ظہر کا وقت** سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہی اور ہر چیز کے سوا ئے سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے تک باقی رہتا ہی گرمی کے دنون مین نماز ظہر کچھ تاخیر سے اور سردیون مین جلدی سے پڑھنا مستحب ہے۔ جمعہ کے نماز کا بھی وقت ہی۔ **عصر کا وقت**۔ دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہی اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہی اور عصر کا مستحب وقت اسوقت تک رہتا ہی کہ سورج مین زردی نہ آئے اور نظر نہ ٹھرے عصر مین ہمیشہ تاخیر مستحب ہی۔ مگر ابر کے دنون مین جلدی پڑھنا مستحب ہی (درمختار وغیرہ) **مغرب کا وقت**۔ سورج ڈوبنے کے بعد شروع ہوتا ہی اور شفق کی سفیدی قایم رہنے تک باقی رہتا ہے (بحر مراقی الفلاح وغیرہ) مغرب کے نماز وقت شروع ہوتے ہی پڑھنا مستحب ہی تارون کے نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ **عشا کی نماز کا وقت**۔ شفق کی سفیدی جانے کے بعد سے شروع ہوتا ہی اور صبح صادق ہونے سے پہلے تک باقی رہتا ہی عشا کی نماز تہائی رات گذر جانے کے بعد اور آدھی رات ہونے سے پہلے پڑھنا مستحب ہی اور آدھی رات کے بعد مکروہ ہے (شامی)

ابر کے دنون مین عشا کی نماز جلد پڑھنی مستحب ہی درمختار وغیرہ ، **وتر کا وقت** - بعد نماز عشا کے ہے - مگر آخر شب مین اوٹھنے والے کو وتر آخر شب مین پڑہنا مستحب ہی اگر اوٹھنے مین شک ہی تو عشا کے بعد ہی پڑھ لے - **عیدین کی نماز کا وقت** ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے شروع ہوتا ہی اور آفتاب کے ڈھلنے سے پہلے تک رہتا ہی عیدین کی نماز کا جلد پڑہنا مستحب ہی مراقی الفلاح وغیرہ -

اوقات مکروہہ

(۱) آفتاب نکلتے وقت - جب تک آفتاب کی زردی نجائے اور نظر نہ ٹھہرے یہ حالت نکلنے مین ہے داخل ہی ایسے وقت نماز پڑھنی مکروہ ہے (۲) ٹھیک دوپھر کے وقت جب تک سورج نہ ڈھل جائے (۳) جب سورج مین زردی اجائے دوبنے تک (۴) نماز فجر کی پڑھنے کے بعد جب تک سورج اچھی طرح نہ نکل آئے (۵) نماز عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک (۶) مغرب کے وقت مغرب کی نماز سے پہلے (۷) فجر کی وقت سوائے اسکے سنت کے (۸) جب امام خطبہ کے لئے اپنی جگہ سے اوٹھ کھڑا ہو وہ خطبہ جمعہ کا ہو یا عیدین یا نکاح کا یا حج وغیرہ کا (۹) فرض نماز کے تکبیر ہو جانے کے بعد ہان اگر فجر کی سنت نہین پڑھی اور یقین ہو کہ ایک رکعت جماعت سے مل جائیگی تو سنتون کا پڑھ لینا مکروہ نہین ہی (۱۰) نماز عیدین سے پہلے گھر مین ہو یا عیدگاہ مین (۱۱) نماز عیدین کے بعد عیدگاہ مین (۱۲) عرفہ مین ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان مین اور انکے بعد (۱۳) مزدلفہ مین مغرب اور عشا کی نماز کے درمیان اور اونکے بعد (۱۴) نماز کے وقت تنگ ہو جانیکے بعد سوا فرض کے اور کسی نماز کا پڑھنا خواہ وہ قضائے واجب الترتیب ہو (۱۵) پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا ہوا نکلتے وقت (۱۶) کھانا اجانیکے بعد اگر بھوک سے بیقرار ہو (طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح) (۱۷) آدھی رات کے بعد عشا کی نماز پڑھی (۱۸) بکثرت تارے نکلنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھی -

آذان اور اقامت کا بیان

سنہ ایک ہجر مین مدینہ منورہ مین آذان فرض ہوئے اس سے پہلے نماز بغیر آذان کے ہوتی تھی جب مختلف طبقہ کے لوگ اسلامی سلطنت مین داخل ہوئے تو انکے جمع کرنے کے لیے آذان مقرر ہوی حدیثون مین آذان کی بہت تعریف آئی ہے آذان کی آواز جہان تک پھونچتی ہے۔ وہ تمام چیزین موذن کیلیے ایمان کی گواہی دیتی ہین۔ موذن شہدا انبیا کے بعد جنت مین داخل ہونگے جو شخص سات برس تک محض ثواب کے نیت سے آذان دی وہ دوزخ سے آزاد کیا جائے۔ قیامت کے دن موذن کی شفاعت قبول ہوگی موذن کی اذان کے آواز سے شیطان بھاگتا ہی جہان تک آذان سنائی دیتی ہی

آذان کی صحیح ہونیکی شرطین

(۱) آذان کا وقت پر ہونا پہلے وقت سے صحیح نہین ہے اگر پہلے وقت سے دیگی تو اعادہ کرنا ہوگا (۲) آذان عربی زبان مین ہونا چاہیے (۳) موذن مرد ہونا چاہیے عورت کی آذان درست نہین ہی (۴) موذن عقل والا ہونا سمجھ بچے مجنون کی آذان درست نہین ہی آذان کا سنت طریقہ یہ ہے اذان دینی والا دونون حدثون سے پاک ہو اور کسی اونچی جگہ مسجد سے علیحدہ قبلہ کی طرف گھڑا ہو کر اپنے دونون کانون کے سوراخون مین کلمے کی انگلیون کو داخل کر کے بلند آواز سے آذان دے۔ اللہ اکبر چار بار پھر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو بار پھر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً الرَّسُوْلُ اللّٰهِ دو بار پھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ دو بار پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح دو بار پھر اللّٰهُ اَکْبَرُ دو بار پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک بار کہے مگر حی علے الصلواۃ کہتے وقت داہین طرف اور حی علے الفلاح کہتے وقت بائین طرف منہ پھیرے مگر سینہ اور قدم نہ پھیرے۔ فجر کی آذان مین بعد حی علے الفلاح کے اَلصَّلٰوۃُ

خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو بار کہے اقامت صرف اسلیے ہی کہ حاضرین مسجد کو اطلاع ہو جائے کہ نماز جماعت کے پڑھنے کا وقت آگیا آذان مسجد سے خارج ہونے ہی اور اقامت مسجد کے اندر اقامت مین الصلوٰۃ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہین بلکہ بجائے اسکے ہر وقت قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہنا چاہیے اور اقامت کہتے وقت کانون کے سوراخ کا بند کرنا بھی نہین ہی اور اقامت مین حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت داہین باہین منہ کا پھیرنا بھی نہین ہے +

تمام فرض مین نمازون کیلیے ایک بار آذان کہنا مردون پر سنت موکدہ ہی نمازی مسافر ہو یا مقیم جماعت کی نماز ہو یا تنہا ادا نماز ہو یا قضا۔ نماز جمعہ کیلیے دو بار آذان کہنا چاہئیے۔ مسافر کیلیے اگر سارے ساتھی موجود ہون تو اذان دینا مستحب ہی سنت موکدہ نہین گھر کے نمازی کیلیے جماعت سے پڑھے یا تنہا آذان اور اقامت کا کہنا مستحب ہی بشرطیکہ محلہ یا گاؤن کی مسجد مین آذان اور اقامت ہو چکی۔ تو۔ محلے کی مسجد کی آذان تمام محلے والون کو کافی ہی۔ عورتون کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہی۔ لڑکون اور غلامون کو بھی مکروہ ہی۔ نماز جنازہ وتر عیدین نفل کیلیے آذان اور اقامت مسنون نہین ہی جب بچہ پیدا ہو تو اوسکے داہین کان مین۔ آذان اور باہین کان مین اقامت کہنا مستحب ہے۔ مرگی والے غصہ والے بلا مین مبتلا والے جن چڑھے شخص کے کان مین آذان کہنا مستحب ہی اسی طرح راہ بھولے ہوئے کو آذان کہنا مستحب ہی آذان کے سننے والیکو جواب دینا اذان کا واجب ہی یعنی جو لفظ موذن سے سنے وہ آپ کہے مگر حی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح کے جواب مین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب مین صدقت و بررت کہے اور آذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اگر کوئی چلنے کیحالت مین آذان سنے تو کھڑا ہو جائے اور آذان سنتے۔ وقت کسی اور کام مین مشغول

تھو یہان تک کہ سلام کلام کا جواب بھی ندے۔ جمعہ کے پہلے اذان سنکر تمام کامون کو چھوڑکر جامع مسجد مین نماز کیلیے جانا واجب ہی خرید و فروخت یا اور کسی کام مین مشغول ہونا حرام ہی جمعہ کے دوسری آذان کا جواب دینا مستحب ہی۔ اقامت کا جواب دینا مستحب ہی واجب نہین اور قد قامت الصلواۃ کے جواب مین اقامہا اللہ وادامہا کہے کن کن وقتون مین آذان کا جواب نہ دینا چاہئے (۱) نماز پڑھتے وقت (۲) خطبہ سننے کیحالت مین جمعہ کا خطبہ ہو یا اور کسی چیز کا (۳) حیض کیحالت مین (۴) نفاس کے وقت (۵) علم دین پڑھنے پڑھانے وقت (۶) عورت سے صحبت کرتے وقت (۷) پیشاب پاخانہ کرتے وقت (۸) کھانا کھانے کیحالت مین ہان اگر ان باتون سے فراغت ہونے کے بعد آذان ہونیکا زمانہ بہت نہین گذرا تو جواب دینا چاہئے۔ بحرالرائق وغیرہ۔ چونکہ نماز دوسری عبادتون سے اعلی اور افضل عبادت ہی اور اسکا اہتمام بہ نسبت دوسری عبادتون کے بہت زیادہ کیا جاتا ہی۔ لہذا اس جگہ پہر نماز کی شرایط اور فرایض جو کتابون مین مشہور ہین لکھے جاتے ہین

نماز کی واجب ہونیکی شرطین

(۱) مسلمان ہونا کافر پر نماز فرض نہین ہے (۲) بالغ ہونا (۳) باعقل ہونا مجنون بے عقل بے ہوش پہر نماز فرض نہین (۴) عورتون کا حیض و نفاس سے پاک ہونا (۵) اسلام ہونے یا جنون جانے یا بے ہوشی کے افاقہ کے بعد نماز کے وقت کا ملنا اس قدر کہ جسمین تکبیر تحریمہ کہہ سکے

نماز کی درست ہونیکی شرطین

(۱) نمازی کے جسم کا پاک ہونا نجاست حقیقی اور حکمی سے (۲) کپڑون کا پاک ہونا (۳) نماز کے پڑھنے کے جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر عورت (۵) نیت نماز کی کرنی نیت سے مراد دلی ارادہ ہے اور زبان سے بھی

مستحسن ہے تاکہ دل کی غفلت جاتی رہے اور دلکو حضوری کا مرتبہ حاصل ہو (۶) قبلہ کیطرف منہ کرنا (۷) تکبیر تحریمہ یعنی نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا یا اور کوئی لفظ جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم ثابت ہو کہنا جیسے اللہ اعظم چونکہ اللہ اکبر کہنے کے بعد تمام مباح چیزین کھانا پینا بات کرنا وغیرہ امور حرام ہوجاتے ہین لہذا اسکو تکبیر تحریمہ کہتے ہین تحریمہ کے صحیح ہونیکی چندین شرطین ہین (۱) تحریمہ کا نیت کے ساتھ ملا ہونا یعنی تحریمہ اور نیت دونون ایک وقت مین ہون اگر نیت اور تحریمہ کے درمیان کوئی ایسی چیز پائی گئی کہ جس سے نماز جاتی رہے تو یہ تحریمہ درست نہین ہوگی مثلاً نیت اور بعد کچھ کھاپی لیا پھر تکبیر تحریمہ کہے (۲) جن نمازون مین کھڑا ہونا فرض ہے انکی تکبیر تحریمہ بھی کھڑے ہوکر کہنا چاہئے اگر کوئی تکبیر تحریمہ رکوع کے حالت مین کہیگا تو تکبیر تحریمہ درست نہوگی (مراقی الفلاح بعض ناواقف جب کبھی امام کو رکوع مین پاتے ہین تو جلدی ملنے کے خیال سے رکوع مین جھک کر تکبیر تحریمہ کہتے ہین انکی نماز صحیح نہین ہوتی اسلئے کہ تکبیر تحریمہ کا موقع قیام ہے۔

(۳) تکبیر تحریمہ نیت کے بعد ہو نیت سے پہلے صحیح نہین (مراقی الفلاح) (۴) تکبیر تحریمہ بلند آواز سے کہنا کہ آپ سن لے بشرطیکہ بہرا نہو (ایضاً) بعض نادان نیت بلند آواز سے کہتے ہین مگر بغیر تکبیر تحریمہ کہے ہاتھ بلندہ لیتے ہین انکی نماز درست نہین ہوتی گونگے سے تکبیر تحریمہ معاف ہے (۵) تکبیر تحریمہ ایسے لفظون سے کہے جس سے خدا کی تعظیم اور بزرگی ثابت ہو جیسے اللہ اکبر اللہ اعظم اللہ اجل اللہ اعلی اگر کوئی اللہم اغفرلی کہیگا تو اسکی تحریمہ صحیح نہوگی (۶) اللہ اکبر کے ہمزہ اور بے کو نہ بڑھانا چاہئے اگر کوئی آللہ اکبر یا اللہ اکبار کہیگا تو اسکی تکبیر تحریمہ درست نہوگی (۷) اللہ مین الف کے بعد لام کو کھڑا پڑھنا چاہیے (۸) تکبیر تحریمہ بسم اللہ وغیرہ سے شروع نکرنا چاہیے (۹) تکبیر تحریمہ کو قبلہ کیطرف منہ کرکہنا چاہیے بشرطیکہ کوئی عذر نہو (۱۰) قیام یعنی کھڑا ہونا نماز مین فرض ہے بشرطیکہ کھڑے ہونے کی طاقت ہو قیام اتنی دیر فرض ہے جتنی دیر قرأت فرض ہوسکتی ہے۔ جو مریض قیام نکرسکے اوسپر قیام فرض نہین ہے جو مریض

قیام پر قادر ہو مگر رکوع اور سجدہ نہین کر سکتا تو اسے کھڑے رہنے اور بیٹھنے مین اختیار ہے خواہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے یا بیٹھ کر فقہانے کھڑے ہونیکی یہ مقدار بتائی ہے کہ اگر ہاتھ بڑہائے جائین تو گھٹنون تک نہ پہونچین۔ **قیام** فرض اور واجب نمازون مین فرض ہے باقی اور نمازون مین نہین ہان فجر کی سنت مین بوجہ موکدہ ہونے بلا اختلاف کے قیام فرض ہے (۱۱) **قرات** نماز مین قرآن مجید کا پڑہنا فرض ہے۔ آیت بڑی ہو یا چھوٹی چھوٹی آیت دو لفظون سے مرکب ہو جیسے نظر کا لفظ مگر چھوٹی چھوٹی آیت پر اقتصار کرنا اچھا نہین قرات مسنون کا وتر اور نفل نمازون مین ہی قرات فرض ہے **مقتدی** کو امام کے پیچھے قرات کرنا جائز نہین امام کا پڑہنا مقتدیون کیلئے کافی ہے **حدیث** مین آیا ہے من کان له امام فقراة الامام له قراة جو کوئی امام کے پیچھے ہو تو امام کا پڑہنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔ اسکی پوری تشریح خاکسار کے رسالہ الکلام فی منع قرات خلف الامام مین درج ہے دیکھو۔

(۱۲) **رکوع** نماز مین رکوع کرنا فرض ہے فقہانے رکوع کی یہ حد بتائی ہے کہ ہاتھ گھٹنون تک پہونچ جائین اور پیٹھ کا سطح ہموار ہو جائے سرین کو کھڑا رکھنا اور سر کو اونچا کر دینا یا اسکا عکس کرنے سے رکوع درست نہوگا غرضکہ پیٹھ اس طرح برابر ہو کر جھک جائے کہ اگر پیٹھ پر کوئی گول چیز رکھ دیجائے تو ٹھر جائے ادہر اودہر نہ کھسکے **کوبڑے** کو جسکی صورت سے رکوع معلوم ہوتا ہے تو اسکو بجائے رکوع کے سر جھکانا ہی کافی ہے (۱۳) **سجدہ** ہر رکعت مین دو سجدے فرض ہین ایک قرآن شریف دوسرا حدیث شریف سے ثابت ہے سجدہ مین گھٹنے اور پاؤن کی انگلی اور ہاتھ کا زمین پر ٹیکنا اور پیشانی کا زمین پر رکھنا ضرور ہے اگر پیشانی کسی عذر سے نہ رکھی جائے تو ناک کا ٹیک دینا ہی کافی ہے سجدہ سخت چیز پر کرنا چاہیے ایسے نرم چیز پر جسمین سر گھس جائے سجدہ درست نہین ہے چارپائی اگر مثل تخت کے سخت ہے تو سجدہ درست ہے سجدے کی جگہ پاؤنکی جگہ سے آدہ گز سے زیادہ بلند نہونا چاہیے مگر ازدحام کے وقت نمازیون کے پیٹھ پر سجدہ کرنا درست ہے بشرطیکہ دونون کی نمازین ایک وقت کی ہون مراقی الفلاح (۱۴) **قعدہ** آخیر نماز مین اتنی دیر بیٹھنا

التحیات پڑھ سکے فرض ہے اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہین (۵) صنع مصلی نمازی کو اپنی اختیاری فعل سے باہر ہونا فرض ہے جیسے السلام علیکم یا بات چیت کرنا۔

واجبات نماز

(۱) اللہ اکبر کے لفظ سے تکبیر تحریمہ شروع کرنا (۲) فرض نماز کے دو رکعتون مین اور دوسری نمازون کے کل رکعتون مین ایک بار الحمد پڑھنا (۳) الحمد کے بعد فرض نماز کے دو رکعتون مین اور سنت اور نفل کے ہر رکعت مین سورۃ کا ملانا (۴) الحمد کو پہلے پڑھنا پھر سورۃ کو (۵) فرض نماز کے پہلے دو رکعتون مین قرات کرنا (۶) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (۷) دونون ہاتھون اور گھٹنون اور دونون پاؤن اور ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھنا (۸) رکوع مین بقدر ایک بار سبحان ربی العظیم اور سجدہ مین باندازہ ایکبار سبحان ربی الاعلی کہنے کے ٹھرنا (۹) دونون سجدون کے درمیان مین اطمینان تھوڑا سا کرنا بقدر ایکبار سبحان اللہ کہنے کے اسی قدر قومہ کے بعد ٹھرنا (۱۰) چار رکعت والی نماز مین اول قعدہ مین بیٹھنا (۱۱) ان دونون قعدون مین التحیات پڑھنا (۱۲) وترون مین دعائے قنوت پڑھنا (۱۳) عیدین کی نماز مین چھ تکبیر زیادہ کہنا علاوہ تکبیر انتقال وغیرہ کے (۱۴) جہری نمازون مین جہر کرنا مگر منفرد کو اختیار ہے خواہ زور سے پڑھے یا آہستہ (۱۵) سری نمازون مین پوشید پڑھنا (۱۶) دن کے نفلی نمازون مین آہستہ پڑھنا رات مین اختیار ہے آہستہ پڑھے یا زور سے (۱۷) لفظ السلام علیکم سے نماز کو تمام کرنا (۱۸) منفرد آدمی اگر فجر مغرب عشا کی قضا نمازون مین پڑھے تو آہستہ پڑھے رات مین اختیار ہے زور سے پڑھے یا آہستہ

نماز کی سنتین

(۱) تکبیر کہتے وقت سر کو سیدھا رکھنا (۲) تکبیر تحریمہ کے کہنے سے پہلے مردون کو دونون ہاتھون کا کانون تک

اور عورتون کو شانے تک اوٹھانا (۳) تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اوٹھانے کے وقت ہاتھون کی ہتھیلون اور
انگلیون کا رخ قبلہ کی طرف کرنا (۴) ہاتھ کی انگلیون کو نہ بہت کھولنا نہ ملانا بلکہ بین بین رکھنا (۵) تکبیر
تحریمہ کے بعد جلدی سے مردون کو ناف کے نیچے اور عورتون کو سینہ پر ہاتھ باندھنا (۶) مردون کو
ہتھیلی کو بائین پر اسی طرح رکھنا کہ داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے پکڑ لے اور تین انگلیون کو بائین کلائی
پر بچھا دے عورتین پوری ہتھیلی کو بائین کلائی پر رکھے (۷) ہاتھ باندھنے کے بعد فوراً سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا (۸) بعد سبحانک
اللہم پڑھنے کے امام اور منفرد اور مسبوق کو باقی رکعتون کے اول رکعت مین جو امام کے سلام پھیرنے کے
بعد پڑھے گا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا (۹) ہر رکعت کے شروع مین الحمد سے پہلے بسم اللہ الرحمن
الرحیم پڑھنا (۱۰) قرات جہری مین الحمد کے ختم ہونے والضالین کے بعد امام اور مقتدی کو آہستہ آمین کہنا
اور سری مین فقط امام کو کہنا چاہئے (۱۱) قیام کے حالت مین دونون قدمون کے درمیان مقدار چار انگل
کے فاصلہ رکھنا (۱۲) فجر کی اول رکعت مین فرض نماز مین قرآن مجید زیادہ پڑھنا (۱۳) رکوع مین جانے
وقت اللہ اکبر اسطور پر کہنا کہ اسکا ختم رکوع کے پہونچنے مین ہو (۱۴) مردون کو رکوع مین دونون ہاتھون
سے گھٹنون کو پکڑنا اور عورتون کو فقط رکھنا (۱۵) مردون کو گھٹنون پر انگلیون کو کشادہ کر کے رکھنا
اور عورتون کو ملا کر (۱۶) رکوع مین پنڈلیون کو سیدھا رکھنا (۱۷) مردون کو رکوع مین اتنا جھکنا کہ سر اور
سرین برابر ہو جائین مگر عورتین اتنا نہ جھکین صرف ہاتھ گھٹنون تک پہونچا دین (مراقی الفلاح ۱۸۰) (۱۸)
کم سے کم تین بار سبحان ربی العظیم کہنا (۱۹) رکوع مین مردون کو ہاتھون کو پہلو سے الگ رکھنا (۲۰) رکوع
سے سر اوٹھاتے وقت امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور
منفرد کو دونون کلمات کہنا چاہیئے (۲۱) سجدہ مین جاتے وقت اللہ اکبر کہنا (۲۲) سجدہ مین جاتے وقت
پہلے گھٹنون کو پھر پیشانی کو رکھنا اور اٹھتے وقت اسکے برعکس اوٹھنا (۲۳) سجدہ کے وقت منہ کو دونون

ہاتھون کے درمیان مین رکھنا ۲۴، سجدہ کے وقت مردون کو اپنے پیٹ کا رانون سے اور کہنیون کا
پہلو سے الگ رکھنا اور ہاتھون کا زمین پر فرش نکرنا اور عورتون کو اپنے پیٹ کا رانون سے اور کہنیون
کا پہلو سے ملاکر رکھنا اور ہاتھون کو زمین پر رکھنا ۲۵، سجدہ مین ہاتھ کی انگلیون کا ملاکر رکھنا کہ رخ انکا
قبلہ کیطرف ہو ۲۶، سجدہ مین کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا ۲۷، سجدے سے اوٹھتے وقت
اللہ اکبر کہنا ۲۸، سجدے سے اوٹھتے وقت زمین پر ہاتھون کو نہ ٹیکنا ۲۹، قعدۂ اول اور آخر مین دونو
بایان پاؤن بچھاکر اوسپر بیٹھنا اور داہین پاؤن کو کھڑا رکھنا اسطرح پر کہ اس پاؤن کی انگلیون کا
رخ قبلہ کیطرف ہو اور دونون ہاتھ دونون رانون پر رکھے اسطور پر کہ سرے انگلیون کے گھٹنوں کے
قریب ہون اور عورتین بائین سیرین پر بیٹھین اور داہین زانون کو بائین زانون پر رکھین اور بایان پاؤن داہین
طرف نکالدین ۳۰، لا الہ الا اللہ کہتے وقت داہین ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بناکر اور
چھوٹی انگلی اور اسکے پاس کی انگلی بند کرکے کلمے کی انگلی اٹھانا۔ اور الا اللہ کہتے وقت رکھدینا
اور باقی انگلیون کو اوسی حالت پر آخر تک رکھنا ۳۱، فرض کے آخر دو رکعتون مین صرف الحمد پڑہنا
۳۲، قعدۂ آخر مین بعد التحیات کے درود شریف پڑہنا ۳۳، بعد درود شریف کے دعا پڑہنے جو قرآن
مجید اور حدیث شریف مین آئی ہین یہ التحیات اور درود شریف پڑہنا چاہیے۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ
وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِاُسْتَاذِيْ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(۲۴) سلام پھیرتے وقت دائین بائین طرف منہ کرنا (۲۵) اول دائین پھر بائین طرف سلام پھیرنا (۲۶) باآواز بلند امام کو سلام کرنا (۲۷) پہلے سلام کو بلند دوسرے کو قدرے پست کرنا (۲۸) امام کو سلام پھیرتے وقت تمام مقتدیون مع کراماً کاتبین کی نیت کرنا اور مقتدیون کو اپنے ساتھ والون اور کراماً کاتبین اور اگر امام دائین طرف ہو تو دائین سلام میں اور اگر بائین طرف ہو تو بائین سلام مین اور اگر سامنے ہو تو دونون سلامون مین نیت کرنا چاہئیے۔

مستحبات نماز

(۱) مردون کو تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھون کو آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکالنا اور عورتون کو چادر یا دوپٹے وغیرہ سے چھپا رکھنا (مراقی الفلاح) (۲) قیام کیحالت مین نظر کو سجدے کی جگہ اور رکوع مین قدم پر سجدہ مین ناک پر بیٹھنے کیوقت رانون پر سلام کیحالت مین شانون پر رکھنا چاہیئے (۳) ہاتھ کی انگلیون کو گھٹنون مین پھیلا کر اور التحیات پڑھتے وقت رانون پر انگلیون کو انکی طبعی حالت پر اور سجدہ کرتے وقت ملا کر قبلہ کے رخ رکھنا چاہیے (۴) کھانسی اور جمہای کو روکنا (۵) قیام کیحالت مین اگر جمہائی آئی تو ہاتھ کی پشت منہ پر رکھنا (۶) امام کو بعد قد قامت الصلوٰۃ کے فوراً اللہ اکبر کہکر نیت باندھنا (۷) قعدۂ اول اور قعدہ آخر مین وہی التحیات پڑھنا جو حضرت ابن مسعود سے روایت کیگئی ہے۔

نماز توڑنے والی چیزین

نماز کے کسی فرض کو جان بوجھکر یا بھول کر چھوڑ جانا جیسے قرات فریضہ کو ترک کرنا (۲) نماز کے کسی واجب کو جان کر چھوڑنا (۳) نماز کے واجبات کو سہواً چھوڑ کر سجدہ سہو نکرنا (۴) نماز مین بات چیت کرنی جس سے دو حرف یا ایک حرف ظاہر ہون (۵) بے عذر بار بار کھانسنا (۶) درد یا معیبت وغیرہ

سے رونا یا آہ یا اف کہنا ہان خوف خدا یا جنت کی امید یا دوزخ کے ڈر سے رونا نماز کو فاسد نہین کرتا (۷) کھانا پینا اگرچہ تھوڑا ہی سا ہو (۸) نماز مین ایسا فعل کرنا جس سے دوسرا شخص سمجھے کہ یہ نماز نہین پڑھتا ہے (۹) نماز مین بے عذر چلنا پھرنا (۱۰) بغیر کسی اڑ کے مرد کے پاس عورت بالغہ کا کھڑا ہونا (۱۱) وضو ٹوٹ جانیکے بعد بغیر خلیفہ کئے ہوئے امام کا مسجد سے باہر نکل جانا (۱۲) کسی مجنون یا نابالغ کو امام بنانا (۱۳) قرات قرآن مجید مین ایسی غلطی کرنی جس سے معنی بگڑ جائین تو نماز فاسد ہوجائیگی نماز کی توڑنی والی بہت چیزین ہین جنکا ذکر بڑی بڑی کتابون مین تفصیلاً درج ہے یہان چند ضروری مفسدات کا ذکر کیا گیا ہے۔

نماز کی مکروہ کرنے والی چیزین

(۱) غیر مشروع کپڑا پہنا (۲) رکوع اور سجدے مین جاتے وقت کپڑون کو مٹی سے بچانے کے خیال سے سمیٹنا (۳) نماز کیحالت مین سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ تنزیہی ہے (۴) نماز کیحالت مین لغو فعل کرنا جیسے کپڑون سے کھیلنا یا داڑھی وغیرہ کے بالون کو ہاتھ مین لینا (۵) ننگے سر نماز پڑھنا مگر عاجزی یا کسی اور عذر سے مکروہ نہین ہے مسئلہ اگر کسی کا عمامہ یا ٹوپی سر سے گر جائے تو اوٹھا لینا بہتر ہے بشرطیکہ عمل کثیر نہو (۶) پاخانہ پیشاب روک کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (۷) مردون کو جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا (۸) نماز مین بلا عذر کنکریان اوٹھانا (۹) نماز مین انگلیون کا توڑنا اور ایک دوسرے مین داخل کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱۰) قبلہ کیطرف سے منہ پھیرنا (۱۱) بلا وجہ کنکھیون سے ادھر اودھر دیکھنا (۱۲) بلا عذر اکڑو بیٹھنا (۱۳) سجدہ کی حالت مین مردون کو ہاتھ اکر بچھانا (۱۴) بے عذر چار زانون بیٹھنا (۱۵) عمامے کے کور پر سجدہ کرنا (۱۶) آنکھون کا بند کرنا (۱۷) بغیر ضرورت کے امام کا صرف کسی جگہ پر کھڑا ہونا جسکی بلندی ایک گز شرعی سے زیادہ ہو ہان اگر امام کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہون تو کچھ مضائقہ نہین ہے اسی طرح مقتدیون کا کسی بلند جگہ بلا عذر کھڑا ہونا مکروہ ہے (۱۸) جس لباس مین جاندار جانور

کی صورت چھپی ہو اسکا پہننا مکروہ ہی جس کپڑے مین بقدر معافی کے ناپاکی لگی ہو اس کا پہننا بھی مکروہ تحریمی ہی (۱۹) نماز مین آیتون یا سورتون یا تسبیح کا انگلیون سے شمار کرنا مکروہ ہی (۲۰) منہ یا ناک کا کپڑے وغیرہ سے بند کرنا مکروہ ہی۔

مسایل سہو

(۱) نماز کے فرایض اور واجبات کو عمداً ترک کرنے سے فاسد ہو جاتی ہی ہان اگر کوی نماز کے واجبات کو سہواً چھوڑ گیا تو اس کا تدارک بذریعہ سہو کے ہو سکتا ہی وہ تدارک یہ ہی کہ قعدہ آخیر کے بعد فقط التحیات پڑھ کر داہین طرف ایک مرتبہ سلام کرکے دو سجدہ کرے پھر بیٹھکر التحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر دونون طرف سلام پھیر دے اگر کسی نے رکعت مین ایک ہی سجدہ کیا ہی اور دوسرا سجدہ کرنا بھول گیا اور دوسری رکعت مین یا دوسری رکعت کے بعد یا قعدہ آخیر مین التحیات پڑھنے کے پہلے یاد آیا ہی تو اس سجدہ کو کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر قعدہ آخیر مین بعد التحیات پڑھنے کے یاد آیا ہی تو اس سجدہ کو کرکے پھر التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کرے اگر کوئی قومہ یا درمیان چار رکعت کے قعدہ اول بھول گیا تو اسکو سجدہ سہو کرنا چاہیئے جبکہ پورا کھڑا ہو گیا ہی اس صورت مین قیام چھوڑ کر نہ بیٹھے بلکہ آخیر رکعت مین بیٹھے گا اور اگر پورا کھڑا نہین ہوا تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہو اس صورت مین سجدہ سہو نہین آتا اگر کوئی آہستہ پڑھنے کیوقت زور سے پڑھے یا زور سے پڑھنے کیوقت آہستہ پڑھے تو سجدہ سہو کرے اگر کوئی شخص چار رکعت والی نماز مین یا تین رکعت والی نماز مین آخیر قعدہ بالکل بھول کر سیدہا کھڑا ہو گیا ہی تو جب تک پانچوین رکعت نہین پڑھی ہی تو قیام چھوڑ کر بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے اور اگر پانچوین یا چوتھی رکعت پڑھ لی ہی تو اسکو چاہیئے ایک رکعت اور پڑھ لے تاکہ یہ چھ رکعتین نفل ہو جاوین اور اسکو نئے سر سے فرض نماز پڑھنی ہوگی اسلیئے کہ اس سے قعدہ آخیر جسکا ادا کرنا فرض شمار کیا گیا تھا۔ اگر قعدہ آخر مین التحیات پڑھنے کے بعد اوٹھا ہی تو پانچوین رکعت پڑھنے سے پہلے بیٹھ جائے اور سجدہ سہو

سجدہ سہو کرے اور اگر پانچوین رکعت پڑھ لی ہی تو ایک رکعت اور پڑھ لے تاکہ چھ رکعتین ہوجاین اسصورت مین چار رکعتین فرض اور دو رکعتین نفل ہوجائینگے اسلئے کہ اس صورت مین قعدہ آخیر ادا ہوگیا ہی اگر کسی کو پہلے پہل شک واقع ہو تو چاہئے کہ نماز دوبارہ پڑھ لے اور شک کرنیکی عادت پڑگئی ہی تو چاہئے کہ گمان غالب پر عمل کرے مثلاً کسی کو عصر کی نماز مین شک ہوا کہ مین نے تین رکعتین پڑہین یا چار رکعتین اگر تین رکعت پڑھنے کا گمان غالب ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے

نماز مین بے وضو ہونیکا بیان

اگر کسی کا نماز کیحالت مین وضو ٹوٹ جاے تو جلدی سے سلام پھیر کر اور وضو کر کے جماعت مین شریک ہوجائے اور جتنے رکعتین گئی ہین انکو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پڑھ لے اور اگر امام کو نماز مین حدث واقع ہو اور رکعت مین یا قعدہ آخر مین تو فوراً سلام پھیر کر اپنی جگہ کسی مقتدی کو امام بناکر وضو کیلیے چلاجائے مگر یہ مقتدی امامت کے لایق ہو اگر محض امی ہی یعنی اتنا پڑہنا بھی نہین جانتا جس سے نماز صحیح ہو تو سب کی نماز جاتی رہی گی اگر امام نے ایسے شخص کو بعد حدث ہونے کے اپنا خلیفہ بنایا ہی کہ جسکی کچھ رکعتین جاتی رہین تو اس خلیفہ کو لازم ہی کہ امام کی نماز کو پورا کر کے ایسے شخص کو جو شروع نماز مین اگر ملا ہی اپنی جگہ کرے تاکہ وہ سلام پھیرے اب بعد سلام مدرک کے یہ شخص جسکی کچھ رکعتین گئی ہین اپنی رکعتین پوری کرے اگر کسی کو آخیر قعدہ مین بعد التحیات پڑھنے کے جنون یا بیہوشی لاحق ہوئی یا قہقہہ مارا تو نماز فاسد ہو گی نئی سرے سے نماز پڑھنی چاہئے۔

فرض نمازون کا بیان

فجر کی دو رکعت ظہر کی۔ چار رکعت عصر۔ کی چار رکعت مغرب۔ کی تین رکعت عشا۔ کی چار رکعت ان فرض نماز کی نیت یون کرنی چاہیے کہ مین نے نیت کی کہ فجر کی دو رکعت نماز فرض پڑہون اسطرح

ہر نماز مین وقت اور رکعت کا نام لے اور اگر امام کی پیچھے ہے تو یون کھے کہ مین نے نیت کی کہ دو رکعت نماز فجر اس امام کے پیچھے پڑہون ۔

نماز وتر

وتر کی نماز واجب ہی اس کا منکر کافر نہین مگر تارک فاسق اور گنہگار ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو وتر نہ پڑھے وہ ہمارے گروہ مین نہین ہی ابوداود ۔ وتر کی نماز مثل مغرب کے تین رکعتین ہین ترکیب ۔ اسکے پڑھنی کی یہ ہی کہ دو رکعت پڑھ کر التحیات کیلیئے بیٹھے پھر کھڑا ہو کر الحمد اور سورت پڑھ کر دونون ہاتھ کانون تک اوٹھا کر پھر ہاتھون کو باندھ لے اور اس دعا کو آہستہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۔
اگر کوئی بھول کر پہلے یا دوسری رکعت مین قنوت پڑھ گیا تو پھر تیسری رکعت مین دعائے قنوت پڑھی اگر کسی کو دعاے قنوت یاد نہو تو یہ دعا قرآن مجید کی پڑھے ۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ تین بار اور یارب تین بار کہہ لے ۔

نماز سنت

(۱) فجر کی دو رکعت نماز فرض سے پہلے یہ دو رکعت سنت موکدہ ہین انکی پڑھنی کی بڑی تاکید ہی بعض عالم کھتے ہین کہ انکے انکار سے خوف کفر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی سنتین ترک نکرو چاہے تمکو گھوڑے کچل ڈالین اس سے صرف تاکید غرض ہی معنی حقیقی مقصود نہین دوسری حدیث مین آپنے فرمایا کہ فجر کی سنتین دنیا و مافیہا سے بھتر ہی (صحیح مسلم) اگر کسی نے اس

سنت کو فرض سے پہلے نہین پڑہا ہی تو اسکو فرض پڑہنے کے بعد نہ پڑہے اسلیے کہ اسکے پڑہنے کا پہلے وقت تھا جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہی کہ بعد فرض فجر کی کوئی نماز پڑہنی درست نہین ہی اگر کسی کی فرض نماز قضا ہوگئی ہی تو جب فرض پڑہیگا تو اس سے پہلے اس سنت کو بھی پڑہ لیگا اس کے سوا کسی اور سنت کی قضا بالتبع فرض پڑہنا درست نہین ہی فرض ظہر سے پہلے چار رکعت اور بعد دو رکعت سنت موکدہ ہین جمعہ کے وقت فرض سے پہلے چار رکعتین سنت موکدہ ہین ایک سلام سے اسی طرح بعد فرض جمعہ کے چہ رکعتین دو سلام سے پڑہنا مسنون ہی عصر سے پہلے چار رکعت مستحب ہین مغرب کے وقت فرض کے بعد دو رکعت موکدہ ہین عشا کے وقت فرض سے پہلے چار رکعت مستحب ہی اور بعد فرض کے دو رکعت موکدہ ہین ان بارہ رکعت سنت موکدہ کی حدیث شریف مین بڑی تعریف آئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو مسلمان علاوہ فرضون کے بارہ رکعتین پڑہ لیا کرے تو اسکی لیے اللہ تعالی جنت مین گھر بنائیگا۔

جماعت اور اسکی فضیلت

جماعت کم سے کم دو آدمیون کے ملکر پڑہنی کو کہتے ہین اس طور پر کہ ایک مقتدی بنے اور دوسرا امام مسئلہ امام کے ایک آدمی شریک نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہی آدمی مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد بالغ ہو یا نابالغ عاقل بچہ ہو مگر جمعہ مین امام کے سوا دو آدمی ہون جب جماعت ہوگی (بحر الرایق) نفلی۔ نماز کی بھی جماعت ہی۔ امام اور مقتدی دونون نفل پڑہتے ہون یا امام فرض پڑہتا ہو اور مقتدی۔ نفل کی اقتدا کرے مثلاً تنہا فرض ظہر کی پڑہ چکا ہو پھر کسی امام کے ہمراہ ظہر کی جماعت مین شریک ہو۔ **جماعت**۔ آیت واركعوا مع الراكعين جھکو تم جھکنے والون کے ساتھ، ثابت ہے تفسیر مدارک وغیرہ، **حدیث** مین آیا ہی کہ جماعت سے نماز پڑہنی ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے (صحیح بخاری وغیرہ)

جماعت کی واجب ہونیکی شرطین

(۱) مسلمان ہونا (۲) مرد ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) عاقل ہونا (۵) ازاد ہونا (۶) تمام عذرون سے خالی ہونا
عذر شرعی یہ ہین (۱) پانی کا زور سے برسنا (۲) مسجد کے راستہ مین سخت کیچڑ کا ہونا (۳) سخت سردی
کا ہونا (۴) مسجد مین جانے سے چوری کا خوف ہو (۵) مسجد مین جانے سے دشمن کا ڈر ہو (۶) اندھیری
رات مین مسجد کا راستہ معلوم نہو (۷) سخت آندھی چلتی ہو (۸) کسی مریض کے پاس بیٹھا ہو جماعت مین شریک
ہونے سے مریض کے تکلیف کا خوف ہو (۹) کھانا تیار ہو اور سخت بھوک لگی ہو (۱۰) پیشاب پاخانہ لگا ہو
(۱۱) جماعت مین شریک ہونے سے قافلہ کی روانگی کا خوف ہو ریل کا یہی مسئلہ ہے اگر کوئی سخت حرج
ہو تو جماعت نہ پڑھے ورنہ پڑھ لے اگر اس ٹیم سے نہ گیا تو دوسری ٹیم سے چلا جائیگا۔ برخلاف قافلہ کے
دیر سے ملتا ہے (۱۲) ایسی بیماری ہو جس کے وجہ سے چل نہ سکتا ہو

جماعت کی صحت کی شرطین

(۱) مقتدی کو اقتدا کرکے نیت کرنی (۲) امام اور مقتدی کا ایک جگہ پر ہونا (۳) امام اور مقتدی کی ایک
نماز ہو (۴) امام کی نماز کا صحیح ہونا (۵) مقتدی امام سے آگے نہو (۶) مقتدی کو امام کے رکوع سجود کی خبر
ہو (۷) مقتدی کو معلوم ہو کہ امام مقیم ہے یا مسافر (۸) مقتدی کا تمام ارکان مین سوائے قرات کے امام کا
شریک رہنا۔

جماعت کے احکام

جمعہ اور عیدین کی نمازون مین جماعت شرط ہے واجب ہے پنجوقتی نماز مین **سنت موکدہ** ہے

نماز تراویح اور نماز سورج گہن مین **مستحب** ہی رمضان شریف کے وتر مین **مکروہ تنزیہی** ہی سوائے وتر رمضان شریف کے دبحر الرایق مکروہ ی چاند گہن مین

امام اور مقتدیون کے مسائل

اول امامت کے لایق وہ شخص ہی جو نماز کے مسئلے خوب جانتا ہو اور قرات مسنون کا بھی عالم ہو پھر وہ جو زیادہ پرہیز گار ہو پھر جو زیادہ عمر والا ہو پھر خلیق ہو پھر خوبصورت ہو پھر عمدہ لباس جو پہنے پھر وہ جسکا سر بڑا ہو پھر وہ جو اصلی آزاد ہو۔ فاسق۔ بدعتی۔ گنوار۔ نابینا کی امامت مکروہ ہی۔ درمختار جنکی پیپیان باہر نکلتی ہین اور پردہ شرعی سے انکا جسم برہنہ ہی انکی امامت جایز نہین ہی دفتاوی عزیزی قوم کے بغیر رضامندی امامت مکروہ ہی۔ امام کو نماز مین قرآت مسنون سے زیادہ پڑہنا یا رکوع و سجود مین دیر تک ٹھرنا مکروہ ہی بلکہ امام کو چاہیے کہ خیال رکھے کہ مقتدیون مین کون ضعیف کون حاجت والا ہی اور ضرورت کے وقت قرات مسنون سے بھی کم پڑہنا بھتر ہے جذامی سفید داغ والے کی امامت مکروہ ہی ددرمختار **مقتدیون** کو نماز کے فرائض و واجبات مین پیروی کرنا واجب ہی ہان سنتون مین موافقت واجب نہین ہی اسی لئے۔ حنفی مقتدیون کو شافعی امام کے پیچھے ہاتھ اوٹھانا ضرور نہین ہان اگر وتر مین شافعی مذہب کا امام اپنے مذہب کے موافق بعد رکوع کے دعائے قنوت پڑھے تو حنفی مذہب کے مقتدیون کو دعائے قنوت پڑہنا چاہئے مگر فجر کی نماز مین حنفی مقتدی کو شافعی امام کے پیچھے دعائے قنوت نہ پڑھنی چاہیے ددرمختار اگر امام کیساتھ ایک ہی مقتدی مرد ہو یا عورت یا نابالغ لڑکا تو اس مقتدی کو امام کے داہین طرف کھڑا ہونا چاہئے امام کے بائین طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہی اگر شروع نماز مین امام کے داہین طرف ایک ہی مقتدی کھڑا تھا بعد کو اور کچھ مقتدی آگئے تو مقتدی کو لازم ہی کہ پیچھے ہٹ آوے اور اگر یہ مقتدی نہ ہٹ سکے تو دوسرے مقتدی ہٹالیوین یا امام آگے بڑہ جائے اگر جگہ ہو اگر عورت یا نابالغہ لڑکی مقتدیہ ہو تو امام کے

پیچھے کھڑے ہو اسی طرح بہت سے عورتین پیچھے کھڑی ہون جب جماعت کے وقت مختلف قسم کے مقتدی حاضر ہون تو امام کو چاہئے کہ مقتدیون کو اس طرح کھڑا کرے اوّل صف مین مردون کو دوسری صف مین نابالغ بچون کو تیسری صف مین لڑکون کو چوتھی صف مین مخنثون کو پھر بالغ عورتون کو امام کو نماز شروع کرنے سے پہلے صف برابر کرنا چاہئے حدیث شریف مین اسکی بڑی تعریف آئی ہے صف سے الگ کھڑا ہونا مکروہ ہے چاہئے صف سے کسیکو کھینچ کر اپنے ہمراہ کرے اگر صرف عورتون کی جماعت ہو تو عورت امام کو اپنے مقتدیون کے بیچ کھڑا ہونا چاہئے اگر کوئی جہری نماز کو آہستہ پڑھ رہا ہے اور کوئی اگر مقتدی بناتو اب آہستہ پڑھنے والے کو لازم ہے کہ قرات بلند آواز سے کرے جس جگہ کوئی آڑ نہو تو امام کو چاہئے کہ اپنے سامنے کوئی ایک گز کے برابر یا اس سے زیادہ ایک لکڑی قایم کرے امام کا سترہ مقتدی کا سترہ ہے بلا سترہ والے نمازی کے آگے سے گذرنا سخت گناہ ہے ہان بڑے مسجد یا میدان مین آگے سے گذرنا کچھ مضائقہ نہین ہے

جماعت مین ملنے کا بیان

اگر کوئی شخص تنہا نماز پڑھ چکا ہے پھر وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اسکو چاہئے کہ جماعت مین ملجائے مگر یہ جماعت ظہر اور عشا کی ہو فجر عصر مغرب کی جماعت مین شریک نہونا چاہئے اس لئے کہ فجر عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنی مکروہ ہے اور مغرب مین اسیوجہ سے شریک جماعت ہونا منع ہے کہ دوسری نماز نفل ہو گی اور دن مین تین رکعت کی نفل شریعت سے ثابت نہین ہے (شرح وقایہ وغیرہ) اگر کوئی شخص تنہا نماز شروع کر چکا ہو پھر فرض کی جماعت کھڑی ہوئی تو اسکو چاہئے کہ اپنی نماز توڑ کر جماعت مین شریک ہو مگر جب دو رکعت والی نماز مین سے ایک رکعت پڑھ چکا ہو تو دوسری پڑھ کر جماعت مین ملے ایک رکعت کا توڑنا عمل کا ضایع کرنا ہے اور آیت لَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ عمل ضایع کرنے کو منع کر رہی ہے اسی طرح اگر چار رکعت والی نماز مین سے تین رکعتین پڑھ چکا ہو تو بھی نہ توڑنا چاہئے بلکہ چوتھی رکعت پڑھ کر جماعت مین ملے

اگر کوئی شخص ظہر یا جمعہ کی سنت پڑھ رہا ہے اور نماز کھڑے ہوگئی تو دو ہی رکعتین پڑھ کر سلام پھیر دے پھر ان سنتون کو بعد فرض پڑھنے کے پڑھ لے مگر یہ پہلے سنتین ان سنتون کے بعد پڑھی جاوین جو فرضون کے بعد پڑھی جاتی ہین (شامی) رکوع مین ملنے سے رکعت مل جاتی ہو

قضا نمازون کا بیان

بغیر عذر کے نماز کا قضا کرنا گناہ کبیرہ ہو فرض کی قضا فرض واجب کی قضا واجب ہو جسطرح ادا مین ترتیب واجب ہو اسی طرح قضا مین۔ ترتیب واجب ہو جب تک قضا نمازین سے زیادہ نہون مثال اگر کسی کی نماز ظہر قضا ہوگئی تو اسپر لازم ہو کہ ظہر کی قضا پہلے پڑھے پہر عصر کی وقتی نماز پڑھے اسی طرح وتر کی قضا فجر کی فرض سے پہلے پڑھے اگر کسی کی چار وقت کی نمازین قضا ہوگئی مثلاً فجر ظہر عصر مغرب تو اول فجر پہر ظہر پہر عصر پہر مغرب کو ترتیب وار ادا کریگا مگر ترتیب چند سببون سے جاتی رہتی ہو (۱) ادا کیوقت قضا کا بہول جانا (۲) ترتیب کا یاد نرہنا (۳) وقتی نماز کا وقت نہونا کہ اگر پہلے قضا کو پڑھے تو ادا کا وقت جاتا رہیگا (۴) پانچ نمازون سے زیادہ قضا ہونا۔ سنت موکدہ اور نفل وغیرہ کی قضا نہین ہان فجر کی سنتین جو فرض کے ساتھ قضا ہوگیئن ہین انکو ہمراہ قضائے فرض کے ادا کرنا چاہئے اگر کسی کی نمازین سفر مین قضا ہوئین ہون تو قیام کیحالت مین اوسے قدر ادا کرے کسقدر سفر مین قضا ہوئین یعنی چار رکعت والی نماز کو دو ہی رکعت پڑھیگا اور قیام کے قضا کو سفر مین چار ادا کریگا **مسئلہ**۔ نفل نماز شروع کرنیکے بعد واجب ہو جاتی ہو اگر شروع کرنیکے بعد توڑ دیگا تو پہر پڑہنا ہوگا اگر کسی عورت کو نماز کی آخر وقت حیض یا نفاس اگیا تو اسپر اس نماز کی قضا واجب نہین ہو (شرح وقایہ) اگر کوئی کافر شخص دار حرب مین مسلمان ہوا اور بوجہ مسائل نجاننے کے نماز نہ پڑہی تو اسپر اسکی قضا نہین ہو

معذور کی نماز کا بیان

اگر کوئی شخص قیام پر قادر نہین ہی۔ تو بیٹھ کر نماز پڑھے رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے اگر صرف تکبیر تحریمہ کے۔ مقدار کھڑے ہونے کی طاقت ہی تب بھی تکبیر تحریمہ کھکر بیٹھے کوئی مریض بیٹھ بھی نہین سکتا تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ لیٹنے کی بہتر یہ حالت ہی کہ چت لیٹے اور پاؤن قبلہ کیطرف کرے اور سر کے نیچے کوئی تکیہ وغیرہ رکھ لے تاکہ منہ قبلہ کیطرف ہو جاوے اور دائین بائین پہلو کے بل بھی لیٹ کر نماز پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ منہ قبلہ کیطرف ہو اور سر سے رکوع اور سجدہ کا اشارہ ہو مگر سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارے سے جھکا ہوا ہو نماز مین آنکھ یا ابرو کا اشارہ کافی نہین ہی، درمختار،

اگر سر کے اشارے سے بھی جایز نہی تو اسوقت نماز قضا کیجاے گی پھر بعد صحت ادا کرے ریل کی سواری مین نماز پڑھنی جائز ہے فرض کہ ٹہرتی ہو یا نفل اوترنے سے معذور ہو یا ہو مگر قبلہ کیطرف منہ ہونا ضروری ہی اور کھڑے ہوکر پڑھے، عمدۃ الرعایہ، اگر کھڑے ہونمین خوف گرنیکا ہو تو بیٹھکر پڑھے اگر کسی کے دانتون مین درد ہو اور بغیر دوا رکھے درد نہین ٹہرتا تو دوا رکھے ہوئے نماز پڑھ لے امام کے پیچھے پڑھے یا تنہا قنیہ اگر کسی عورت کو درد زہ ہو رہا ہو تو اسکو چاہیئے کہ فوراً نماز پڑھ لے ایسا نہو کہ خون نفاس جاری ہو جائے اگر کسی عورت کے خاص جگہ سے آدھے حصہ سے کم بچہ نکل آیا ہی اور ابھی تک خون نفاس جاری نہین ہوا ہے تو اُس عورت کو چاہیئے کہ جلدی سے کسی کھدی ہوئی گھڑھے مین بچہ کا سر رکھکر نماز پڑھ لے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اشارہ سے پڑھے، خزانۃ الروایات، اگر کوئی شخص بوجہ لمبی قرات کے تھک گیا ہو تو اوس کو دیوار یا ستون کے سہارے سے کھڑا ہونا درست ہی اسی طرح ضعیف اور بوڑہے ہونکو نماز تراویح مین کسی چیز سے تکیہ لگا لینا جائز ہی، شامی وغیرہ، نوافل نماز کو جیسا کہ شروع مین بیٹھکر پڑھنا جائز ہے اسی طرح درمیان مین بیٹھ جانیکا اختیار ہی، درمختار، چلتی کشتی مین بیٹھکر نماز پڑھنا درست جبکہ گرنے اور سر گھومنے کا خوف ہی اور اگر کشتی کنارے پر کھڑی ہی تو بیٹھکر پڑھنا درست نہین ہان اگر کشتی دریا کے بیچ مین کھڑی ہوی ہی اور بوجہ ہوا کے جنبش کرتی ہی تو بیٹھکر پڑھے کشتی مین نماز پڑھتے

وقت قبلہ کا استقبال ضروری ہے اگر کشتی کسی اور طرف پہر جائے تب ہی نمازی کو قبلہ کا لحاظ کرنا چاہیے
یہان تک کہ نماز کا اخیر وقت آجائے پہر اگر قبلہ کی جہت میسر نہ ائے پہر تو جس طرف چاہے پڑہ لے دشامی
اگر کوئی شخص سواری پر چل رہا ہو تو اسکو نوافل نماز سواری پر پڑہنی جائز ہے اگرچہ استقبال قبلہ ہوا ہوسلیے کہ
فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہ قرآن مجید مین نفلی نماز کے بارہ آیا ہی مگر سنت فجر اور فرض نماز سواری
پر درست نہین ہی ہان اگر خوف جان جاتے رہنے کا ہو تو درست ہے اسی طرح کثرت کیچڑ کیوقت بھی فرائض
کا پڑہ لینا جایز ہو جائیگا

مسافر کی نماز

جو شخص چھتیس کوس کے ارادے سے سفر کرے تو اسکو چاہیے کہ شہر یا گاؤن کی آبادی کے ختم سے چار رکعت والی نماز
کو دو رکعت کرکے پڑہے اگر پوری چار رکعت پڑہیگا تو گنہگار ہوگا اور صدقہ اللہ تعالیٰ کے قبول کرنے سے
منکر سمجھا جائیگا مسافر نے اگر بہول کر چار رکعت پڑہ لی تو دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائینگی بشرطیکہ
پہلی رکعت پر بمقدار التحیات پڑہنے کے بیٹھ گیا ہو اگر نہین بیٹھا تو چارون رکعتین پڑہے قصر نکرے مسافر کو اس
وقت تک قصر کرنیکا حکم ہی جب تک کسی جگہ پندرہ دن سے کم ٹہرنے کا ارادہ کرے یا وطن اصلی نہ پہونچ جاے اگر
کوئی جنگل یا دارحرب مین نیت ٹہرنیکی کی تو یہ نیت معتبر نہوگی ہان اگر خانہ بدوش جو ہمیشہ جنگل مین اوقات بسر کرتے
ہین ٹہرنے کی نیت کرین تو صحیح ہی۔ اگر کوئی شخص سفر مین پندرہ دن کے ٹہرنی کی نیت کرنے کے بعد اسکی
مدت کے ختم ہونے سے پہلے وطن مین اگیا تو وہ مقیم سمجھا جائیگا۔ اگر ان چند صورتون مین اگرچہ پندرہ دن سے
زیادہ ہی ٹہر جاے تو مسافر ہی سمجھا ئیگا اگرچہ کچھ نیت نکی ہو بلکہ آج کل ہی جانے کا ارادہ ہو (۲) مردہ مقام جہان
ٹہرنے کا ارادہ کیا ہو ٹہرنے کے قابل نہو جیسے کافرستان یا جنگل (۳) اپنے سفر مین کسی کا تابع ہو جیسے۔
عورت یا غلام بغیر شوہر کے نیت اقامت عورت کی معتبر نہیں ایسا ہی بغیر نیت مالک کے غلام کی نیت اقامت کا
اعتبار نہین ہے۔ مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدیون کو نماز پڑہنی جائز ہی نماز فرض ہو یا واجب امام مسافر

جب دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے تو مقیم مقتدیون کو لازم ہی کہ اوٹھکر اپنی دو رکعت بلاقرات کے پڑھ لین امام مسافر کے سبب سے اول قعدہ مقیم مقتدیون پر بھی فرض ہوجاتا ہی امام مسافر کو مستحب ہی کہ بعد سلام پھیرنے کے اپنے مسافر ہونے کی اطلاع کردے۔ مسافر کو لازم ہی کہ فجر مغرب کی سنتون کو ترک نکرے باقی سنتون کے ترک کرنے مین اختیار ہو بے اطمینانی کے صورت مین چھوڑ دینا کچھ مضائقہ نہین ہی

ایک وطن اصلی دوسرے وطن اصلی سے باطل ہوجاتا ہی یعنی اگر کوئی شخص کسی جگہ ساری عمر کے ارادے سے مقیم ہو پھر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ مقیم ہوگیا تو اب یہ دوسری جگہ وطن اصلی کے قایم مقام ہوجاینگے اور پہلا مقام وطن اصلی نرہا اب اس جگہ قصر نماز پڑھنی چاہئے۔ وطن اقامت وطن اصلی مین جانے سے باطل ہوجاتا ہی پھر جب وطن اصلی سے وطن اقامت مین آئیگا تو نئے سر سے اقامت کی نیت کرنی ہوگی ورنہ نماز قصر پڑھے۔

اگر کوئی شخص کسی جگہ پندرہ دن ٹہرنے کی نیت کرنے کے بعد دوسری جگہ مقیم ہوگیا تو اب پہلے جگہ کی اقامت باطل ہوگئی یہان آنے پر قصر نماز پڑھیگا۔

نماز خوف

اگر کسی دشمن کا سامنا ہو اور ایسی حالت مین جماعت کرنیکی مہلت نہ پاوین تو اپنی اپنی سواری پر اشارے سے نماز پڑھ لین اور اگر تنہا پڑھنے کی بھی فرصت نہو تو معذور ہین۔

جماعت سے پڑھنے کی یہ ترکیب ہی کہ تمام مسلمان کے دو گروہ کئے جاوین ایک گروہ دشمن کے مقابل جاوے اور دوسرا گروہ امام کے پیچھے نماز پڑھے اگر نماز ین یا دو رکعت والی ہی تو یہ گروہ اول ایک رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابل جاوے اور وہ دوسرا گروہ امام کے پیچھے اقتدا کرے جب امام سب رکعتین پڑھ کر سلام پھیرے تو یہ پہلا گروہ دشمن کے مقابل چلا جاوے اور اول گروہ واپس آکر اپنی بقیہ نماز بغیر قرات کے تمام کرے اور سلام پھیر کر دشمن کے مقابل چلا جاوے اور دوسرا گروہ واپس آکر قرات کے ساتھ اپنی نماز پوری کرے یہ طریقہ نماز پڑھنے کا اوقت ہی کہ ایک ہی امام کے پیچھے بوجہ اسکے بزرگی کے نماز پڑھنا چاہین ورنہ ایک امام کے پیچھے تمام

نماز پڑھ کر دشمن کے مقابل چلا جاوے پہر دوسرا گروہ دوسرا امام کرکے اپنی پوری نماز پڑھے

نماز جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ مکہ مکرمہ مین فرض ہوگئی تھی مگر کافرون کے غلبہ کے سبب سے اسکے اداکرنیکا موقع نہ ملا مدینہ منورہ جاکر اسکے اداکرنیکا پورا موقع حاصل ہوا آپکے تشریف لیجانے سے پہلے جناب اسعد ابن زرارہ اپنے رائے صائب کے ذریعہ سے مدینہ طیبہ مین نماز جمعہ پڑھتے تھے فتح الباری جمعہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تعریف فرمائی ہے کہ جمعہ تمام دنون سے بہتر دن ہے اسمین حضرت آدم پیدا ہوئے تھے اور اسی دن جنت مین پہونچ گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے جمعہ کی نماز فرض عین ہے اسکی فرضیت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ثابت ہے منکر اسکا کافر تارک فاسق ہے۔

وجوب نماز جمعے کی شرطین

(۱) مقیم ہونا مسافر پر نماز جمعہ واجب نہین (۲) تندرست ہونا بیمار پر جمعہ واجب نہین (۳) آزاد ہونا غلام پر جمعہ واجب نہین (۴) مرد ہونا عورت پر جمعہ واجب نہین (۵) جو جو عذر جماعت کے ترک کرنے مین معتبر ہین وہ یہان بہی معتبر ہین اون عذر کا ذکر باب جماعت مین ہوچکا ہے دیکھو۔

نماز جمعہ کی صحیح ہونیکی شرطین

(۱) مصر کا ہونا فقہا کے نزدیک مصر وہ جگہ ہے جہان ایسی مسلمان جن پر جمعہ فرض ہے اسقدر ہون کہ بڑے سے بڑے مسجد اونکے سمانی کی گنجایش نہ رکہی آجکل اسے تعریف مصر پر فقہا متاخرین کا فتویٰ ہے بوجہ سست ہوجانے احکام شرع کے بس اسی بنا پر بڑے قصبات اور بڑے گاؤن مین نماز جمعہ پڑھنی جائز ہوگی اسکی پوری تفصیل انشاء اللہ تعالی عنقریب ایک مستقل رسالہ مین لکھکر شایع کرینگے (۲) دار اسلام کا فرستان جہان پر کافرون کا غلبہ ہو اور اسلامی احکام کے اداکرنیکی ممانعت ہو جمعہ پڑھنا جایز ہے (۳) اسلام کا بادشاہ یا اوسکا

نائب ہو اگر کسی جگہ مسلمان حاکم یا اس کا نائب نہو تو مسلمان خود ہی جمع ہو کر نماز پڑھ لیں (۴) ظہر کا وقت ہونا ظہر سے پہلے یا بعد کو جمعہ درست نہیں ہے (۵) خطبہ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر مگر سبحان اللہ پر اختصار کرنا مکروہ ہے خطبہ نماز سے پہلے پڑھنا چاہئیے (۷) خطبہ ظہر کے وقت پڑھا جاوے پہلے پڑھنے سے جمعہ درست نہو گا (۸) جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع نماز سے ختم نماز تک ہونا مگر یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں اگر صرف عورتیں یا نابالغ بچے ہوں تو نماز جمعہ نہو گی (بحر الرائق وغیرہ) اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جاویں یا تین آدمیوں سے کم باقی رہ جاویں یا کوئی باقی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جاویگی (در المختار) اذن عام یعنی نماز جمعہ ظاہر طور پر پڑھنا چاہئیے کسی پوشیدہ جگہ نماز جمعہ پڑھنی درست نہیں ہے۔

خطبے کے مسائل

جب مسلمان لوگ جمع ہو جائیں تو امام کو چاہئیے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور موذن اسکے سامنے کھڑا ہو کر اذان کہے اذان ختم ہوتے ہی فوراً امام کھڑا ہو کر خطبہ پڑھنا شروع کرے خطبہ بالغ آدمی پڑھے اگر نابالغ نے پڑھا تب بھی درست ہے مگر نابالغ نماز نہ پڑھائے اللہ تعالیٰ کا ذکر خطبہ میں فرض ہے بغیر اسکے شرط جمعہ ادا نہو گی خطبے میں بارہ باتیں سنت ہیں (۱) خطبہ کھڑا ہو کر پڑھنا (۲) دو خطبے پڑھنا (۳) دونوں خطبوں کے بیچ میں بمقدار تین بار سبحان اللہ کہنے کے بیٹھنا (۴) پاکی کے حالت میں خطبوں کو پڑھنا (۵) خطبے پڑھتے وقت لوگوں کی طرف منہ کرنا (۶) خطبے پڑھنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ دل میں پڑھنا (۷) بلند آواز سے خطبہ پڑھنا (۸) خطبے میں ان آٹھ مضمون کا ہونا (۱) تعریف خدا (۲) شکر خدا (۳) توحید خدا (۴) آنحضرت کا مع درود کے ذکر (۵) وعظ و نصیحت (۶) قرآن مجید کی آیت یا سورت کا پڑھنا (۷) دوسرے خطبے میں ان مذکورہ چیزوں کا پھر اعادہ کرنا (۸) دوسرے خطبے میں مسلمانوں کیلیے دعا کرنا اور خطبے کو طول ندینا اور خطبے کو منبر پر پڑھنا اگر منبر نہو تو کسی لاٹھی کے سہارے کھڑا ہو کر پڑھنا دونوں خطبوں کو عربی زبان میں پڑھنا کسی غیر زبان میں مکروہ ہے خطبہ سننے والوں

کو قبلہ کیطرف منہ کرکے بیٹھنا دوسرے خطبے مین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات خصوصاً خلفاے راشدین اور حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلیے دعا کرنا مستحب ہی اسی طرح مسلمان بادشاہ وقت کی لیے دعا کرنی مستحب ہی بشرطیکہ جایز دعا ہو مگر غلط تعریف مکروہ تحریمی ہی خطبے کے وقت حاضرین خاموش بیٹھے رہین نزدیک ہون یا دور خطبے پڑہتے کیوقت بات چیت کرنی مکروہ تحریمی ہی

اسی طرح دونون خطبون کے درمیان مین بیٹھنے کیوقت امام کو یا مقتدیون کو ہاتھ اوٹھاکر دعا مانگنی مکروہ تحریمی ہے ہان دل مین دعا مانگنا مضایقہ نہین ہی آنحضرت کا نام سنکر دلمین درود شریف پڑہنا جائز ہے آخر رمضان مین خطبہ الوداع بغیر التزام کے پڑہنا جایز ہے - **نماز عیدین** - عید الفطر سنہ ۱ ہجری مین شروع ہوئی - آنحضرت نے جب مدینے والون کو دو خوشیان مناتے ہوئے دیکھا فرمایا کہ یہ خوشیان کیسے ہین لوگون نے عرض کیا کہ ہم اندنون مین یہ خوشیان منایا کرتے ہین آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے بدلے مین عید الفطر اور عید الضحیٰ کی خوشی عطا فرمائی ہی شوال کے یکم تاریخ کو عید الفطر اور ذالحج کے دسوین تاریخ کو عید الضحیٰ کہتے ہین ان دونون مین ان دو رکعت نماز کو بطور شکرانہ کے پڑہنی واجب ہی جو شرطین جمعے کی نماز مین گذرین وہی اسمین بہی ہین مگر عیدین کا خطبہ نماز سے بعد پڑہا جاتا ہی-

عید الفطر مین بارہ چیزین سنت ہین (۱) آرایش کرنا (۲) مسواک (۳) غسل کرنا (۴) عمدہ کپڑے پہننا (۵) خوشبو لگانا (۶) صبح کو سویرے اوٹھنا (۷) عیدگاہ جلدی جانا (۸) عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا (۹) کوئی شیرین چیز مثل چھوہارے وغیرہ کے کہانا (۱۰) نماز عیدگاہ مین پڑھنا (۱۱) راستہ مین آہستہ آہستہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہنا (۱۲) پیادہ جانا - عید الفطر کی یون نیت کرے مین نے نیت کی کہ دو رکعت نماز عید الفطر چھ تکبیرون کے ساتھ پڑہون یہ نیت کرکے ہاتھ باندہ لے پہر سبحانک پڑہ کر تین بار اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونون کانون تک ہاتھ اوٹھائے تکبیر کے بعد ہاتھون کو چھوڑ دے اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھون کو باندہ لے

مقتدی لوگ اسکے بعد خاموش کھڑے رہین اور امام اسکے بعد اعوذ باللہ بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھکر رکوع کرکے سجدہ مین جاوے پھر سجدے سے اوٹھکر دوسری رکعت مین پہلے سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھکر تین بار مثل اول کے ہاتھ اوٹھاکر اللہ اکبر کہے مگر یہان تیسری بار ہاتھ نہ باندھے پھر تکبیر کہکر رکوع کرے (مجالس الابرار) نماز عید الضحیٰ مثل نماز عید الفطر کے ہی مگر عید الضحیٰ مین راستہ مین تکبیر زور سے کہنا چاہئے اور اس عید مین نماز سے پہلے کوئی چیز نہ کہانی چاہئے اور عید الضحیٰ کا خطبہ تکبیر دن سے شروع کرنا۔

ان دونون عیدون کے دن سوائے سنت فجر اور فرض کے عید کی نماز سے پہلے کوئی نفلی نماز نہ پڑھنی چاہئے نہ گھر مین نہ عیدگاہ مین بعد نماز عید کے گھر مین پڑھنا جایز ہی ایام تشریق مین نوین تاریخ فجر سے تیرہوین تاریخ کی عصر تک ہر فرض عین نماز کے بعد ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہے بشرطیکہ یہ نماز جماعت سے پڑھی گئی ہو مسافر اور عورت پر واجب نہین ہی ہان اگر یہ لوگ ایسے شخص کے مقتدی ہون جس پر تکبیر واجب ہی تو ان پر بھی واجب ہو جاویگی بعد نماز کے فوراً تکبیر کہنا چاہئے نماز عیدین کی کئی مسجدون مین جایز ہی اگر عید الفطر کی نماز پہلے دن کسی وجہ نہ پڑھی گئی تو دوسرے دن پڑھنی چاہئے اور اسی طرح سے بوجہ عذر نماز عید الضحیٰ کی تیرہوین تک پڑھنی جایز ہی۔ اگر امام تکبیر زواید قیام مین بھول گیا تو رکوع مین کہلے اور مقتدیون کو لازم ہی کہ امام کو فوراً بتادین تاکہ امام تکبیر کو قیام مین ہی ادا کرلے

نماز تہجد

تہجد کی نماز کی بڑی فضیلت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ فرض نمازون کے بعد تہجد کا مرتبہ بڑا ہی آدہی رات کے بعد تہجد کا افضل وقت ہی کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ دس رکعت منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آٹھ سے رکعت پڑھتے تھے نیت یہ ہی کہ مین دو رکعت یا چار رکعت یا آٹھ رکعت نماز تہجد پڑھتا ہون ❖

نماز چاشت

یہ نماز مستحب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار رکعت اور اس سے زیادہ بھی منقول ہین طبرانیمین ایک حدیث بارہ رکعت کی بھی منقول ہی (مراقی الفلاح) نیت یون کرے کہ مین چار رکعت چاشت پڑھتا ہون ۔

نماز اوابین

حدیث مین اس نماز کی بڑی تعریف آئی ہی چھ رکعت دو دو رکعت کی نیت سے پڑھے نیت مین یون کہے کہ مین دو رکعت نماز اوابین پڑھتا ہون

صلواۃ التسبیح

آنحضرت صلی اللہ نے اپنے چچا حضرت عباس کو یہ نماز سکھائی اور فرمایا کہ اے چچا اسکے پڑھنے سے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہین اگر تم سے ہوسکے تو ہر روز ورنہ ہفتہ مین ایک بار ورنہ مہینہ مین ایک بار پڑھ لیا کرو اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو تمام عمر مین ایک بار پڑھ لینا (ترمذی) اس نماز کی چار رکعتین ہین ۔ یہ چارون رکعتین ایک نیت سے پڑھی جاتی ہین حضرت سے ایسا ہی منقول ہی ہر رکعت مین پچہتر مرتبہ تسبیح کہنی چاہئے نیت یون کرے کہ مین چار رکعت نماز صلواۃ التسبیح پڑھتا ہون پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر ہاتھ باندہ لے پھر سبحانک اللہم آخر تک پڑھ کر پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر اور سورت پڑھے اسکے بعد دس ہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے پھر رکوع مین سبحان ربی العظیم کہنے کے بعد دس بار تسبیح پڑھے پھر رکوع سے اُوٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ کہکے بعد دس بار وہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ مین جاوے اور سبحان الاعلیٰ کے بعد دس بار وہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے اُٹھکر بیٹھنے کیحالت مین دس بار وہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدہ مین جائے اور سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد وہی تسبیح دس بار کہے پھر دوسری رکعت مین الحمد اور سورت پڑھنے سے پہلے پندرہ بار وہی تسبیح اور الحمد اور سورت

کے بعد دس بار پڑھے اسی طرح رکوع اور قومہ اور دونون سجدون اور انکے درمیان مین دس دس بار وہی تسبیح پڑھنی چاہیے یہی حال ہے تیسری چوتھی رکعت کا۔

نماز تراویح

تراویح کی نماز مردون اور عورتون کو رمضان شریف کے ماہ مین پڑھنا سنت موکدہ ہے حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت مین بیس رکعت تراویح پڑہی گئی جیسا کہ موطا امام مالک سے ظاہر ہے نماز تراویح روزے کے تابع نہین جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھہ سکین تو بھی نماز تراویح انکو پڑھنا سنت ہے نہ پڑھنے سے سنت چھوڑنے کا گناہ ہوگا مریض اور مسافر اور عورت جو نماز تراویح کیوقت حیض و نفاس سے پاک ہوگئی اور وہ کافر جو اسوقت مسلمان ہوا یہ سب لوگ نماز تراویح پڑہین اگرچہ آج ہی کے دن روزہ رکھنے سے محروم رہے نماز تراویح کا وقت بعد نماز عشا کے شروع ہوتا ہے اور صبح تک رہتا ہے وتر کا بعد تراویح کے پڑھنا بہتر ہے اگر پہلے پڑہ لیا تب بھی درست ہے درمختار وغیرہ ہر چار رکعت کے بعد بمقدار چار رکعت پڑھنے کے بیٹھنا مستحب ہے اور بیٹھنے کیحالت مین یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ تراویح عشا کے جماعت کر تابع ہے اگر عشا کی نماز جماعت سے نہین پڑھی گئی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھنا چاہئے مگر وہ شخص جس نے جماعت سے عشا کی نماز نہ پڑہی ہو تو وہ ان لوگون کے ہمراہ تراویح کی جماعت مین شریک ہوسکتا ہے جنہون نے فرض عشا کی جماعت سے پڑہ کر تراویح کے جماعت مین شرکت حاصل کی ہے۔ درمختار۔ جو شخص فرض عشا کے جماعت ہونے کے بعد مسجد مین آیا تو اسکو چاہئے کہ پہلے فرض پڑہ کر تراویح مین شریک ہو اور جو رکعتین

تراویح کی گئی ہون انکو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے سارے ماہ مین ایک قرآن مجید ختم کرنا سنت موکدہ ہے لوگون کے سستے سے ترک نکرنا چاہئے ہان اگر خوف جماعت کے ٹوٹ جانیکا ہو تو الم ترا کیف سے والناس تک پڑھ لیا کرے۔ نماز تراویح مین ایک بار بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے ورنہ ختم قرآن مین نقصان رہیگا۔ نیت اسکی یہ ہے کہ مین دو رکعت نماز تراویح پڑھتا ہون جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کی سنت ہے۔

نماز کسوف

جب سورج کو گہن لگے تو امام جامع مسجد مسلمانون کے ہمراہ دو رکعت جماعت سے پڑھے اس نماز مین بڑی بڑی سورتین مثل سورہ بقرہ کے پڑھنا سنت ہے اس نماز مین اذان و اقامت نہین ہے صرف الصلوٰۃ جامعۃ۔ بلند آواز سے کہلا دینا کافی ہے۔ اور جب تک گہن صاف نہو جائے دعا مین مشغول رہے ہان اگر سورج ڈوب جائے یا دوسری نماز کا وقت آجائے تو دعا کو چھوڑ دے اور اس وقتی نماز کو پڑھے۔

نماز خسوف یعنی چاند گہن اسکے بھی دو رکعتین ہین مگر اسمین جماعت مسنون نہین ہے لوگ اپنی اپنے گھرون یا مساجد مین تنہا تنہا پڑھین۔

نماز استسقا

یعنی اللہ تعالیٰ سے پانی طلب کرنا اس بارہ مین کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط دعا ثابت ہے اور کبھی نماز بھی ثابت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے استسقا مین صرف استغفار پڑھنا ثابت ہے اسی لئے امام اعظم کے نزدیک استسقا مین نماز پڑھنی سنت موکدہ نہین محض دعا اور استغفار کرنا چاہیے اور نماز بھی تنہا تنہا پڑھنا جایز ہے نماز استسقا کیلیے امام ہمراہ مسلمانون کے عیدگاہ یا کسی میدان مین جائے اور دو رکعتین جہری پڑھے اور نماز کے بعد مثل عید کے دو خطبہ پڑھے اور استغفار کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مُرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ

اَللّٰهُمَّ اَسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَاَنْزِلْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ﴿

اور بعد ختم ہو جانے خطبہ کے امام ہی فقط چادر پلٹے

نماز احرام حاجی کو احرام باندھنے وقت دو رکعت اول رکعت مین قل ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد پڑھنا سنت ہے نیت یون کرے کہ مین دو رکعت نماز احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پڑھتا ہون **نماز حاجت** جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا حَاجَةً لَكَ فِيْهَا رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

نماز استخارہ

جب کسی کو کسی کام کے کرنے نکرنے مین تردد ہو تو دو رکعت نماز استخارہ پڑھے اور بہتر یہ کہ سات مرتبہ تک نماز استخارہ پڑھے اگر ایک بار یا دو بار پڑھنے مین تردد زائل نہو دشامی مراقی الفلاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز استخارہ کو بڑے اہتمام سے تعلیم فرماتے تھے جیسا کہ حدیث کی کتابون سے ظاہر ہے نیت یون کرے کہ مین دو رکعت نماز استخارہ کی پڑھتا ہون دو رکعت پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ

اور لفظ ہذا الامر کی جگہ اپنی حاجت کا ذکر مثلاً ھذا السفر یا ھذا النکاح یا ھذا البیع کہے بعض بزرگون سے منقول ہی
کہ اس دعا کے پڑھنے کے بعد باوضو قبلہ رو ہو کر سو رہے اگر خواب مین سپیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھ لے کہ
یہ کام اچھا ہی کرنا چاھئے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو سمجھ لے کہ یہ کام برا ہی نکرنا چاھئے (طحاوی وغیرہ)
اور اگر کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکے تو صرف دعا ہی پڑھ کر اپنا مطلب طلب کرے اور دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی
حمد و ثنا اور درود شریف پڑھنا مستحب ہی

سجدۂ تلاوت

قرآن مجید مین چودہ آیتین ایسی ہین جنکے پڑھنے اور سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہی (۱) سورہ اعراف (۲) سورہ رعد
(۳) سورہ نحل (۴) سورہ بنی اسرائیل (۵) سورہ مریم (۶) سورہ حج (۷) سورہ فرقان (۸) سورہ نمل (۹)
سورہ الم تنزیل السجدہ (۱۰) سورہ صاد (۱۱) سورہ حم سجدہ (۱۲) سورہ نجم (۱۳) سورہ انشقت (۱۴) سورہ اقرأ
اگر سجدہ نماز سے خارج واجب ہوا ہی تو فوراً ادا کرے اگر بعد کو ادا کیا تب بھی جایز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہی اور اگر
نماز مین واجب ہوا ہی تو نماز مین ہی فی الفور ادا کرنا چاھئے اگر ایک مجلس مین ایک سجدہ کو کئی بار پڑھے تو ایک ہی بار
کرنا چاھئے ہان اگر مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کرنا چاھئے۔ جمعے اور عیدین اور سری نمازون مین آیت سجدہ نہ
پڑھنا چاھئے اس لیے کہ لوگ شک مین پڑ جاینگے (بحر الرایق) سورت کو پڑھنا اور آیت سجدہ کو چھوڑنا مکروہ ہی بے
وضو والون کے پاس آیت سجدہ زور سے نہ پڑھنی چاھئے کہ لوگ بے وضو سجدہ نکرینگے اور دوسرے وقت کرنا
بھول گئے تو گنہگار ہونگے اسکے ادا کرنیکا یہ طریقہ ہی کہ قبلہ کیطرف منہ کرکے اور نیت سجدہ کی کہکے اللہ اکبر کہکر
سجدہ کرے اور اٹھتے وقت بھی اللہ اکبر کہے
اور اگر سجدہ کی آیت نماز مین پڑھی تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا بہتر ہے اور نماز سے خارج سجدہ مین یہ
دعا بھی پڑھ لے ۔ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ

بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۝

عیادت بیمار

بیماری کیحالتمین مسلمان بہائی کے حال دریافت کرنیکو جانا سنت ہی جس مریض کے کوئی عزیز و اقارب نہون تو مسلمانون کو اسکی بیمارداری فرض کفایہ ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص صبح کے وقت کسی مریض کے عیادت کرے تو شام تک اسکیلئے ستر ہزار فرشتے دعاے مغفرت کرتے ہین اور شام کے عیادت کا بہی یہی حکم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے بدن پر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا +

موت کے قریب کے احکام

جب آدمی پر موت کے آثار ظاہر ہون تو اسوقت یہ سب باتین کرنی چاہیے (۱) اسکو داہنی پہلو لٹا دینا چاہیے اور قبلہ کیطرف منہ کر دینا چاہیے یا چت لٹا کر پاؤن قبلہ کیطرف کر دیا جاے بشرطیکہ ان دونون صورتون مین مریض کو تکلیف نہو ورنہ جس طرح مریض کو آرام ملے لٹا دین (۲) کلمہ شہادت بلند آواز سے پڑہین تاکہ مریض سن لے (۳) اسکو کلمہ پڑھنے کا حکم نکرین (۴) اسکے نزدیک سورہ یسین کا پڑھنا مستحب ہی (۵) جب وہ ایکبار کلمہ شہادت پڑھ لے تو جب تک بات نکرے کلمہ شہادت ...... نہ پڑھے اور جب بات کرے تو پہر کلمہ شہادت پڑہنا چاہیے تاکہ اسکی برکت سے خاتمہ بالخیر ہو (۶) اور جب روح بدن سے نکل جاے تو اسکی آنکھین بند کر دیجائین اور ایک کپڑا ٹہوڑی سے لیکر سر تک باندہ دیا جاے تاکہ منہ کہلا نہ رہے

میت کے غسل کے مسایل

مسلمانون پر میت کا غسل دینا فرض کفایہ ہی اگر کوئی میت بغیر غسل قبر مین رکھی گئی۔ تو جب تک قبر مین مٹی نہیں ڈالی گئی تو اسکو قبر سے نکال کر غسل دینا چاہئے اور اگر مٹی ڈالی گئی ہو تو نہ نکالنا چاہئے (بحر الرائق)

مسنون طریقہ غسل کا

یہ ہی کہ میت کو کسی ایسے تخت پر لٹائے جو تین یا پانچ بار خوشبو سے بسایا گیا ہو پھر میت کے جسم سے کپڑے اتار ڈالین اور کسی دوسرے کپڑے سے اس کا بدن پوشیدہ کیا جائے پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ مین کپڑا لپیٹ کر مردے کی خاص جگہ کا استنجا کرا کے پانی سے دہوئے پھر وضو کرائے اور ناک اور منہ کو انگلی مین کپڑا لپیٹ کر صاف کرے اگر سر پر بال ہون تو انکو خطمی یا صابون کے جوش دئے ہوئے پانی سے دہونا چاہئے تاکہ میل نکل جائے جب سر صاف ہو جائے تو میت کو بائین پہلو پر لٹائے اور تمام بدن پر پانی بہائے پھر دائین پہلو پر لٹا کر پانی بہائے اور اسکے پیٹ کو آہستہ آہستہ سے اور جو آلائش نکلے اسکو دہو ڈالے پھر بائین پہلو پر لٹا کر پانی بہائے پہلے مرتبہ خالص پانی سے نہلا دے دوسرے مرتبہ بیری یا خطمی کے جوش کئے ہوئے پانی سے اور تیسرے مرتبہ کافور ملے ہوئے پانی سے غسل دینا چاہئے جب غسل سے فراغت حاصل ہو تو بدن میت کو کسی کپڑے سے خشک کرے اور اسکی ڈاڑہی اور سر پر خوشبو لگائے اور پیشانی اور ناک اور دونون ہاتھون پر گھٹنون تک اور گھٹنون پر کافور ملے۔ میت کے بال ناخن مونچھین وغیرہ نکترے جاوین مگر ٹوٹی ناخن کا الگ کر دینا کچھ مضائقہ نہین ہی (بحر الرائق) غسل میت پر اجرت لینی درست نہین ہان اگر نہلانے والا نہ ملے تو اجرت دینا جایز ہے میت کا نہلانے والا اسکا کوئی عزیز ہو ورنہ کوئی متقی آدمی ہو میت کو وہ آدمی غسل دے جو اسکو دیکھ سکے عورت کو اور عورت مرد کو غسل نہین دیسکتی ہان منکوحہ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہی اسلئے کہ زمانہ عدت تک نکاح مین سمجھی جاتی ہی مگر حنفیہ کے نزدیک مرد اپنی عورت کو غسل نہین دے سکتا اسلیئے کہ عورت کے مرنے کے بعد فوراً علاقہ زوجیت جاتا رہتا ہی اگر کوئی لڑکا پیدا ہوتے ہی مر گیا تو اسکو غسل دینا چاہیئے مگر کچہ کو غسل نہ دینا چاہئے اسی طرح باغی اور ڈکیت کو۔

غسل نہ دینا چاہئے (بحر الرایق)

مسایل کفن

بحر الرایق وغیرہ مین ہی کہ میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہی مرد کیلئے تین کپڑے مسنون ہین (۱) تہ بند (۲) کفنی (۳) چادر عورت کو پانچ کپڑے مسنون ہین (۱) تہ بند (۲) کفنی (۳) دوپٹہ (۴) سینہ بند (۵) چادر۔ بضرورت مرد کو تہ بند اور چادر ہی کافی ہین اسی طرح عورت کو تہ بند، چادر دوپٹہ ہی کافی ہین پہلے کفن کو خوشبو سے معطر کرنا چاہئے مرد کو اسطرح کفن پہنانا چاہئے اول چادر کو کسی تخت وغیرہ پر بچھا دیوے اور پہر اوسپر تہ بند بچھا دے پہر میت کو کفنی پہنا کر تہ بند پر لٹا دین پہر پہلے تہ بند کو اسطرح لپیٹین کہ بایان طرف اوسکا میت کے بدن پر رکھدین پہر بعد اسکے دایان جانب بائین طرف رکھدین پہر اسی طرح چادر ہی لپیٹ دین۔ عورت کو اسطور کفن پہنا دین کہ پہلے چادر کو کسی تخت وغیرہ پر بچھا کر اسکے اوپر تہ بند بچھا دین اور عورت کو کفنی پہنا کر اسکے بالون کے دو حصہ کر کے ایک حصہ گردن کے دائین طرف اور پہر دوسرا حصہ گردن کے بائین طرف لاکر سینے پر رکھدین کفنی کے اوپر پہر اسکے بعد دوپٹہ اوسکے سر سے لیکر منہ تک ڈالدین اسکے بعد تہ بند پر لٹا دین اور تہ بند مثل پہلی ترکیب کے لپیٹ کر چادر کو ہی لپیٹ دین پہر ان سب کے اوپر سینہ بند لپیٹ دیا جائے اور اگر کفن کے کھلنے کا خوف ہو تو کسی چیز سے باندہ دین ۔ مردہ لڑکا یا حمل ساقط ہو گیا تو صرف کپڑے مین لپیٹ کر دفن کیا جائے اسکو کفن کی ضرورت نہین ہے کفن گران قیمت کا پہنانا مکروہ ہی اونہین اقسام کے کپڑون کا جنکو زندگی مین پہنتا تہا کفن دینا چاہئے ریشمی یا کسی حرام کپڑے کا کفن دینا حرام ہی ہان عورت کو ریشمی کپڑے کا بوقت ضرورت کفن دیسکتے ہین میت کا کفن اوسی شخص کے ذمہ ہی جو اس کا زندگی مین کفیل تہا جیسے عورت کا کفن شوہر کے ذمہ ہی اور غلام کا مالک کے ذمہ ہی۔ لاوارث کا کفن بیت المال سے دیا جائیگا اگر بیت المال نہو تو مسلمانون کے چندے سے ہونا چاہئے

نماز جنازہ کے مسایل

نماز جنازہ کا پڑھنا فرض کفایہ ہی یعنی ایک شخص کے ادا کرنے سے سب مسلمانون کے ذمے سے ساقط ہو جاتی ہی اور اگر ایک شخص نے بہی ادا نکیا تو سب مسلمان گنہگار ہونگے۔ اس نماز مین دو چیزین فرض ہین ایک اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار کہنا۔ دوسرے قیام کرنا اور اس نماز مین تین چیزین سنت ہین (۱) اللہ پاک کی حمد و ثنا کرنی (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا (۳) میت کیلئے دعا کرنا نیت یہ ہی کہ مین جنازہ کی نماز پڑھتا ہون جو خدا کیلئے نماز ہی اور میت کیلئے دعا ہی۔ یہ کہکر دونون ہاتھون کو کانون تک اوٹہاکر اللہ اکبر کہکر باندہ لے پہر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ کو پڑھ کر اللہ اکبر کہے مگر اسوقت ہاتھ نہ اوٹہائے اسکے بعد درود شریف جو نماز مین پڑھتے ہین جو پہلے لکھی گئی پڑھے پہر اللہ اکبر کہے مگر اس مرتبہ بہی ہاتھ نہ اوٹہاوے پہر میت کیلئے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اور اگر میت لڑکا ہی تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اسکے بعد اللہ اکبر کہکر دونون طرف سلام کرے مگر ہاتھ نہ اوٹہائے اگر میت لڑکی ہی تو بجائے اجعلہ کے اجعلھا ضمیر مونث کی کہے جنازہ مین تین صفین کرنی مستحب ہین (ردالمحتار) اگر کئے جنازے ایک جگہ جمع ہون تو ایک دفعہ سب کی نماز پڑھ سکتے ہین مگر علاحدہ پڑھنا بہتر ہی اور ان سب جنازون کو خواہ اسطرح رکھین کہ سب کے سر برابر ہون ایک آگے ایک پیچھے یا اسطرح ایک کا سر اور ایک کا پاؤن لمبی صف قایم کرے اور امام جس جنازے کے سامنے چاہے کھڑا ہو مگر بزرگ کے جنازے کے سامنے کھڑا ہونا بہتر ہے (در مختار)

میت کا دفن کرنا بہی فرض کفایہ ہی جو لوگ جنازہ کی ہمراہ ہون انکو جنازے کو شانون سے اوتارنے کے پہلے بیٹہنا مکروہ ہی اگر بوقت ضرورت مکروہ نہین ہی۔ **مستحب** طریقہ جنازے کے اوٹہانے کا یہ ہی کہ پہلے اگلے داہنے پائے کو اپنے داہنے شانے پر رکھکر دس قدم چلے پہر پچھلے داہنے پائے کو داہنے شانے پر رکھکر دس قدم چلے پہر اگلے بائین پائے کو اپنے بائین شانے پر رکھکر دس قدم تک چلے پہر پچھلے

شانے پر رکھکر دس قدم تک چلے پھر پچھلے بائین پائے کو اپنے بائین شانے رکھکر دس قدم چلے یہ سارے قدم مل کر چالیس قدم ہوگئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص چالیس قدم جنازے کے ہمراہ چلے تو اسکے چالیس بڑے بڑے گناہ معاف ہوجاتے ہین

جنازے کو جلدی لیجانا چاہئے مگر لاش کو حرکت نہو سوار کو جنازے پیچھے چلنا چاہئے اور پیادہ چلنا مستحب ہے قبر میت کے قد کے برابر لمبی اور نصف قد کے برابر گہری ہو بہ نسبت صندوقی کے بغلی بہتر ہے مگر بوقت اندیشہ بیٹھ جانے کے بغلی قبر بہتر نہین۔ قبر مین رکھکر میت کا منہ قبلہ کی طرف کردے۔ میت کو قبلہ کی طرف سے اُتارنا چاہئے۔ اسطور سے کہ میت قبلہ کی طرف رکھی جائے اوتارنے والے قبلہ کی طرف منہ کرکے میت کو اوٹھا کر آہستہ سے قبر کے اندر رکھ دین اور قبر مین رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہے اور وہ گرہ جو کفن مین بوجہ کھل جانے کے لگائی گئی تھی قبر مین رکھنے کے بعد کھول دینا چاہئے مٹی ڈالنے کے وقت پہلے مرتبہ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسرے مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسرے مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھنا چاہئے بعد دفن قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے قبر کوہان شتر کے شکل پر ہونا چاہئے۔ اور بطور یادداشت کے کوئی چیز لکھنا بشرطِ ضرورت جایز ہے

تیسرا رکن

زکواۃ اسلام کا ایک بڑا رکن ہے اسکی فرضیت قطعی ہے منکر اسکا کافر ہے اسکا فاسق ہے اسکا ذکر قرآن مجید مین تیس جگہ آیا ہے اسکے ادا کرنے والون کو بیحد دلکش عزت افزا وعدے دئے گئے ہین اور اسکے تارکین کو نہایت سخت عذاب دردناک کی خبر دی گئی ہے

زکواۃ کی واجب ہونیکی شرطین

(۱) مسلمان ہونا کافر پر زکواۃ فرض نہین (۲) بالغ ہونا نابالغ پر زکواۃ فرض نہین نہ اوس پر نہ اسکے ولی پر خواہ کتنا ہی مال ہو (۳) عاقل ہونا مجنون پر زکواۃ نہین (۴) زکواۃ کی فرضیت سے واقف ہونا ناواقف پر زکواۃ فرض

نہیں (۵) آزاد ہونا غلام پر زکواۃ فرض نہیں (۶) ایسی چیزوں کا واجب ہونا جو ایک سال تک قائم رہیں جو چیزیں سال بھر تک قائم نہ رہیں جیسے ترکاری وغیرہ تو اُن پر زکواۃ فرض نہیں ہی (۷) مال پر ایک سال کا گذر جانا بغیر ایک سال گذرے ہوئے زکواۃ فرض نہیں ہی (۸) سال کے شروع اور آخر مین نصاب کا پورا ہونا (۹) اس مال کا قرض کی مطالبہ لینے سے خالی ہونا (۱۰) وہ مال اپنے اصلی ضرورتون سے زاید ہو جو مال اصلی ضرورتون کے لئے ہو اوس پر زکواۃ فرض نہین ہی پس پہننے کے کپڑون اور رہنے کے گھر پر اور خدمت کے غلامون پر اور سواری کے گھوڑون پر اور خانہ داری کے اسباب پر اور اہل علم کے اون کتابون جو تجارت کیلئے نہون زکواۃ فرض نہین ہی (۱۱) مال کا اپنے یا اپنے دکیل کے قبضے مین ہونا جو مال ایسا نہین اوس پر زکواۃ فرض نہین (۱۲) وہ مال نقدی ہو اُس مال مین بڑھنے کی امید ہو۔ وہ مال تجارتی ہو (۱۳) اوس مال مین کوئی دوسرا حق مثل عشر یا خراج کے واجب نہو اگر اوس مال مین عشر یا خراج آتا ہوگا تو اُسپر زکواۃ فرض نہین ہی۔

زکواۃ کی صحیح ہونے کی شرطین

(۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) فقیر کو مال زکواۃ دینے کی وقت اللہ تعالی کے ادائگی فرض کی نیت کرنی (۵) جسکو زکواۃ کا مال دیا جائے اسکو مالک و قابض کر دینا (۶) مستحق کو مال زکواۃ دینا چاھیئے۔

جانورون کی زکواۃ

جو جانور اکثر سال جنگل مین جاکر چرتے ہین اونپر زکواۃ ہی جانورون کے تنہا بچون پر زکواۃ نہین ہان اگر بڑون کے ہمراہ ہون تو ہی۔ وقف جانورون پر اور ان گھوڑون پر جو دینی غزوے کیلیے رکھے گئی ہون زکواۃ فرض نہین اسی طرح ان گھوڑون اور گدھے اور خچرون پر جو تجارت کیلئے نہون زکواۃ فرض نہین۔

اونٹ کا نصاب پانچ اونٹ مین زکواۃ فرض ہی اس سے کم مین نہین پانچ پر ایک بکری

دینا چاہئے مادہ ہو یا نر چہ اونٹ سے لیکر چوبیس تک کچھ نہین پچیس اونٹ مین ایک اونٹنی جسکی عمر کا دوسرا سال
شروع ہوا ہو دینا چاہئے چھبیس سے پینتیس تک کچھ نہین چھتیس اونٹ مین ایک ایسی دینی چاہیے جسکا تیسرا سال شروع
ہوا ہو پینتیس سے پینتالیس تک کچھ نہین چھیالیس اونٹ مین ایک ایسی اونٹنی دینی چاہئے جسکو چوتھا برس شروع
ہو سینتالیس سے ساٹھ تک کچھ نہین ایکسٹھ مین ایک ایسی اونٹنی دینی چاہئے جو پانچوین سال مین شروع ہو یا سٹھ
پچھتر اونٹ تک کچھ نہین چھہتر اونٹ مین دو اونٹنیان جنکو تیسرا سال شروع ہو دینا چاہئے ستتر سے نوے
تک کچھ نہین اکانوے اونٹ مین دو اونٹنیان جنکو چوتھا برس شروع ہوا ہو دینا چاہئے --
بانوے سے ایک سو بیس تک کچھ نہین ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائین تو پھر نیا حساب کیا جائیگا یعنی اگر چار سے
زیادہ ہو جائین تو کچھ نہین ہے جب زیادتی ایک پانچ تک پہونچ جاے یعنی ایک سو پچیس ہو جائین تو ایک
بکری اور دینا ہوگا اور اگر پچیس اونٹ بڑہ جائین تو ایک اونٹنی دو برس والی دینی ہوگی اور اگر تین بڑہ جائین
تو ایک اونٹنی چار برس والی دینی ہوگی پھر جب اس پر بھی بڑہ جائین تو پھر نئے سرے سے حساب ہوگا اونٹ
کی زکواۃ مین صدقے لینے والے کو اونٹنی دینا چاہئے اگر قیمت دیجاے تو چاہئے اونٹ کی قیمت دے یا
اونٹنی کی دیوے

گاے بھینس کا نصاب

یہ دونون جانور نصاب زکواۃ مین ایک قسم سمجھی جاتی ہین حتی کہ اگر ایک کا نصاب کم ہو تو دوسرے کو شامل کر لینا
چاہئے مثلاً بیس گائین ہون اور دس بھینسین تو دونون کو ملا کر نصاب تیس کا پورا کرین اور ایک بچہ گائی کا
جو ایک برس کا ہو اس زکواۃ مین دین اور ایسی صورت مین وہی جانور دیا جائیگا جسکی تعداد زیادہ ہو اگر گاے
زیادہ ہے تو گاے دیجائیگی اور بھینس کی زیادتی مین بھینس دینا چاہئے پس تیس گاے مین ایک سالہ بچہ گاے کا
دین اور تیس بھینس مین ایک سالہ بھینس کا بچہ دینا چاہئے تیس سے کم مین کچھ نہین ہے اونتالیس تک چالیس
گاے بھینس مین پورا دو سالہ بچہ دینا ہوگا ٭

پھر اکتالیس سے انسٹھ تک کچھ نہیں جب ساٹھ ہو جائیں تو ایک برس کے دو بچے دیے جائیں پھر جب ساٹھ پر تیس زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس میں ایک برس اور ہر چالیس کی زیادتی میں دو برس کا بچہ مثلاً ستر ہو جائیں تو ایک ایک برس کا بچہ اور ایک دو برس کا بچہ دین اسلئے کہ چالیس مین ایک تیس کا اور ایک چالیس کا نصاب جمع ہو گیا ہے ؛

اور جب اسّی ہو جائین تو دو برس کے دو بچہ دینا چاہئے اس لئے کہ اسمین چالیس کے دو نصاب جمع ہو گئی ہین اور نوے مین ایک ایک برس کے تین بچے دین کیونکہ اسمین تیس کے تین نصاب پائے گئی اور سو مین دو بچے ایک ایک برس کے اور ایک بچہ دو برس کا دیا جاویگا کیونکہ اسمین دو نصاب تیس اور ایک نصاب چالیس کا ہے اور جب دونون نصابون کا حساب مختلف ہو تو جسکا اعتبار چاہین کرین مثلاً ایک سو بیس مین چار نصاب تو تیس کے اور تین نصاب چالیس کا ہے پس اختیار ہے کہ تیس کی نصاب کا اعتبار کر کے ایک برس کی چار بچے دین یا چالیس کا اعتبار کر کے دو برس کے تین بچے دین خلاصہ یہ کہ ساٹھ کے بعد ہر دہائی سے نصاب بدلتا رہیگا اگر دہائی سے کم بڑھے تو زکواۃ مین زیادتی نہوگی وہی زکواۃ دینی واجب ہے جو اس سے پہلے تھی ؛

بکری بھیڑ کا نصاب

بکری اور بھیڑ کا نصاب یکسان ہے دنبہ بھی بھیڑ مین داخل ہے اگر دونون کا تنہا تنہا نصاب پورا ہے تو ہر ایک کے علٰحدہ زکواۃ دیجائیگی ورنہ دونون کو ملا کر زکواۃ ادا کر دین چالیس بکری بھیڑ مین ایک بکری یا بھیڑ دین۔ چالیس سے کم اور چالیس سے ایک سو تک کچھ نہین ہے ایک سو اکیس مین دو بھیڑ یا بکریان دینی ہونگے ایک سو بائیس سے دو سو تک کچھ نہین ہے دو سو ایک مین تین بھیڑ یا بکریان دینی چاہئے۔ دو سو۔ دو سے تین سو ننانوے تک کچھ نہین ہے۔ چار سو مین چار بکریان یا بھیڑ ین دینی چاہئے۔ چار سو سے زیادہ ہون تو ہر سو مین ایک بکری کے حساب سے زکواۃ دینی ہو گی اس صورت مین سو سے کم زیادتی مین کچھ نہین ہے بھیڑ بکری کی زکواۃ مین نر مادہ کی قید نہین ہے ہان ایک سال سے کم کا بچہ نہونا چاہئے

چاندی سونے اور تجارتی مال کا نصاب

چاندی کا نصاب دو سو درم ہی جسکے چھتیس تولے ساڑھے پانچ ماشے ہوتے ہین جسکی زکوٰۃ دس ماشے ساڑھے سات رتی چاندی ہوئے کیونکہ چھتیس تولے ساڑھے پانچ ماشے کا چالیسوان حصہ اسی قدر ہوتا ہی چھتیس تولے ساڑھے پانچ ماشے سے کم پر زکوٰۃ نہین ہی

سونے کا نصاب

بیس مثقال ہی جسکے پانچ تولے ڈہائی ماشے ہوتے ہین جسکی زکوٰۃ ایک ماشے ساڑھے چار رتی سونا ہوا کیونکہ پانچ تولے ڈہائی ماشے کا چالیسوان حصہ اسیقدر ہوتا ہی پانچ تولے ڈہائی ماشے سے کم سونے پر زکوٰۃ نہین ہی۔ **تجارتی مال** کا نصاب اسکی قیمت کی اعتبار سے ہوگا جسکی قیمت چھتیس تولے ساڑھے پانچ ماشے چاندی یا پانچ تولے ڈہائی ماشے سونے تک پہونچ جائے تو اسپر زکوٰۃ ہوگی اس سے کم ہین نہین اگر کسی مال مین سونا اور چاندی دونون ملے ہوئے ہون تو جو زیادہ ہوگا اوسی کا اعتبار کیا جائیگا اگر سونا زیادہ ہی تو سونے کا نصاب کے مطابق زکوٰۃ دیجائیگی اور اگر چاندی زیادہ ہی تو چاندی کے نصاب کے طور پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگا۔

اگر چاندی سونے مین کسی اور چیز کا میل ہو اور وہ غالب نہو تو اسکو نا چیز سمجھینگے اور اگر وہ چیز غالب ہو تو تجارتی مال مین قیمت کے اعتبار زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر یہ میل اجنبی چیز کا تجارتی مال مین نہین ہے تو دیکھنا چاہیے کہ یہ سونا چاندی علاحدہ ہو سکتے ہین یا نہین اگر علاحدہ ہونے کے بعد وہ سونا چاندی نصاب کو پہونچ جائے تو اسپر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر علاحدہ نہو سکے تو بر تقدیر رواج ہونے کے اوسپر زکوٰۃ ہی اور اگر عام طور پر اسکا رواج نہ ہو تو انپر زکوٰۃ نہین۔

اگر کسی کے پاس سونے اور چاندی کا نصاب ناقص ہو تو دونون کو ملاکر زکوٰۃ ادا کرنا چاہئے مثلاً کسی کے پاس بارہ تولے چاندی ہو اور ایک تولہ سونا اور ایک تولہ سونے کی قیمت چوبیس تولے ساڑھے پانچ ماشے چاندی کے برابر ہوتی ہو

تو دونون کو ملالینگے اور سمجھینگے کہ چھتیس تولے ساڑھے پانچ ماشے چاندی ہی اور اسکی زکواۃ دیجائیگی۔
اگر سونے چاندی کا نصاب پورا نہو اور تجارتی مال ہی موجود ہی اور تجارتی مال کے ملانے سے نصاب پورا ہوتا ہی تو مال کو ملالین مثلاً کسی کے پاس چھ روپیہ ہین اور تجارتی چادر جسکی قیمت تیس تولے ساڑھے پانچ ماشے۔
چاندی کے برابر ہو تو دونون کو ملاکر چاندی کا نصاب پورا کر کے زکواۃ دینگے۔

زکواۃ کی چند ضروری مسایل

(۱) اگر چند آدمیون کا مال شرکت مین ہو اور حصہ علاحدہ کرنے کے بعد نصاب پورا ہو تو اس پر زکواۃ واجب ہی ورنہ نہین مثلاً چار اونٹ یا آدہ سیر چاندی دو شخصون مین ہو تو کسی پر زکواۃ فرض نہین ہی (۲) دو نصابون مین جو مال معاف ہی اسکے ہلاک ہونے سے اصل نصابی مال مین کوئی کمی نہوگی (۳) زکواۃ واجب ہو جانے کے بعد کل مال ہلاک ہوگیا تو زکواۃ معاف ہی اور اگر تہوڑا ہلاک ہوا ہی تو ہلاک شدہ کی زکواۃ معاف ہے اور موجودہ مال نصابی کی زکواۃ دینی فرض ہی (۴) زکواۃ دینے مین اختیار ہی کہ چاہے وہ چیز دی جسپر زکواۃ واجب ہوئی ہی یا اسکی قیمت دے مگر قیمت زمانہ زکواۃ دینی کی معتبر ہوگی مثلاً زمانہ زکواۃ دینے سے پہلے ایک بکری کی قیمت تین روپیہ تہی اور زکواۃ دینے کے زمانہ مین چار روپیے ہوگئی تو اسوقت چار ہی روپیے دینے ہونگے۔ اگر کل مال عمدہ ہی تو زکواۃ بہی عمدہ دینا چاہئیے اور اگر خراب ہی تو خراب ہی اور اگر کچھ مال اچھا ہی اور کچھ خراب تو زکواۃ مین اوسط درجہ کا مال دے اگر زکواۃ مین ادنے چیز دیجائی تو اسکی عیوض کچھ قیمت دیجائے اور اگر زکواۃ مین کوئی اعلیٰ درجہ کی چیز دی تو زیادتی کی قیمت واپس لے (۶) جو مال سال کے اندر ملا ہی خواہ بطور وراثت کے یا ہبہ کے یا پیداواری کی وہ سب مال اپنے ہم جنس نصاب کے ساتہ ملایا جاوے اور اسیکے ساتہ اوسکی زکواۃ دیجائے مثلاً ابتدائی سال مین پچیس (۲۵) اونٹ تھے سال کے درمیان انکے پچیس (۲۵) بچے ہوئے تو اب سال کے ختم پر یہ بچے بہی اُن اونٹون کے ساتہ ملائے جاوین اور کل اونٹون کی زکواۃ مین چوتہے برس کا اونٹ دینا ہوگا (۷) اگر کسی کے پاس تجارتی مال ہو مگر اسکی قیمت نصاب سے کم ہو پہر چند روز کے بعد اسکی قیمت

کسی سبب سے بڑہ جائے اور قدر نصاب کو پہونچ جائے تو جسوقت قیمت بڑہ گئی ہی اسیوقت سے اس مال کی ابتدا گنی جائیگی (مراقی الفلاح) (۸) سال کے اندر جس چیز کا نفع حاصل ہوا ہو تو اسکو اصل کی ساتھ ملاکر زکواۃ دین جب اسکی اصل کی زکواۃ دیجائے (۹) اگر کسی حاکم ظالم یا کافر نے باوجود غیر استحقاق کے جبراً زکواۃ مال لے لے اور زکواۃ کے مستحقین کو دیدے تو خیر ورنہ لوگون کو چاہئے کہ دوبارہ زکواۃ نکالین اور اپنے طور پر مستحقین کو دین (در مختار) (۱۰) اگر کوئی زکواۃ ندے تو حاکم کو چاہئے کہ اسکو قید کردے اور اس سے زکواۃ طلب کرے مگر جبراً اسکا مال قرق نکرے اگر کوئی شخص حرام مال کو حلال کیساتھ ملادے تو سب کی زکواۃ دینی ہوگی (۱۱) اگر کوئی شخص سال ختم ہونے سے پہلے زکواۃ دیدی یا کئی سال کے پیشگی ادا کردے تو صحیح ہی (۱۲) اگر کوئی زکواۃ دینے مین شک ہو کہ دی ہو یا نہین تو دوبارہ دیدے (۱۳) اگر کوئی شخص زکواۃ واجب ہونے کے بعد مرجائے تو اسکے مال کی زکواۃ نہ دیجائیگی ہان اگر اسنے وصیت کی ہو تو تہائی مال اسکا زکواۃ مین دیا جائیگا گو یہ تہائی مال زکواۃ کو کفایت نکرے اور اگر اسکے وارث تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہون تو جسقدر وہ اپنے خوشی سے دیدین تو لیا جائیگا

زکواۃ کا مال کن لوگون کو دیا جائے

فقیر[۱] مسکین[۲] عاملین[۳] صدقہ مؤلفۃ القلوب[۴] غلام[۵] قرضدار[۶] فی سبیل اللہ[۷] مسافر[۸] مگر مولفۃ القلوب کا حصہ حنفیہ کے نزدیک اب ساقط ہی کیونکہ اب تالیف قلب کی ضرورت نہین حضرت کے زمانہ مین ضعیف الایمان کے لئے زکواۃ مین سے کچھ دیا کرتے تھے تاکہ ایمان کی جڑ انکی مضبوط ہو جائے یہ حصہ محض تالیف قلب کے وجہ سے تہا فقیر وہ شخص ہی جو کسی مال نصابی کا جسپر زکواۃ فرض ہوتی ہو مالک نہو مسکین وہ شخص ہی جس کے پاس کچھ بھی نہو یہانتک کہ دوسرے وقت کا کہانا بھی نہو۔ عاملین صدقہ وہ لوگ ہین جو زکواۃ کے تحصیل کیلئے بادشاہ اسلام کی طرف سے مقرر ہون تو انکی تنخواہ زکواۃ سے دینی جایز ہی۔ غلام سے مراد وہ ہی جو کسی کے قبضہ مین اسکی ذات مقید ہو اور اسکے پاس اتنا مال نہین ہی کہ جسکو دیکر اپنی ذات کو آزاد کرے پس ایسے آدمی کو زکواۃ دینا جایز ہی اسلئے کہ یہ

روپیہ زکواۃ کا دیکر آزاد ہو جائیگا۔ قرضدار وہ شخص ہی جسپر کسی کا کچھ دینا آتا ہی پس قرضدار کو دینا جایز ہی کہ زکواۃ لیکر اپنے سر سے قرض اوتار دے۔ فی سبیل اللہ یعنی خدا کے راستے مین کوشش کرانے والے وہ مجاہد اور حاجی غریب اور طالب علم وغیرہ ہین۔ مسافر وہ ہی جو حالت سفر مین مبتلا ہو اور بوجہ افلاس کے مجبور ہو اگرچہ گھر مین مال ہی مگر اسکا وصول ہونا محال ہو ایسے شخص کو زکواۃ دینا جایز ہی۔ اپنے اصول و فروع یعنی باپ دادا پردادا وغیرہ اور دادی پردادی وغیرہ اور مان اور نانی اور نانا پرنانا وغیرہ کو اور اسیطرح بیٹا بیٹی پوتا پوتی اور نواسا نواسی وغیرہ کو زکواۃ ندے۔ شوہر اپنے بی بی کو اور بی بی اپنے شوہر کو زکواۃ ندے ہان اگر مطلقہ عورت کی عدت گذر گئی تو شوہر بسبب اجنبی ہو جانیکے ایسی عورت کو زکواۃ دیسکتا ہی۔

مولی اپنے غلام کو زکواۃ کا مال نہین دیسکتا۔ ان سب کو زکواۃ دینا اسلئے منع ہی کہ انکو نفع پہنچانا اپنی کو نفع پہنچانا ہی اور مال زکواۃ سے خود نفع لینا جایز نہین ہی مذکورہ بالا عزیزون کے سوا اور عزیزون کو جو حاجت مند ہون زکواۃ دینا بہتر ہی تقسیم زکواۃ کا احسن طریقہ یہ ہی کہ پہلے اپنے عزیز و اقارب حاجت مندون کو دے اگر یہ نہون تو محتاج دوستون کو دے بعد انکے ہمسایہ کا حق ہی اگر عزیز و اقارب زکواۃ کا روپیہ دینے سے برا جانین تو انکو یہ نہ بتائے کہ یہ زکواۃ کا روپیہ ہی کیونکہ بوقت دینے مال زکواۃ کے یہ شرط نہین ہی کہ کہا جائے کہ زکواۃ کا مال ہی بلکہ عمدہ طریقہ یہ ہی کہ بچون کو بطور عیدی کے دیدے اور یا کسی اور خوشی کے موقع پر دیدینے سے بھی زکواۃ ادا ہو جائیگی (در مختار وغیرہ) مالدار اور اسکے غلام کو زکواۃ دینا درست نہین ہی اسیطرح سیدون کو زکواۃ دینا جایز نہین ہان انکو کبھی اور مد سے دینا جایز ہی کافر کو زکواۃ دینا جایز نہین ہی چونکہ زکواۃ مین غیر کو مالک بنادینا شرط ہی اسلئے مردے کی تجہیز و تکفین و عمارت مسجد و چاہ وغیرہ مین صرف کرنا درست نہین ہی کیونکہ یہان تملیک ثابت یعنی غیر کو مالک کرنا نہین پایا جاتا

مسایل عید الفطر

عید الفطر کے دن اس صدقہ کے دینے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ دن خوشی کا ہے اور اُس دن کی شان و شوکت کثرت جمعیت سے ظاہر ہوتی ہے اور یہ مقصد صدقہ دینے سے اچھی طرح سے حاصل ہوتا ہے نیز روزے کی تکمیل ہے بعض کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر دینے سے روزہ مقبول ہو جاتا ہے بہر حال اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان احسان کا شکریہ ہے کہ ہمیں ماہ مبارک کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے

اور ہمنے نئے سرے سے اسکی عنایت بے اندازہ سے حیات حاصل کی الحمد للہ علے نعمائہ الکاملہ۔ صدقہ فطر۔ واجب ہے فرض نہیں ہے اسکے واجب ہونیکی تین شرطین ہین (۱) آزاد ہونا (۲) مسلمان ہونا (۳) ایسے مال کا مالک ہونا جو اصلی ضرورتون سے فارغ ہو اور قرض سے بالکل یا نصاب کے مقدار بچا ہو اس مال پر ایک سال گذرنا اور مال کا تجارتی ہونا اور مال والے کا بالغ عاقل ہونا شرط نہین ہے یہان تک کہ نابالغ بچون اور مجنون پر بہی صدقہ فطر واجب ہے انکے اولیا انکے طرف سے ادا کرین اگر اولیا ادا نکرین تو بلوغ اور جنون زایل ہونیکے بعد اپنے عدم بلوغ اور جنون کے زمانہ کا صدقہ فطر ادا کرین (در مختار) صدقہ فطر کی صحیح ہونیکی شرطین وہی ہین جو زکواۃ کے صحیح ہونیکی ہین صدقہ فطر عید الفطر کے صبح صادق ہونے پر ہوتا ہے اسی لیے جو شخص صبح صادق سے پہلے مرجائے یا فقیر ہو جائے اس پر صدقہ فطر واجب نہین ہے اسی طرح جو شخص صبح صادق کے بعد مسلمان ہوا یا کسی کے کوئی بچہ پیدا ہوا تو اسپر صدقہ فطر واجب نہین ہے۔ صبح صادق سے پہلے مسلمان ہونے یا بچہ پیدا ہونے یا مال پا جانے پر صدقہ فطر واجب ہے صدقہ فطر واجب ہونے مین روزہ دار ہونا شرط نہین ہے پس جسنے بسبب عذر کے روزہ نرکھا ہو وہ بہی صدقہ فطر ادا کرے۔ صدقہ فطر اپنی طرف سے اور نابالغ اولاد فقیر اور بونڈی غلام تجارتی کی طرف سے ادا کرنا چاہیے اپنی بی بی کی طرف صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہین ہے ہان احساناً ادا کرنا جائز ہے اسی طرح بی بی پر صدقہ فطر شوہر کا ادا کرنا واجب نہین ہے اگر بغیر اجازت کے ادا کردے تو احساناً جایز ہے اب مرد کے ذمہ سے اوتر گیا اگر نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا جائے اور وہ شوہر کے گھر رخصت کر دیا جائے اور وہ خدمت اور مخالطت کے قابل ہے تو اسکا صدقہ فطر باپ کے

ذمہ واجب نہین ہی بلکہ اوس لڑکی کے مال سے صدقہ فطر دیا جائے اگر مالدار ہی اور اگر قابل مواصلت کے نہو اسکا صدقہ باپ پر واجب ہی اور اگر شوہر کے گھر رخصت نہین گئی تو ہر حال مین اسکا صدقہ فطر باپ پر واجب ہے

صدقہ فطر - کی مقدار ادہا صاع ہی اگر گیہون یا اسکا آٹا یا اسکا ستو دیا جائے اور ایک صاع ہی اگر منقی یا چہوہارا یا جو دیا جائے اگر انکے سوا کوئی اور چیز دے تو ان چیزون مذکورہ کی قیمت کا لحاظ رکہے گیہون مین آدہے صاع کا اور جو وغیرہ مین ایک پوری صاع کا اور اگر نقد دینا چاہے تو اختیار ہی کہ جسکی قیمت چاہے دے خواہ نصف صاع گیہون کی خواہ ایک صاع جو وغیرہ کی۔ اگر کسی کے پاس ایک قسم کی چیز پوری نہو یعنی ادہا صاع گیہون ہے اور نہ پورا صاع جو وغیرہ کا ہی تو اسوقت دونون قسمون کو ملا کر پورا کرے مثلاً ادہا جو دے اور چوتہائی گیہون

بحر الرائق **مسئلہ** - زمانہ ارزانی مین نقد دینا بہتر ہی اور خدانخواستہ زمانہ گرانی مین اناج کا دینا افضل ہی

مسئلہ - سحری کے وقت جگانیوالے کو صدقہ فطر دینا جایز ہی بشرطیکہ اجرت مین شمار نکرے **مسئلہ** - صدقہ فطر عید الفطر سے دو چار روز پہلے سے ہی دینا جایز ہی اگر پہلے ندیا تو عیدگاہ چلنے سے پہلے دیدے اور بعد نماز عید الفطر پڑہنے کے بہی دیدینے سے صدقہ فطر ادا ہوجائیگا مگر خلاف مستحب ہی **مسئلہ** - ایک صدقہ فطر ایک ہی محتاج کو دینا بہتر اور اگر کئی محتاج کو دیا تو مکروہ تنزیہی ہی

صاع - کی مقدار مین علمائے حال کی تحقیق مین علماے ماضی کے خلاف تقریر ہی اور انکی تقریر اگرچہ درست ہی مگر بوجہ عدم شہرت کے ناظرین اور سامعین گہبراتے ہین اسلیئے خاکسار نواب قطب الدین صاحب مرحوم دہلوی کی تحقیق پر اعتماد کرکے صاع کی تحقیق کی تقریر درج رسالہ ہذا کرتا ہی کیونکہ باب صدقات مین وسعت کرنی افضل اور بہتر ہی جیسا کہ جناب علی رضی اللہ تعالی عنہ صدقہ فطر مین تبرعاً پورا ایک صاع دیا کرتے تہے الترمذی شریف، **صاع** - شرعاً جو صدقہ فطر مین معتبر ہے وہ ایک پیمانہ ہی جسمین ایکہزار و چالیس درہم بہر ماش یا مسور سما جاوین اور ایک ہزار و چالیس درہم دو سو تہتر تولے کے ہوتے ہین پس یہان کے حساب سے تین سیر اور ڈیڑہ پاؤ اور تین تولے ہوئے اور آدہا صاع قریب پونے دو سیر کے ہوا پس صدقہ فطر پونے دو سیر دینا چاہیئے

چوتہا رکن

روزہ اسلام کا چوتہا رکن ہے اسکی خوبی اور حکمت علاوہ شرع شریف کی عقلاً بہی ثابت ہی روزہ رکہنے سے جسمانی امراض بہی زایل ہوتے ہین اسی لئے حکیم مطلق اور طبیب برحق نے اسکے رکہنے کا حکم فرمایا ہی ایک ماہ کے روزے رکہنے سے گیارہ ماہ کی کثافت جسم انسانی سے دور ہوجاتی ہی اسکی فرضیت کتاب اللہ کتاب الرسول اجماع سے ثابت ہی منکر اسکا کافر اور بغیر عذر شرعی کے چہوڑنے والا فاسق ہی اسکی کچھ فضیلتین اور حکمتین خاکسار کے رسالہ احکام ماہ رمضان مین درج ہین جو دوبارہ طبع ہوچکا ہی رمضان شریف کے روزے ہر عاقل وبالغ مرد وعورت پر فرض ہین ہر سال مین ایک مرتبہ انکا روزہ ہوتا ہی کبہی انتیس دن اور کبہی پورے تیس دن اپنی برکت سے روزہ دارون کو عزت بخشتے ہین۔

چاند دیکھنے کے احکام

(۱) شعبان کے انتیسوین ۲۹ تاریخ کو سب مسلمان چاند دیکہنے کی کوشش کرین اگر چاند دیکہا گیا تو روزہ رکہین ورنہ نہ رکہین بلکہ پورے تیس دن کے بعد روزہ رکہین (۲) چاند دیکہنے والے پر واجب ہی کہ رمضان کی چاند دیکہنے کی خبر اسی رات کو اپنی جگہ کے باشندون کو کردے (در مختار) (۳) رمضان کے چاند مین بشرط موجودگی تین شرطون کی ایک شخص کی بہی خبر دینی معتبر ہی (۱) پہلی خبر دینی والا عاقل بالغ مسلمان ہو اور فاسق نہو یا اسکا فسق معلوم نہو (۲) دوسرے اپنی آنکھون سے دیکہنے کی خبر دے نہ غیر کے دیکہنے کی (۳) تیسرے چاند کے نکلنے کی جگہ ابر اور گرد وغبار سے صاف نہو (در مختار وغیرہ) (۴) بشرط صفائی مطلع عید الفطر کے چاند مین دو متقی مرد یا ایک مرد اور دو عورت کی خبر معتبر ہی (۵) مطلع کے صاف نہونے کے وقت رمضان کے چاند دیکہنے مین ایک مرد کی گواہی اور عید الفطر کے رویت ہلال مین دو مرد کی گواہی معتبر نہو گی بلکہ ایک جماعت کثیر یعنی ایک محلہ کے لوگون کی یا پچاس آدمیون کی معتبر ہو گی (مجالس الابرار)

(۶) جنتری یا نجومی کے کہنے پر چاند کا ثبوت نہوگا (۷) دوسرے شہر والون کی خبر معتبر ہے اگر قاضی مان لے اور اگر وہ دوسر دن کا دیکھنا یا قاضی کا حکم دینا بیان کرین تو معتبر نہین ہے (۸) ایک شہر والون کا چاند دیکھنا دوسرے شہر یا گاؤن والون پر روزہ رکھنا یا افطار کرنا واجب کرتا ہے اگرچہ درمیان مین کتنا ہی فاصلہ ہو حضرت کا یہ ارشاد صو الرویتہ وافطر والرویتہ چاند دیکھکر روزہ رکھو اور چاند ہی دیکھکر افطار کرو صاف طور پر اس مسئلہ مذکور پر دلالت کر رہا ہے (بخاری ومسلم وغیرہ) (۹) چاند کی خبر تار یا خط کے ذریعے قبول نکیجائے ہان خبر تار یا خط بدرجہ کثرت پہنچ جاوے جس سے یقین ہوجائے تو اُسپر عمل ہوسکتا ہے اور بحسب اقتضائے انتظام زمانہ حال اُس پر حکم عام دیسکتے ہین (مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ)

روزے کے اقسام

روزے کی آٹھ قسمین ہین اول فرض معین یہ رمضان شریف کے ادائی روزے ہین دوسرے فرض غیر معین رمضان شریف کی قضائی روزے ہین تیسرے واجب معین یہ نذری روزے ہین جسکے رکھنے کیلئے روزہ رکھنے والے نے کوئی دن یا ماہ مقرر کیا ہوا ہو (۴) چوتھے واجب غیر معین یہ کفارے اور نذر غیر معین کے روزے ہین انکے ادا کرنے کیلئے کوئی وقت شارع کی طرف سے مقرر نہین ہے بندہ کو جب وقت ملے ادا کرے (۵) پانچوین مسنون روزے یہ عرفہ اور محرم کے نوین دسوین کا روزہ ہے (۶) چھٹے مستحب روزے یہ عید کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے ہین اسی طرح دوشنبے پنجشنبے اور ذالحجہ کے عشرہ اول کے آٹھ روزے اور ایک دن کا فاصلہ دیکر ہمیشہ روزہ رکھنا اور شک کے دن قاضی مفتی کو روزہ رکھنا مستحب ہے (۷) ساتوین روزے مکروہ تحریمی یہ عید الفطر اور ایام تشریق سنیچر اتوار بڑے دن یوم شک کا روزہ ہے اسی طرح بغیر اذن شوہر کے اور بغیر حکم آقا کے غلام کو نفلی روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے (۸) آٹھوین روزہ وصال یعنے لگاتار روزہ رکھنا حتی کہ رات کو بھی افطار نکرنا اگر کوئی اس روزہ کو رکھنا چاہئے تو مکروہیت زایل ہونے کیلئے شام کو ایک گھونٹ دو گھونٹ پانی کا پی لیا کرے اسی طرح روزہ خاموشی

ذکر الٰہی اور حکم خیر نہو مکروہ تنزیہی ہی

؀ روزہ واجب ہونیکی شرطین

۱ مسلمان ہونا ۲ بالغ ہونا ۳ رمضان کے فرض روزے سے واقف ہونا یا مسلمانون مین رہنا جو کافرون مین رہتا ہو
اور روزہ رمضان کے فرضیت سے واقف نہین ہو اس پر روزہ واجب نہین (در مختار) ۴ سفر کا نہونا ۵ عورت حاملہ
نہو اگر حاملہ کو کسی طرح کا نقصان نہو تو اسکو روزہ رکہنا مباح ہی ۶ دودہ پلانے کو روزہ رکہنا واجب نہین ہی
بشرطیکہ اپنے تجربے یا حکیم دیندار کے کہنے سے معلوم ہوا ہو کہ خلو معدہ مین دودہ کم ہوجاتا ہی ۷ تندرست ہونا ۸
طاقت کا ہونا ایسا کمزور کہ روزہ رکہنے سے مرجانیکا خوف ہی تو روزہ نہ رکہے ۹ جہاد کا نہونا ۱۰ جنون اور بیہوشی کا نہونا

روزے کی صحیح ہونیکی شرطین

۱ مسلمان ہونا کافر کا روزہ صحیح نہین ہی ۲ عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا حیض و نفاس کی حالت مین روزہ
رکہنا صحیح نہین ہی ہان حیض و نفاس بند ہوجانے کے بعد روزہ رکہنا صحیح ہی اگرچہ غسل نکیا ہو ۳ نیت کرنا بغیر نیت کے
روزہ صحیح نہین ہی زبان سے نیت کرنا ضرور نہین صرف دلی ارادہ کافی ہی اسی لئے سحری کہانا بجائے نیت کے ہی
بحر الرائق ۴ رمضان کے آدائی روزون مین اور نفلی روزون مین رات سے لیکر دوپہر ہونے سے پہلے
تک نیت کر لینا کافی ہی بعد دوپہر کے نیت کرنا معتبر نہین ہی۔
رمضان کے قضائی روزون مین اور نذر غیر معین اور کفارات کے روزون مین اور ان قضائی مین جو شروع کرکے
توڑدے گئے ہین رات سے لیکر صبح صادق ہونے سے پہلے نیت کرنا ضروری ہی صبح صادق کے بعد انکی نیت معتبر
نہین **مسئلہ**۔ آفتاب ڈوبنے سے پہلے کسی روز کی نیت معتبر نہین ۵ رمضان کے ادای روزون مین
صرف روزے کی نیت کرنی معتبر ہی فرض کا نام لینا ضرور نہین ہی حتی کہ اگر کسی کو ماہ رمضان کا علم نہوا اور وہ کسی نفلی

یا واجبی کی نیت کرے اور بعد کو معلوم ہو کہ یہ ماہ رمضان ہی تو یہ روزہ رمضان ہی سے واقع ہوگا ہان مریض کو تحقیق فرض ضرور ہی اگر کسی مسافر نے نفلی یا نذری روزے کی نیت کی تو یہ رمضان کا روزہ نہوگا ادا رمضان کے قضائی روزون مین اور نذر مطلق اور کفارات مین اور اسی طرح نفلی روزون کے قضا مین انکی تحقیق ضروری ہے بلا تحقیق درست نہین۔ اگر کسی نے رات کیوقت بعد نیت کرنے کے کچھ کہا پی لیا تو پہلی نیت باطل نہوگی۔ روزہ رمضان کی یہ نیت ہی اَللّٰھُمَّ اَصُوْمُ غَدًا لَکَ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ مَا اَخَّرْتُ ای اللہ مین تیرے لئے روزہ رکہون گا کل کا پس تو میرے اگلے پچھلے گناہ بخشدے اگر یہ کلمات یاد نہو تو یہ کہدینا مین کل کا روزہ رکہتا ہون کافی ہی بشرطیکہ دل حاضر ہو۔

روزے کے فرایض

(۱) صبح صادق کے ظاہر ہونے سے آفتاب کے ڈوبنے تک نہ کہانا نہ پینا پس جن چیزون مین کہانے پینے کی مشابہت پائی جاتی انکا چہوڑنا بہی فرض ہی جیسے ناک وغیرہ مین تیل یا دوا ڈالنا (۲) صبح صادق کے ظاہر ہونے سے آفتاب کے ڈوبنے تک عورت کی صحبت سے بچنا لواطت یعنی نابالغ بچون سے برا فعل کرنا اور جانور سے برا کام کرنا اور جلق یعنی ہاتھ کے ذریعے سے منی نکالنا یہ سب حکم جماع مین ہین ان سے بہی رکنا فرض ہی

روزے کی سنت اور مستحب

روزے کیحالت مین غیبت چغلی۔ جہوٹ۔ گالی۔ گلوج۔ جوتی پیزار بیہودہ بکواس۔ داستان۔ ناول وغیرہ کے پڑہنے پڑہانے۔ سننے سنانے سے بچنا سنت ہی (۲) ماہ مبارک رمضان مین کثرت عبادت بہ نسبت اور دنون کے خاص کر اس مبارک ماہ کے اخیر عشرے مین راتون کو جاگنا اور مسجد مین اعتکاف کرنا مسنون ہے (۳) وقت آجانے کے بعد افطار روزہ مین جلدی کرنا مستحب ہی اسی طرح سحری دیر کرکے کہانا مستحب ہے

جو لوگ سحری جلدی سے دو بجے تین بجے کہا لیتے ہین وہ ثواب سحری سے محروم ہین

مسائل سحری و افطار

سحر بفتحتین لغت مین اوس زمانے کو کہتے ہین جو صبح صادق سے پہلے ہوتا ہی (قاموس و مختار الصحاح) اور شرع مین چھٹے حصے آخر شب کا نام ہی (کشاف و مرقاۃ) اور کبھی سحر اوس کھانے کو کہتے ہین جو صبح صادق سے پہلے کہاتے ہین سحری کا کہانا روزہ دارون کو مستحب ہی (ارکان اسلام) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تسحروا فان فی السحور برکۃ (سحری کہاؤ بیشک سحری مین برکت ہی) سحری کہانے مین کئی فائدے ہین (۱) سحری کہانے سے روزہ دارون کو طاقت قوت روزہ رکہنے مین حاصل ہوتی ہی (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میسر ہوتی ہی (۳) دیگر اہل کتاب سے فرق حاصل ہوتا ہی اسلئے کہ انکے مذہب مین بعد نماز عشا اور سونے کے کہانا پینا بی بی سے صحبت کرنا حرام تہا جیسا کہ شروع اسلام مین مسلمانون پر بہی یہ سب امور حرام تہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے مسلمانون پر رات مین یہ سب باتین حلال کردین اور وقت سحر کا دو طور پر ہی ایک جواز کا دوسرا استحباب کا پس آخر رات کا چھٹا حصہ جواز کا ہی اور صبح صادق کے قریب کہانا استحباب کا درجہ ہی سحری کہانے مین دیر کرنی سنت اور مستحب ہی آنحضرت نے فرمایا ہی لایزال امتی بخیر ما اخر السحور (میری امت ہمیشہ بہلائی مین رہیگی جب تک سحری مین تاخیر کریگی) لیکن اتنی تاخیر نکیجائے جس سے شک واقع ہو اسلئے کہ شک کے موقع پر تاخیر سحور مکروہ ہی اور جب طلوع فجر مین شک ہو تو افضل یہ ہی کہ سحری نکہائے (ہدایہ) مسئلہ اگر غالب گمان یہ ہی کہ فجر طلوع ہوگئی پہر سحری کہائی تو روزہ فاسد ہی اور اسکی قضا واجب ہی اور بعض کے نزدیک کفارہ بہی واجب ہی (اشباہ والنظایر) مسئلہ ایک شخص نے سحری کہائی اور اسکو یقین تہا کہ ابہی تک فجر ظاہر نہین ہوئی پہر کہانے کے بعد معلوم ہوا کہ فجر ہوگئی تہی تو اس صورت مین قضا آئیگی نہ کفارہ مسئلہ ایک شخص نے سحری کہائی اور ایک لقمہ کہانے کا منہ مین تہا کہ اتفاقاً فجر طلوع ہوگئی اور اوسنے لقمہ

نگل لیا باوجودیکہ اس کو روزہ یاد تھا تو اس صورت مین صحیح یہی ہی کہ روزہ کی قضا آئیگی کفارہ نہین مسئلہ ایک عادل مرد کی گواہی پر سحری کہانی جائز ہی مسئلہ ایک شخص اپنی بی بی سے صحبت کر رہا تھا کہ موذن نے اذان دی یا کسی نے فجر کی طلوع ہونیکی خبر دی مگر اوس نے انکا اعتبار نکرکے اپنے کام مین لگا رہا پہر معلوم ہوا کہ فجر ہوگئی تہی تو اوس پر قضا آئیگی نہ کفارہ مسئلہ نقارہ کی آواز پر سحری کہانی جائز ہی بشرطیکہ بجانے والے پر اعتماد ہو ورنہ نہین (عالمگیری) مسئلہ مرغ کی آواز پر سحری کہانا جائز ہی۔ بشرطیکہ بارہا آزمایا گیا ہو کہ وقت پر بولتا ہی (عالمگیری) سحری مین جو چیز کہ کہائے جائز ہی اگرچہ ایک گہونٹ پانی کا ہو تو بہی سنت اور استحباب سحور ادا ہو جائیگی مگر کہجورین کہانے مین ثواب زیادہ ہی اور حدیث مین اسکی تعریف ہی آئی ہی نِعْمَ السَّحُورُ لِلْمُؤْمِنِ التَّمْرُ (مومن کی بہتر سحری کہجور ہی)

افطار کا وقت آفتاب غروب ہوتے ہی ہو جاتا ہی جب مشرق کی طرف سے سیاہی بلند ہو اور آفتاب کا کوئی نشان باقی نرہے تو روزہ افطار کرنے مین جلدی کرنی افضل اور بہتر ہی روزہ جلدی افطار کرنے والا خدا کا محبوب بندہ ہی جیساکہ آنحضرت نے فرمایا وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحَبُّ عِبَادِی اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندہ دن مین وہ مجہی بہت ہی محبوب ہی جو افطار روزہ مین جلدی کرے۔ قاضی خان مین ہی کہ افطار روزہ مین جلدی کرنا مستحب ہی پہلے اس سے کہ ستارے نکل آئین پس روزہ دار مختار ہی کہ نماز مغرب پڑہنے سے پہلے افطار کرے یا بعد فرض پڑہنے کی کرے مگر سنت پڑہنے سے پہلے افطار کرے بہر حال وقت ہو جانے پر پہلے تارے نکلنے کے افطار روزہ مین جلدی کرنا مستحب ہی بعض جلدباز وقت سے پہلے جلدی کرتے ہین۔ اور افطاری دیکہکر بیقرار ہو جاتے ہین ٹہیک نہین ہی روزہ دارون کو چاہئے کہ پاک اور حلال چیز سے روزہ افطار کرین مشکوک مظنون چیز سے روزہ افطار نکرنا چاہئے تہوری سے افطاری کیواسطے دن بہر کے محنت کو رایگان کرنا عقلمندی سے بعید ہی ہان اگر بتقدیر یقین پاکی افطاری غیر کے افطاری سے روزہ افطار کرنا جایز ہی یہ احتیاط اسلیئے ہی کہ بازاری عورتین پوشیدہ طور

پر مساجد مین افطاریان بھیجتے ہین جس سے ناواقفون کا روزہ بیکار ہوجاتا ہے پس ہر کس و ناکس کے افطار سے پرہیز کرنا بہتر ہے طاق کھجور دن سے افطار کرنا سنت ہے اگر کھجور نہو تو پانی سے افطار کرنا بہتر ہے (ترمذی) مسئلہ وقت آجاتے ہی نماز مغرب کے پڑھنے مین جلدی کرنا مسنون طریقہ ہے - اور اگر افطاری کے سبب ادائے مغرب مین قدرے دیر لگ گئی تو کچھ مضائقہ نہین جیسا کہ حدیث ترمذی سے ظاہر ہے اور بوقت افطار یہ دعا مانگے

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ +

روزے کی مکروہات

(۱) بغیر عذر کے کسی چیز کو چبانا اور یہ کراہیت فرضی روزے مین ہے نفلی مین نہین (۲) بوسہ لینا باوجود خوف انزال (۳) میان بی بی کا برہنہ ہوکر مساس کرنا (۴) جھوٹ بولنا (بیہودہ بکواس کرنا (۶) لڑائی جھگڑا کرنا (۷) غیبت کرنا (۸) چغلخوری کرنی (ٹھنڈک کے لئے نہانا (۱۰) بدن پر گرمی کے موسم مین گیلا کپڑا ڈالنا (۱۱) بلا وجہ کلی کرنی اور ناک مین پانی ڈالنا (۱۲) لعاب دہن کو جمع کرکے نگلنا (۱۳) دیر تک منہ مین پانی کا رکھنا (۱۴) پانی مین گوز مارنا (۱۵) استنجا مین مبالغہ کرنا +

کن چیزون سے روزہ مکروہ نہین ہوتا

سُرمہ لگانا - مونچھون مین تیل ملنا - مسواک کرنا تر ہو یا خشک (۴) بوڑھون کو بوسہ لینا (۵) معانقہ کرنا یعنی گلے ملنا اگر خوف جماع یا انزال کا نہو یا معانقہ کرنے والا بڑی عمر کا ہو (عالمگیری) بگمان نقصان چیز کا چکھنا - پھول یا عطر کا سونگھنا بوجہ عذر کے کسی چیز کا چکھنا یا چبانا عذر چکھنے کا یہ ہے کہ کسی عورت کا شوہر کج خلق بدمزاج جو کھانے کے کمی نمک وغیرہ پر مارکوٹ گالی گلوج کرتا ہو تو اس صورت مین عورت زبان سے مزہ معلوم کرکے تھوک دے اور بد ذائقہ دار تھوک کو نہ نگلے چبانے کا عذر یہ ہے کہ بچہ شیر خوار کیلئے کوئی نرم چیز مثل روٹی وغیرہ کے منہ

مل سکے اور سوائے روزہ دار عورت کے کوئی مرد بے روزہ دار یا کوئی حایضہ یا نفاس والی عورت جنکو روزہ رکھنا جایز نہین ہی موجود نہو تو اس عورت روزہ دار کو روٹی وغیرہ سخت چیز کو چبا کر کہلانا جائز ہی (عالمگیری)

کن چیزون سے صرف قضا آتی ہی

باوجود یاد ہونے روزے کی بے احتیاطی سے پانی حلق مین اُتر گیا (۲) زبردستی سے کہانا کہلایا گیا حقنہ کرایا یا پاخانہ کے راستے سے دوا ڈالے ناک مین یا کان مین دوا ڈالے۔ بعد نیت کرنے کے سفر کیا اور روزہ توڑ دیا۔ تر دوا پیٹ یا دماغ مین ڈالے۔ منہ بہر کر تکلف سے قے کی۔ بخیال وقت فجر مین سحری کہائی۔ بگمان غروب آفتاب روزہ افطار کر لیا حالانکہ آفتاب غروب نہوا تہا۔ سارے رمضان مین نیت روزہ کی نکی نہ افطار کی۔ قطرہ مینہ کا منہ مین چلا گیا۔ چنے کے برابر یا زیادہ گوشت نگل گیا جو دانتون مین رہ گیا تہا **قاعدہ کلیہ** جو چیز بطور غذا اور دوا کے نکہائی جائے جیسے پتھر اور خاک وغیرہ تو اُسکے کہانے سے کفارہ نہین آتا

جن چیزون سے قضا اور کفارہ آتا ہی

(۱) عورت سے صحبت کرنا جان بوجھ کر انزال ہو یا نہو (۲) عورت نے عمداً جماع کروایا قبل مین یا دُبر مین انزال ہو یا نہو (در مختار) (۳) عمداً غذا یا دوا کہائی (وقایہ) (۴) اپنے محبوب کا لعاب دہن نگل گیا (۵) عمداً کچا گوشت یا کوئی چیز پکی ہوئی کہائی (عالمگیری) (۶) کسی پہول کو جو بطور دوا کے کہایا جاتا ہی کہایا (عالمگیری) (۷) عمداً عورت مجنونہ سے جماع کیا (برجندی) (۸) عمداً عورت نے لڑکے یا مجنون سے جماع کروایا (برجندی) (۹) آپ سے قے آئی پھر بگمان فساد روزہ عمداً کہا لیا تو امام اعظم کے نزدیک عالم اور جاہل دونون پر قضا اور کفارہ لازم ہی اور ابو یوسف کے نزدیک فقط عالم پر ہی جاہل پر نہین (۱۰) روٹی روغن دود گلگدی سرکہ پانی برف اولہ پانی باقلا کا فوا زعفران شوربا پانی زعفران پانی گاجر مذکورہ اشیا کو کہایا پیا (عالمگیری) (۱۱) آٹا کہایا امام اعظم کے

ردیک کفارہ واجب ہی ۱۲ صبح کاذب مین سحری کہائی پہر فساد روزے کے گمان سے صبح صادق مین سحری کہائی
۱۳ ایسی عورت پر کفارہ واجب ہی کہ صبح صادق کو جان کر شوہر نا دانستہ سے صحبت کرایا ۱۴ سرمہ
لگایا. یا تیل ملا یا غیبت کی یا احتلام ہوا یا نظر شہوت سے عورت کو دیکہا اور انزال ہوگیا پہر بگمان فساد روزہ عمداً
کہایا یا جماع کیا ۱ ارکان کفارہ. اول ایک غلام کا ازاد کرنا ہی اگر ازاد کرنے غلام کی وسعت نہو تو لگاتار ساٹہ
روزے رکہے جسمین کوئی دن ناغہ نہو اگر درمیان مین کوئی دن ناغہ ہوجائے تو پہر نئے سرے سے رکہے اگر کسی وجہ
سے روزہ نہ رکہے تو ساٹہ محتاجون کو پیٹ بہر کر کہانا کہلائے اسی طرح عورت پر بہی قضا اور کفارہ ہی جو برضا
مندی صحبت کرائے مگر عورت کے لئے جو ایام حیض مین روزے ناغہ ہوئے ہین اور درمیان مین
فاصلہ اگیا ہی تو ہرج نہین ہی بہ حیض کے بعد صرف وہی روزے رکہے گی جو باقی رہ گئی ہین

اعتکاف. لغت مین اعتکاف کے معنی کسی چیز پر اقامت کے ہین اور شرعی معنی مسجد مین بنیت کے ساتہ ٹہرنے
کے ہین پس ٹہرنا اعتکاف کا رکن ہی. نیت اور مسجد اسکی شرط ہی رمضان شریف کے آخر عشرہ مین اعتکاف سنت
ہی امام اعظم کے نزدیک اوسی مسجد مین اعتکاف کرنا چاہئے جہان پانچون وقت نماز جماعت ہوتی ہو۔

حکمت روزے کیحالت مین اعتکاف اسلیئے مقرر ہوا کہ مخلوقات سے اعراض اور خدا تعالی سے لگاؤ پیدا
ہو اور یہ حالت روزے مین اچھی طرح سے حاصل ہوتی ہی لہذا سید العقلا اقای نامدار حبیب پروردگار نے
رمضان ہی کے آخر عشرہ مین مقرر فرمایا اور آنحضرت بغیر روزے کے کبہی معتکف نہین ہوئے اسیلئے حضرت
عائشہ فرماتے ہین لَا اِعتِکَافَ اِلَّا بِالصَّوْمِ یعنی اعتکاف بغیر روزے کے نہین ہی پس اعتکاف
مین روزہ رکہنا شرط ہی بغیر روزہ اعتکاف نہوگا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی
ایک دن ہی **عورت**. گہر کے مسجد یعنی جہان نماز پڑہتی ہو اعتکاف کرے **معتکف** مسجد سے نہ نکلے مگر بضرورت
خواہ وہ ضرورت طبعی ہو جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ یا شرعی جیسے نماز جمعہ وغیرہ جامع مسجد مین زیادہ نہ ٹہرے ورنہ
اعتکاف جاتا رہے گا. کہانا پینا سونا مول لینا بیچنا بغیر حضوری جنس کے یہ سب باتین صرف معتکف ہی

کو جائز ہین اور نہین مسئلہ اعتکاف مین رات ہی داخل ہے اور اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہوتا ہے
مسئلہ معتکف کو جماع کرنا یا مساس کرنا یا بوسہ لینا حرام ہے جیسا کہ اس آیت قرانی سے ظاہر ہے ﴿
لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ﴾ اعتکاف مین نہ بالکل خاموش بیٹھا رہے اور نہ بالکل سارا وقت بیہودہ
گوئی اس مین صرف کرے بلکہ تسبیح و تہلیل استغفار درود شریف اور قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے مین لگا رہے اسی
طرح نیک بات چیت مین مصروف رہ سکتا ہے۔ شیخ ابوبکر واسطی نے فرمایا ہے کہ اعتکاف کی تین شرطین
ہین (۱) حبس نفس (۲) حفظ جوارح (۳) مراعات وقت حبس نفس یہ ہے کہ دلکو خیالات ردیہ اور تفکرات ذلیلہ
سے روکے اس حالت مین دلکو یکسو کرے دلکی پراگندگی اور تشویش کو یکلخت نکال دے سوائے ذات
باقی لایزال کے کوئی شے لطیفہ قلب مین باقی نرہے۔ حفظ جوارح یہ ہے کہ تمام اعضائے ظاہری کو احکام خداوندی
کے ادا کرنے مین لگائے مراعات وقت یہ ہے کہ اپنی زندگی کیوقت کو کہ کمال درجہ فرصت کا وقت ہے لہو ولعب
مین خراب و برباد نکرے اوقات معینہ مین احکام کو ادا کرتے ہوئے اوقات کامل و ناقص کی رعایت کرے
یہ ساری باتین دل کے طمانیت اور یکسو ہونے پر موقوف ہین جب حضرت دل ہی خیالات دنیوی کے پھیر
مین ہین اور اعضا بیچارے کس گنتی مین ہین اور اس حالت مین صفائی دل اور نور روح کہان بقول
سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (چو ہر ساعت از تو بجائی رود دل ٭ بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی ٭ وگر مال و جاہ است
زرع و تجارت ٭ چو دل با خدا ایست تنہا نشینی ٭

شب قدر کا بیان

اللہ پاک نے سال و ماہ دن رات پیدا کیے اور انکے ذریعے سے عالم اسباب مین اپنے کرشمے دکہائے ہر دن
رات مین اسکی تجلیات غیبیہ کا ظہور ہوتا ہے خاص کر شب قدر مین اس شب مین ارواح علویہ کو باشندگان
سفلیہ سے ایک قسم کا خاص تعلق پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے اس رات مین نیک بندون کے پاس

تے ہین اور انکو سلام فرحت التیام سے شاد کام فایز مرام کرتے ہین اور وہ مبارک رات بحسب ارشاد سید موجودات
رمضان شریف کے عشرہ آخر طاق راتون مین واقع ہوتی ہے یعنی اکیسوین تیسوین پچیسوین ستائیسوین انتیسوین
اور بحسب تجربہ صحابہ کرام و اولیاء عظام یہ ثابت ہوا ہے کہ اکثر وہ شب بزرگ ستائیسوین کو اپنا نور جلال دکھاتی
ہے اس پر انوار شب کے تاثیر سے کھاری پانی میٹھے ہو جاتے ہین اور اسکی خاص نزول کے وقت تمام جہان کی
چھوٹی بڑی چیزین اپنی خالق کا سجدہ کرتی ہین اس شب کے پوشیدہ کرنے مین یہ حکمت ملحوظ ہے کہ اللہ تعالی کے بندے
سال کے تمام راتون مین بیدار ہکر حسنات بے غایات سے مالامال ہون اس مبارک رات مین دعا کرنے والون کی
دعا قبول ہوتی ہے پس نیک حاجتون کی دعا کرنی چاہیے امید قبولیت ہے اور اس دعا — اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ کو بکثرت پڑھنا چاہیے ان کلمات جامع برکات
کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو تعلیم فرمائی تھی انکا پڑھنا بہت ہی اچھا ہے

پانچوان رکن

اسلام کا حج ہے اسکی فرضیت کتاب اللہ سے ثابت ہے منکر اس کا کافر ہے ساری عمر مین ایک ہی بار فرض ہے بشرطیکہ آنے
جانے کا کافی خرچ موجود ہو فقیر مفلس پر واجب نہین ہے۔ حدیث شریف مین حج کی بڑی تعریف آئی ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے محض اللہ تعالی کے رضامندی کیلئے حج کیا اور حالت حج مین
کسی طرح کا فسق و فجور نکیا تو یہ اپنے گھر اس حالت مین واپس آتا ہے کہ گناہون سے پاک ہوتا ہے ایسا گویا اسکی
ماں نے ابھی جنا ہے حج مین بہت سی حکمتین ہین از انجملہ بیت اللہ کی تعظیم جو درحقیقت خدا کی تعظیم ہے نیز لوگون
کا جمع ہونا جس سے اسلامی شوکت معلوم ہوتی ہے اور اس اجتماع مین یہ فائدہ ہے کہ ملک دور دراز کے لوگ
اس جگہ جمع ہوتے ہین اور طبایع مختلف دیکھکر شان خداوندی کا علم ہوتا ہے جس سے انسانی کمالات بڑھتے ہین
جسکے ذریعے سے خدائے لایزال کا قرب حاصل ہوتا ہے حج مین اس طرح کے صدہا خوبیان پائی جاتی ہین

جسکا بیان اس مختصر مین ممکن نہین لہذا اسکے احکام کا بیان بطور اختصار کیا جاتا ہی تاکہ اس مقدس مرتبہ کے زایرین کو نفع عام حاصل ہو اور انکی برکت دعا سے اس خاکسار کو بھی اس عالی مقام کی زیارت نصیب ہو۔

اقسام حج

حج کی تین قسمین ہین (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قران حج افراد مین محض حج کا احرام باندھا جاتا ہی صرف عمرہ کی نیت کرکے احرام باندھنا اور مکہ معظمہ پہنچکر عمرہ کی افعال ادا کرکے حلال ہوکر اسی مقدس مکان مین ٹہرے رہنا پھر ایام حج مین احرام حج کا باندھنا اسکو حج تمتع کہتے ہین وجہ اسکی یہ ہی کہ حاجی حج تمتع مین افعال عمرہ کرکے حلال ہوجاتا ہی اور ان چیزون سے جو اس وقت بوجہ احرام عمرہ باندھنے کی استعمال کرنی جائز نہین وہ جائز ہوجاتی ہین اور یہ حاجی انسے فائدہ اوٹھاتا ہی اسلئے اس کا نام تمتع ہوا کیونکہ تمتع کے معنی فایدہ اوٹھانے کی ہین حج قران یہ ہی کہ عمرہ اور حج کے ساتھ ہی نیت کرکے احرام باندھے اس صورت مین افعال عمرہ ادا کرکے حلال نہو بلکہ افعال عمرہ کرکے ٹہرا رہے اور اسی حالت سے حج کے دنون مین حج ادا کرے امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک قران تمتع اور افراد سے افضل اور بہتر ہی اسلئے کہ اسمین مشقت زیادہ ہی پس جب حاجی احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو حجامت بنوائے اور نیچے کے بال بھی صاف کرلے اور اگر بی بی ہمراہ ہو تو صحبت بھی کرلے اور خوشبو لگائے احرام باندھتے وقت ان باتون کا کرنا مستحب ہی یہ امور مذکورہ ضروریات احرام سے نہین ہین اسکے بعد غسل کرے اور چادر اوڑھے اور لنگی باندھے یہ دونون کپڑے نئے ہون یا پرانے دھلے ہوے ہون پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر اگر حج قران کا ارادہ ہی تو یون نیت کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ اى اللہ مینے حج اور عمرہ کا ارادہ کیا ہی پس اون دونون کو مجھپر آسان کر اور دونون کو قبول فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ اى اللہ مینے صرف عمرہ کا ارادہ کیا ہی پس اوسے آسان کر مجھپر اور قبول فرمایا۔

جب تلبیہ کہکر حج یا عمرہ کی نیت کرلی تو محرم ہوگیا الفاظ تلبیہ کے یہ ہین لبیک اللھم لبیک لا
شریک لک ان الحمد لک والملک لک لا شریک لک
حاضر ہون مین یا اللہ حاضر ہون ہین تیرا کوئی شریک نہین ہے تجھے کو سب حمد اور نعمتین لایق ہین اور
تیری ہی ملک حقیقی ہے تیرا کوئی شریک نہین تلبیہ ان لفظون سے کم نہ کہے اگر زیادہ کہے تو کچھ مضائقہ نہین ہے
تلبیہ اکثر اوقات بلند آواز سے کہے خاص کر نماز فرض اور نفل پڑھنے کے بعد اسی طرح صبح کے وقت
اور دوسرے قافلہ کے ملنے کیوقت اونچی جگہ چلنے کیوقت اور بلندی سے اوترتے کیوقت جنگل طے کرتے
وقت تلبیہ آواز بلند کہنا چاہیے یہ سفر نماز کا حکم رکھتا ہے جیسے نماز مین ایک رکن کر کے دوسرے رکن دا
وقت تکبیر کہتے ہین اسی طرح یہان پر ہر بلندی اور پستی کے موقع پر تلبیہ کہنا چاہیے احرام باندھنے کے بعد
ان باتون سے پرہیز کرنا چاہیے ۱ سلا ہوا کپڑا شل پاجامہ۔ کرتا۔ انگرکھہ فرغل جبہ۔ قبا موزہ دستانہ
ٹوپی وغیرہ نہ پہنے ۲ رنگین کپڑا زعفرانی سرخ نہ پہنے ۳ خوشبو نہ لگائے کمر سے روپے کی ہمیانی باندھنے
مین کچھ مضائقہ نہین ہے ۴ عورت سے جماع اور بوسہ وکنار نہ کرے ۵ عورتون کے سامنے صحبت کی
باتون کا ذکر نکرے ۶ فسق و فجور لڑائی جھگڑے نکرے ۷ جنگلی جانورون کی شکار کرنے کرانے
سے بچے ۸ ناخن نکتروائے اور سر اور داڑھی اور تمام بدن کے بالون کے کترنے اور مونڈوانے سے
بھی پرہیز کرے ۹ سر کو خطمی سے نہ دھوئے ۱۰ سر کو کسی کپڑے سے نہ ڈھانکے حالت احرام مین ان چند
جانورون کا مارنا بضرورت جائز ہے۔ ان کے مارنے مین کچھ دینا نہین اتا ۱ کوا ۲ چیل ۳ بچھو
۴ سانپ ۵ چوہا ۶ چچڑی ۷ بھیڑیا ۸ گیدڑ ۹ شیر ۱۰ گرگٹ ۱۱ بھڑ ۱۲ پسو ۱۳ ساہی جسکو
فارسی مین خارپشت کہتے ہین ۱۴ مچھر اسی طرح اور موذی جانور کا مارنا جایز ہے

فرائض حج

۱ احرام باندھنا ۲ نوین ذالحجہ کو بعد زوال کے دسوین ذالحجہ کے فجر تک عرفات پہاڑی پر ٹھہرنا ۳ ترتیب افعال حج یعنی پہلے احرام باندھنا اسکے بعد عرفات مین ٹھہرنا پھر طواف زیارت کرنا

حج کے واجبات

۱ مزدلفہ مین ٹھہرنا ۲ صفا مروہ کی درمیان مین دوڑنا ۳ کنکریان مارنے ۴ مکہ معظمہ کے باہر رہنے والون کو طواف رخصت کرنا ۵ تمام سر کے بالون کا مونڈوانا یا کتروانا ۶ میقات سے احرام باندھنا ۷ آفتاب ڈوبنے تک عرفات پر ٹھہرنا ۸ طواف حجر اسود سے شروع کرنا بعض نے اسکو سنت کہا ہی ۹ طواف سیدھی طرف سے کرنا ۱۰ بغیر عذر کے طواف پیادہ کرنا ۱۱ باطہارت طواف کرنا ۱۲ طواف کرنے وقت ستر کو چھپانا ۱۳ سعی کو قریب صفا سے شروع کرنا ۱۴ بغیر عذر کے سعی پیادہ کرنا ۱۵ قارن اور متمتع کو بکری وغیرہ ذبح کرنا ۱۶ سات چکر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی ۱۷ رمی اور حلق درمیان مین ترتیب کا لحاظ رکھنا یعنی اول کنکریان مارے پھر ذبح کرے پھر سر منڈاے پھر طواف زیارت کرے ۱۸ طواف زیارت عید الضحیٰ اور دو دن اوسکے بعد کرنا ۱۹ طواف کو اسطور پر کرنا کہ حطیم بیچ مین آجائے ۲۰ بعد طواف کے صفا مروہ کی سعی کرنے ۲۱ معین مقام اور زمانہ معین مین سر منڈانا احرام مین اور قربانی کے دنون مین سر منڈانا چاھیے ۲۲ وقوف عرفات کے بعد ممنوعات مثل جماع وغیرہ کے بچنا۔ علاوہ ان امور مذکورہ کے سنن اور مستحبات جنکی تفصیل کتب مطولات مین درج ہین جس امر کے ترک سے دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم ائے وہ امر واجب ہوگا اور دم سے مراد اونٹ گاے بکری ہین۔ اگر کسی نے ناپاکی کے حالت مین طواف فرض ادا کیا یا وقوف کے بعد عورت سے صحبت کرلے تو ان دونون صورتون مین سوا گاے یا اونٹ کے بکری ذبح کرنی جایز نہین ہے قران اور تمتع کے جانور سے مثل جانور قربانی کے اپکو کہانا جایز اور مستحب ہے ہان اون جانورون کا کہانا درست نہین ہی جو کسی

گناہ کے بدلے مین ذبح کیے جایئن وہ صرف مسکینون کا حق ہے اگر کوئی شخص تمتع اور قران کے جانور ذبح کرنے سے عاجز ہو وہ تین روزے عید الضحیٰ سے پہلے رکھے اسطور کہ تیسرا روزہ عرفہ کے دن ہو اور سات روزے بعد حج کے جہان چاہئے رکھے اگر سر مونڈانے سے پہلے جانور ذبح کرنے پر قادر ہو گیا تو اسوقت روزہ بدل نہو گا

مکہ معظمہ مین داخل ہونیکی ترکیب

جب مکہ معظمہ مین داخل ہونیکا ارادہ ہو تو پہلے غسل کرے اور یہ غسل مستحب ہے اور بیت اللہ کے اونچی جانب سے داخل ہو رات دن مین داخل ہونا بہتر ہے اور اسباب رکھنے سے پہلے بیت اللہ مین حاضر ہو اور باب السلام کے جانب سے بیت اللہ مین داخل ہو اور اسوقت لبیک کہے اور عاجزی اور تواضع کے ساتھ داخل ہو اور بیت اللہ کو دیکھکر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہے اور طواف قدوم کرے کہ خارج مکہ والون کا قارن ہو یا مفرد طواف قدوم سنت ہے اسکی ترکیب ہے کہ پہلے حجر اسود کا استقبال کرے اور اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہے اور حجر اسود کا بوسہ لیتے وقت دونون ہاتھون کو اوٹھائے جیسا کہ تکبیر کے وقت اوٹھاتے ہین پہر حجر اسود کا بوسہ لے بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہو ورنہ صرف ہاتھ لگا کر ہاتھ کا بوسہ لے اگر ہاتھ لگانا ممکن نہو تو کسی اور چیز کو لگا کر اسکا بوسہ لے اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو حجر اسود کے سامنے کہڑا ہو کر اللہ اکبر لا الہ الحمد للہ اور درود شریف پڑھے اور حجر اسود کے جانب سے طواف شروع کرے اور سات مرتبہ خانہ کعبہ کے گرد پہرے اور طواف اسطرح کرے کہ چادر کو سیدھی بغل کے نیچے کرے اور ایک جانب کو بایئن شانے پر ڈالے اور اس صورت سے حطیم سمیت ساتہ بار طواف کرے اول تین چکر مین جلدی جلدی اکڑ کر چلے اور چلتے وقت مونڈھون کو ہلائے پہر جب حجر اسود پر گذرے تو اسکا بوسہ لے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور طواف کو بوسہ پر ختم کرے اور رکن یمانی کا جو حجر اسود کے مقابل ہے بوسہ دینا افضل و بہتر ہے اسکے

بعد دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پاس پڑھے حنفیہ کے نزدیک یہ نماز واجب ہی اگر مقام ابراہیم مین بسبب
بھیڑ کے دشوار ہو تو مسجد مین جس جگہ چاہے پڑھ لے اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے قل یاایہا الکافرون
اور دوسری رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد پڑھے اور نماز کے بعد اپنی حاجت حاصل ہونیکی
دعا کرے اور چاہ زمزم کا پانی جا کر پئے پھر مقام ملتزم پر اگر حجر اسود کا بوسہ دیوے اور لا الہ الا اللہ اور درود شریف
پڑھے مفرد کے لئے یہ بہتر ہی کہ طواف زیارت کے بعد درمیان صفا مروہ کے سعی کرے اگر طواف قدوم
کے بعد کیا تب بھی جایز ہی مسجد حرام سے نکل کر صفا کے طرف جاوے اور صفا پر اتنا چڑھے کہ خانہ کعبہ نظر
آنے لگے پس اسوقت بیت اللہ کے طرف منہ کر کے ہاتھوں کو اٹھائے اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و الحمد للہ اور
درود شریف پڑھے اور حسب خواہش کی دعا کرے پھر صفا سے آہستہ اوتر کر مروہ کو آئے جب بطن وادی
مین پہونچے تو میل اخضر سے لیکر دوسرے میل تک جلدی جلدی بھاگ کر چلے پھر مروہ پر چڑھ جاوے تو قبلہ
کی طرف منہ کر کے وہی افعال و اقوال ادا کرے جو صفا پر کیے تھے اس طرح سات مرتبہ چکر لگائے مگر صفا سے
شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے اور یہ سعی طواف کے بعد کرے اگر پہلے کر لیگا تو اعادہ کرنا ہوگا طواف کیحالت
مین بات چیت کرنی درست نہین ہی جب اس سے فارغ ہو جائے تو پھر مسجد حرام مین آکر دو رکعت
نماز پڑھے اور یہ دو رکعت پڑھنی افضل ہی واجب نہین اس کے بعد مکہ معظمہ مین ٹھہرا رہے اور
طواف نفل کرتا رہے اگر افعال مذکورہ کو ادا کر کے حلال ہو گیا ہی تو پھر ساتوین ذالحجہ کو حج کا احرام باندھے
اور جب ساتوین ذالحجہ کو امام حج کے احکام بیان کرے تو انکو کان لگا کر سنے اور آٹھوین ذالحجہ .....
کو فجر کے بعد احرام باندھ کر آفتاب نکلتے ہی منی مین جاوے اگر ظہر پڑھ کر منا کو آیا تب بھی کچھ مضائقہ نہین
ہی پھر عرفہ کی رات منا مین رہے اور فجر کی نماز سویرے پڑھ کر عرفات کی طرف روانہ ہو اگر آٹھوین کو منا مین نہ آسکا
اور بالا بالا عرفات پر پہونچ گیا تو کچھ حرج نہین ہی مگر خلاف سنت ہی عرفات مین جہان چاہے اوترے
مگر بطن عرفہ مین نہ اوترے پھر اس دن غسل بعد زوال کر کے با طہارت ٹھہرا رہے اسلئے کہ وقوف فرض ہی

بغیر اسکے حج ادا نہین ہوتا اور جب امام خطبہ پڑھے تو دل لگا کر سنے اور بشرط احرام باندھنے ہمراہ امام کے
ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑھے اور نہایت عاجزی اور خشوع کے ساتھ استغفار اور لبیک اور لا
الہ الا اللہ اور سبحان اللہ الحمد للہ اور درود شریف پڑھے اور اپنی حاجت خدائے تعالیٰ سے طلب
کرے اور آفتاب ڈوبنے کے قریب امام کے ہمراہ مزدلفہ مین آئے اور مغرب اور عشا کی نمازین جمع کرکے
پڑھے اور رات وہین گذارے رات کو یہان پر رہنا واجب ہی رات کو ذکر الہی اور تلاوت قرآن مجید
مین ختم کرے یہ امر مستحب ہی اور فجر کی نماز اندھیرے مین پڑھے اور مزدلفہ مین جہان چاہے قیام کرے
مگر وادی محسر مین نہ ٹھہرے بلکہ اوس مقام سے جلدی گذر جائے اور فجر کی نماز کے بعد چاند ہونے تک ٹھہرا
رہے اور اچھی طرح صبح روشن ہوجانیکے بعد منا کو روانہ ہو اور منا مین اگر جمرہ عقبہ کو سات بار کنکری مارے
اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے اور پہلے ہی کنکری مارتے وقت تلبیہ موقوف کرے بعد اسکے قربانی
ذبح کرے پھر سر کو منڈائے یا بال کترائے پھر مکہ معظمہ آکر طواف زیارت ادا کرے اگر پہلے سعی کری ہی تو اب
نکرے ورنہ کرے جیسا کہ اوپر بیان آیا ہی اور سر منڈانے کے بعد یہ مستحب ہی کہ ناخن کترائے موچھو کو بھی درست
کرائے اور نیچے کے بال صاف کرے سر منڈانیکے بعد سوائے جماع کے سب باتین جو حرام تھین حلال
ہوجاتی ہین اور طواف زیارت کے بعد جماع بھی حلال ہوجاتا ہی طواف زیارت کے بعد منا مین اکر
تین راتین قیام کرے دن کو مکہ معظمہ جاکر طواف زیارت کرے اور رات کو منا مین رہا کرے گیارہ
دن ذالحج کو تینون جمرات کو کنکریان مارے اول اوس جمرہ کو جو مسجد خیف کے قریب ہی سات کنکریان
مارے پھر جمرہ وسطی کو پھر جمرہ عقبہ کو سات سات کنکریان مارے اور کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے
اسی طرح بارہوین ذالحج کو بھی رمی جمرات کرے اگر چوتھے دن ٹھہر رہا تو تینون جمرات کو کنکریان مارے
اور اگر چلا گیا ہی تو رمی اسپر سے ساقط ہوگئی اور چوتھے دن زوال سے پہلے اور طلوع فجر کے بعد بھی رمی جمرات
جایز ہے۔ اگرچہ مسنون اور مستحب بعد زوال ہی مگر گیارہوین بارہوین کو زوال سے پہلے رمی کرنا جایز

نہین ہی اور مستحب ہی کہ سنگریزے چھوٹے اور پاک ہون اور جمرات کے قریب سے نہ اوٹھائے گئے ہون
بلکہ مزدلفہ یا راہ سے اُٹھائی گئی ہون اور کنکری کو انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے بیچ مین لیکر ڈالے اور کنکری
مارتے وقت جمرات سے پانچ چھہ گز کے فاصلے سے کھڑا ہو اگر ایک کنکری مارنے کے بعد دوسری کنکری مارنیکا
موقع ہو تو پیادگی کیحالت مین کنکری مارے اور اگر ایسا نہو تو حالت سواری اور پیادگی دونون برابر ہے
وادی مین کھڑا ہوکر بلندی کیطرف کنکری مارے اور اسوقت منا کو اپنی داہنی طرف اور مکہ معظمہ کو بائین طرف
کرے اگر سنگریزی جمرات پر نہ لگے یا نزدیک نہ پڑے بلکہ دور پڑے تو اسصورت مین رمی درست نہوگی
اور کنکریان داہنی طرف مارنا چاہئے اور ایک ایک کرکے مارنا چاہئے یکبارگی سب کنکریون کو مار دینا
جائز نہین ہی اسکے بعد مقام محصب مین اگر وہان ایک گھڑی دو گھڑی ٹھہرے پھر طواف کیلئے مکہ جائے اگر
واپس آنیکا ارادہ ہو ورنہ مکہ مین قیام کرے اور یہ طواف واجب ہے اسمین سعی اور رمی نہین ہی پھر
طواف کے بعد چاہ زمزم پر آکر پیٹ بھر کر پانی پیئے اور کعبہ پر نظر کرتا رہی اور یہ پانی زمزم کا اپنے منہ اور بدن
پر ملے پھر بیت اللہ مین آوے اور اگر ممکن ہو تو اندر داخل ہو ورنہ چوکھٹ پر کھڑا رہے اور چوکھٹ اور
مقام ملتزم کو بوسہ دیوے اور ملتزم سے اپنے منہ اور سینے کو ملے اور کعبہ کے چوکھٹ کو پکڑ کر روئے
اور دعا مین مشغول رہکر اپنی حاجت اللہ تعالی سے طلب کرے اور الٹے پاؤن کعبہ سے باہر آوے اور
جہان چاہئے چلا جاوے ؛

احکام عمرہ ۔ عمرہ سنت ہی سال مین کئی بار ادا ہوتا ہی اسلئے کہ اس کا وقت سارا سال ہی مگر حج کے موقع
پر عرفے اور قربانی اور تشریق کے دنون مین عمرہ کرنا مکروہ ہی اور مکروہیت قارن کے حق مین نہین عمرہ کے
احرام مین طواف ہی اور درمیان صفا مروہ کے سعی کرنا اور سر منڈانا یا بال کترانا واجب ہی اور باقی شرائط
اور سنن اور اداب حج کے اسکے لئے بھی ہین

حج مین قصور کرنے کا بیان

۱ ایک کامل عضو کو خوشبو لگانا ۲ سر اور داڑھی کا خضاب کرنا ۳ تیل لگانا ۴ سلا ہوا کپڑا پہن لینا
۵ تمام دن سر کو ڈھانکے رکھنا ۶ چوتھائی سر یا ایک بغل یا نیچے کے بال یا گردن کے بال منڈانا
۷ ایک ہاتھ یا دونون ہاتھ یا ایک یا دونون یا دونون پاؤن کے ناخن کتروانا ۸ ناپاکی کے حالت مین
واف قدوم اور طواف صدر کرنا ۹ بے وضو طواف فرض کرنا ۱۰ امام سے پہلے عرفات سے اوترنا ۱۱
ی کو ترک کرنا ۱۲ مزدلفہ مین نہ ٹھہرنا ۱۳ تمام رمی یا ایک دن یا دو دن کے چھوڑنا ۱۴ احرام کی حالت
ن اپنی بی بی کا بوسہ لینا اور شہوت سے چھونا ۱۵ قربانی کے دنون کے بعد سر منڈانا اور طواف زیارت
نا ۱۶ کسی رکن کو آگے پیچھے کر دینا مثلاً کنکری مارنے سے پہلے سر منڈانا ان تمام صورتون مین حاجی مفرد کو ایک دم
ور اگر قارن ہے تو دو دم دینا لازم ہوگا اگر محرم نے ایک عضو سے کم مین خوشبو لگائی ہے یا ایک دن
سے کم سر کو ڈھانکا ہے یا چوتھائی حصہ سے کم سر کو منڈایا ہے یا پانچ ناخن سے کم یا پانچ ناخن متفرق مجلس
ین ترشے ہین یا طواف قدوم یا صدر بے وضو کیا ہے یا یوم نحر کسی جمرے کی رمی چھوڑ دی تو ان تمام صورتون
ین دم واجب نہین ہوتا بوجہ خفیف ہونے جنایت کے بلکہ ان تمام صورتون مین صرف آدھ صاع
گیہون دینا لازم ہوگا۔ اگر محرم نے بوجہ کسی عذر کے یا بیماری سے سر منڈا لیا یا خوشبو لگائی یا سلا ہوا
کپڑا پہن لیا تو محرم کو ان باتون سے ایک بات اسکے عوض کرنی چاہئے۔ چاہئے ایک بکری ذبح
کرے یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون صدقہ کرے یا آپ ہی تین روزے رکھے اگر محرم نے کسی جانور کا
شکار کیا یا شکار کرنے پر آمادہ کیا تو اوس پر شکار کی قیمت دینی آئی گی جو شکار گاہ مین دیجاتی تھی اب اسکو
اختیار ہے کہ اس قیمت کی قربانی خرید کر کے مکہ مین ذبح کرے یا اوس درم کی گیہون خرید کر کے چھ مسکینون کو
آدھا آدھا صاع دیدے یا بدلے صدقہ مسکین کے آپ ہی روزہ رکھے اور ان جنایات مین عالم جاہل
عابد سا ہی سب برابر ہین مسئلہ خوشبو کے استعمال سے دم دینا لازم آتا ہے صرف سونگھنے سے کچھ
نہین آتا مگر بغیر وجہ سونگھنا مکروہ ہے اگر اپنے بدن سے جون نکال کر مار ڈالے تو ایک مٹھی گیہون

صدقہ کردے اگر کپڑے کو خشک کرنیکے خیال سے دہوپ مین ڈالا اور جوین مرگئی تو کچھ دینا واجب نہین بشرطیکہ جوین مارنیکی نیت نہو ورنہ نصف صاع گیہون صدقہ کرنا ہوگا احرام باندھنے کی پانچ مقام ہین مدینہ والونکیلئے ذوالحلیفہ عراق کے باشندگان کا ذات عرق شام والون کا جحفہ اہل نجد کا قرن اور یمن کے رہنے والون کا اور ساکنان ہند کا یلملم پس مکہ مکرمہ کا جانے والا میقات مذکورات سے بغیر احرام باندھے مکہ معظمہ مین داخل نہو۔

زیارت مدینہ منورہ

حج سے فارغ ہوکر مزار مبارک کی زیارت کے لئے جانا مستحب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ۔ جسنے میری قبر کی زیارت کی اوس پر میری شفاعت واجب ہوگئی پس جب مدینہ طیبہ پہونچے تو باوضو نہایت ادب اور تعظیم سے درود شریف پڑھتا ہوا حاضر ہو اور جب مسجد نبوی مین جاوے تو بسم اللہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق اللھم افتح لی ابواب رحمتک وارزقنی من زیارۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رزقت اولیاء واھل طاعتک واغفرلی وارحمنی یا خیر مسئول پڑھتا ہوا داخل ہوا ور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھے اور بوسیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درگاہ الہی سے اپنی حاجات کا طالب ہو اور مزار مبارک کے سامنے باآواز بلند پڑھے۔ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ السلام علیک یا من خیرۃ اللہ من جمیع خلقہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید ولد آدم السلام علیک یا ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا رسول اللہ انی اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وانک عبدہ ورسولہ اشھد یا رسول اللہ

انک بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وکشف الغمۃ
فجزاک اللہ خیرا عنا ما جزی نبیہ عن امتہ اللھم اعط سیدنا عبدک و
رسولک محمد الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ العالیۃ وابعثہ المقام المحمود الذی
وعدتہ وانزل المنزل المقرب عندک سبحانہ ذوالفضل پھر اسکے بعد
ایک ہاتھ دائین طرف ہٹکر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھے پھر مسجد نبوی سے باہر
آکر بقیع مقام پر جاوے اور وہان کے مزارات کی زیارت کرے یا رحمٰن - یا رحیم - خدا ہمین بھی...
ان اماکن متبرکہ کی زیارت سے مشرف فرمایا آمین

قربانی کی مسایل

شریعت محمدیہ مین قربانی بھی ایک حکم رحمانی ہے اور اسکی اصل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ثابت ہے اور اس
بزرگ پیغمبر کو بیٹا ذبح کرنیکا حکم دیا گیا تھا سبحان اللہ فرزند نے اپنی ہدیہ جان کو خدائے جہان پر قربان کرنے کو اپنی رونق
ایمان سمجھکر کمر ہمت باندہ کر مستعد ہو گیا رحیم اور رحمٰن خدا نے اپنی رحیمانہ الطاف مبذول فرماکر بعوض قربانی
فرزند خلیل جلیل کے دنبے بہشت کی قربانی جو مدت دراز سے اسی دن کیلئے پرورش پا رہا قبول فرمایا اور اسی
دن سے انسانی جان کے بالعوض حلال جانورون کی قربانی مقرر ہوگئی اگر حضرت اسماعیل ذبح ہو جاتے
تو ذبح انسان ہی کا طریقہ جاری ہو جاتا پہر بہت ہی تہوڑے مسلمان ایسے نکلتے جو اپنی محبوب بچے کی قربانی کرنے پر
تیار ہوتے پس خدائے تعالےٰ کا بے شمار شکر ہے جو آزمایشی حکم ہم مسلمانون سے اوٹہا لیا گیا اب مسلمانون کو چاہیے
کہ اپنی جان کے بدلے جانور کی قربانی کرکے ثواب آخرت سے درجات حاصل کرین اور ان قربانیون کو پل
صراط پر گذرنے کیلیے اپنی سواریان بنائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم نے یوم نحر مین کوئی
ایسا عمل نہین کیا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسندہوا اور وہ قربانی قیامت کے دن

اپنی سینگون اور بالون اور کہرون سمیت حاضر ہوگی اور بیشک وہ خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالی
کے یہان قبول ہو جاتا ہی پس تم اس سے دل خوش کرو **قربانی** حنفی مذہب مین ہر مسلمان مقیم غنی پر
واجب ہی اور اس جگہ غنی ہونے کیلئے نصاب نامی کا ہونا شرط نہین پس جسکے پاس سونا چاندی کا نصاب
موجود ہو یا اسکی مقدار کوئی اور چیز ہو تو اس پر قربانی کرنی واجب ہی اسکو اپنی بی بی اور چہوٹے بچون کیطرف
سے قربانی واجب نہین ہی **شہر** کے رہنے والون کو نماز عید الضحی کے پڑھنے کے بعد قربانی کرنی چاہیے
انکو اس سے پہلے جایز نہین ہان دوسری تیسری دن نماز سے پہلے ہی جایز ہی اول دن قربانی کیلئے افضل
اور بہتر ہی رات کیوقت قربانی کرنی مکروہ تنزیہی ہے **مسئلہ** قربانی اونٹ گائی بہینس بکری بہیڑ دنبے
کی درست ہی۔ نر ہون یا مادہ لیکن اونٹ اور گاؤ مین مادہ بہتر ہی اور بکری دنبے مین نر بہتر ہی اونٹ پانچ برس کا
ہوکر چہٹے مین لگا ہو گائے پوری دو برس کی ہوکر تیسرے مین لگی ہو بکرا پورا ایک سال کا ہوکر دوسرے مین
لگا ہو ان عمر مذکورہ سے کم مین قربانی درست نہین ہی ہان دنبہ چہ ماہ کا درست ہی بشرطیکہ دیکہنے والون کو سال
بہر کا معلوم ہو **مسئلہ** بکری بکرا وغیرہ ایک ہی آدمی کرسکتا ہی اونٹ گائی وغیرہ مین سات آدمی کی :
شرکت جایز ہی بشرطیکہ ہر ایک قربانی کا ارادہ رکہتا ہو جس سے ثواب مقصود ہو اور یہ سارے شریک مسلمان
ہون اگر کوئی صرف گوشت کہانے کیلئے شریک ہو تو کسی کی قربانی درست نہوگی اور ساتون حصے گوشت
کے برابر ہون کوئی حصہ کم و بیش نہو اور تقسیم گوشت کی تول کر ہو محض اٹکل سے نہو **مسئلہ** انہین :
جانور مذکورہ پر قربانی جایز ہی جنگلی جانور ہرن وغیرہ کی قربانی جایز نہین ہی **مسئلہ** جب قیمت اونٹ
اور بکری کی برابر ہو تو بکری بہتر ہی اس لئے کہ بکری کا گوشت بہ نسبت اونٹ کے اچہا ہوتا ہی **مسئلہ**
بکری بہتر ہی ساتوین حصے گوشت گائے سے جبکہ دونون قیمت مین برابر ہون اور اگر ساتوان حصہ گوشت کا
زیادہ ہی تو وہی بہتر ہی **مسئلہ** گابہن گائے بکری جو قریب بیانے کے ہو ذبح کرنا مکروہ ہی اور اگر بے علمی سے
گابہن کو ذبح کیا اور زندہ بچہ ہو پڑا تو اس کو ذبح کردے اور اگر قربانی کے دنون تک ذبح نکیا تو پہر اوس

بچے کو صدقہ کر دے مسئلہ ان ایام مین مرغی وغیرہ پرند جانور کی قربانی مکروہ ہے کیونکہ یہ فعل مجوس کا ہے مسئلہ بکرا اور مینڈھا جسکی پیدایشی سینگ نہون اور بادے کی قربانی جایز ہے مسئلہ اندھا کانا اور ایسا دبلا جسکا مغز تک خشک ہو گیا اور لنگڑا جو تین ہی پاؤن سے چلتا ہو اور چوتھا زمین پر نہ رکھتا ہو اور جسکا تہائی حصے سے زیادہ کان کٹا ہو یا چکی یا آنکہ اسی مقدار جاتی رہی ہو تو ان سب صورتون مین قربانی جائز نہین ہے خلاصہ یہ کہ بعض مشایخ کے نزدیک اس مادے مین یہ قاعدہ کلیہ مقرر ہے کہ جس عیب سے نفع مین نقصان اور خرابی واقع ہو تو وہ عیب مانع قربانی ہے مسئلہ مستحب ہے کہ جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اگر ذبح کرنا جانتا ہو نہین تو کسی اور کو ذبح کرنیکا حکم دے مسئلہ میت کے طرف سے قربانی درست ہے مگر یہ گوشت فقیرون کو تقسیم کر دینا چاہیے مسئلہ مستحب ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین حصے کرے ایک حصہ اپنے لئے رکھے اور ایک فقیرون کو دے اور ایک حصہ دوستون اور خویش واقربا کو بطور تحفے کے بھیجے مسئلہ قربانی کا گوشت غنی اور فقیر مسلمان اور ذمی کو بھی دینا جایز ہے (عنایہ) مسئلہ بہتر یہی ہے کہ قربانی کی کھال للہ دے اور اگر اپنی ضروری کامون مین استعمال کرے تو جایز ہے جیسے چھلنی یا جائے نماز وغیرہ بنانا دھوبی سقے نائی کو کسی خدمت کا عیوض دینا درست نہین ہے اگر کھال کو للہ دینے کیلئے بیچا ہے تو جایز ہے مگر یہ سب نقد فقیرون کو دیدے آپ خرچ نکرے (ہدایہ) اسی طرح : جھول اور پٹرسی وغیرہ للہ دیدینا چاہئے۔

عقیقے کے مسایل

جب کسی شخص کے بچہ پیدا ہو تو خدائے تعالیٰ کے شکر گذاری کے ارادہ سے ساتوین دن عقیقہ کرنا علمائے حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے اگر ساتوین دن نکر سکے تو چودہوین دن یا اکیسوین دن کرے اگر ان دنون مین میسر نہو تو جب توفیق ہو کرے حتی کہ ستر برس گذر جائین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ پچاس برس کے سن مین کیا تھا بر تقدیر گنجایش کے ساتوین ہی دن عقیقہ کرنا اچھا ہے اور اسی دن اچھا نام عبداللہ رکھیا :

عبد الرحمن یا عبد الرحیم وغیرہ رکھین اور سر کے بال منڈائین اگر کسی سبب سے ساتوین دن عقیقہ نکر سکین تو نام بہ
رکھدین اور سر کے بال اونترا دین مسئلہ اگر بچہ لڑکا ہو تو دو بکری اور اگر لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرین
یہ طریقہ افضل اور بہتر ہے عقیقہ کا جانور نر ہو یا مادہ دونون جایز ہین مگر عقیقے کے جانورون مین بہی وہی شرطین
معتبر ہین جو قربانی کے جانورون مین ہین اور گوشت کی تقسیم اس طور پر ہونی چاہئے سر حجام کو اور ران دائی کو
جسنے بچہ جنایا ہو دین اور باقی گوشت کے تین حصے کرین تول کر یا اندازہ سے ایک حصہ محتاجون کو دین اور دو
حصون کو پکا کر عزیز و اقربا طلبہ علما دوست و آشنا ہمسایہ کو کہلا دین اور آپ بہی کہائے اس گوشت کا حکم
مثل قربانی کی گوشت کے ہے پس بچہ کے مان باپ دادا دادی نانا۔نانی سب کو کہانا درست ہے اور خلاف
بات مشہور ہے کوئی اصل نہین ہے اور ذبیحے کے پاؤن کا دفن کرنا درست نہین ہے بلکہ سرے کے ساتھ پائے
بہی حجام کو دین یا اپنے صرف مین لائین مسئلہ عقیقے یا قربانی کا گوشت یا کہال ٹہورا یا بہت قصاب کو اجرت
مین دینا جایز نہین اگر دیدیا تو قربانی اور عقیقہ درست اور مقبول نہین ہے مسئلہ بہتر یہ ہے کہ بچے کا باپ جانور
کو ذبح کرے اگر ذبح کرنا جانتا ہو نہین تو اس کا نائب کرے مسئلہ ذبح کے بعد بچے کا سر منڈا کر چاندی یا سونے
کے برابر تول کر بالون کو زمین مین دفن کر دین اور چاندی سونا محتاجون کو خیرات کر دین اور بچے کے سر پر زعفران
یا صندل ملین مگر عقیقے کا خون نہ ملین کہ یہ جاہلیت کی رسم ہے ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنا بہتر ہے اللّٰهم
هذه عقيقة ابني فلان دمها بدمه ولحمها بلحمه وعظمها بعظمه و
جلدها بجلده وشعرها بشعره اللهم تقبلها مني فداءً لابني من النار اور یہ آیت بہی پڑہے
اني وجهت وجهي للذي فطر السموٰت والارض حنيفا وما انا من المشركين ان
صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت
وانا من المسلمين اللهم منك ولك بسم الله والله اكبر

اگر بچے کا باپ ذبح کرے تو بجائے فلان کے بچے کا نام لے اور اگر دوسرا شخص ذبح کرے تو بجائے فلان ابن فلان کے بچے اور باپ کا نام لے یعنی مثلاً عبد الرحمن ابن عبد اللہ کہے اور تقبلہا منی کے جگہ تقبلہا منہ کہے اور اگر بچہ لڑکی ہے تو تقبلہا منی کی جگہ تقبلہا منہ کہے اور فداً لابنی کی جگہ فداً لابنہ یا لبنتہا کہے ضمیر مذکر مونث کا خیال رکھے اور اسی طرح باپ فداً لابنی کی جگہ لبنتی کہے اور دوسرا شخص البنتی کی جگہ لبنتہ کہے یا فداً لبنتی کہے پھر جب یہ دعا پڑھ چکے تو بسم اللہ اکبر کہکر ذبح کرے اور ذبیحہ کا منہ قبلہ کی طرف ہو غیر طرف کرنا مکروہ ہے

کھانے پینے لباس کی متفرق مسئلے

مسئلہ مردار جانور جو آپ سے مرگیا ہو یا مشرک کافر نے ذبح کیا ہو یا مسلمان نے جان کر ذبح کیوقت بسم اللہ کو چھوڑ دیا ہو تو ان کل جانوروں کا گوشت کہانا حرام ہے اسیطرح ہاتھی گدہا خچر جو یا خانگی ہو جنگلی بلی نیولا ہیڑ کچھوا وغیرہ کا گوشت کھانا حرام ہے اور وہ کوا جو صرف نجاست کھاتا ہے حرام ہے ہان جو دانہ نجاست دونون کھاتا ہے وہ مکروہ ہے اور جو صرف دانہ کھاتا ہے وہ حلال ہے خرگوش حلال ہے مچھلی کے سوا دوسری جانور دریای امام اعظم کے نزدیک حرام ہین مگر وہ مچھلی جو مرکر پانی پر آگئی حرام ہے ٹڈی حلال ہے **مسئلہ** اتنا کھانا جس سے زندگی حاصل ہو فرض ہے اور اس مقدار کا کھانا جس سے نماز روزہ ادا کرسکے مستحب ہے اور اسیطرح علم دین کے حاصل کرنیکے لیئے پیٹ بھر کھانا بھی مستحب ہے اور پیٹ سے زیادہ کھانا حرام ہے مگر روزہ رکھنے کے ارادہ اور مہمان کے خاطر سے زیادہ کھانا درست ہے **مسئلہ** ایسی سخت بھوک کیحالت ہین کہ جان جانیکا خوف ہو تو نعوذ باللہ مردار کھانا بھی جایز ہے جان بچانیکی خیال سے مگر بقدر کفایت کھائے نہ پیٹ بھر اگر اسوقت مردار نکھایا اور مرگیا تو گنہگار ہوگا **مسئلہ** بیماری کیحالت مین دوا کھانی جایز ہے اگر نکھائے اور مرگیا تو گنہگار نہوگا۔ اچھے کھانے اور لذیذ عمدہ میوے جات کا کھانا جایز ہے مگر دن رات اسکے پیچھے پڑا رھنا اچھا نہین ہے **مسئلہ** مرد عورت کو سونے چاندی

کے برتن استعمال کرنا حرام ہی مہوے اور انگور کی شراب جو نشہ کرتی ہی اس کا تہوڑا بہت استعمال کرنا حرام ہی اور یہ شراب نجاست غلیظہ کے مانند ہی اسکے لگنے سے کپڑا بدن ناپاک ہوجاتا ہی بدن اور جامہ شراب آلود کو تین بار احتیاط کے ساتہ دہونا چاہیئے۔ شراب سے کسی طرح فایدہ اوٹہانا درست نہین ہی نہ دوا نہ غذا حتی کہ جانورون اور بچون کے دوا مین بہی نہ ملائین اور مرہم مین نڈالین شراب کی خرابیان کسی قدر ہمارا کے رسالہ تحفۃ الاحباب دربیان حقیقت شراب مین درج ہین دیکہو مسئلہ گہوڑے کا گوشت حلال ہی اور اسکے حلال ہونے ہی پر فتوے ہی

مسائل لباس و زیورات

ستر ڈہانکنے اور گرمی سردی دفع کرنے کے مقدار کپڑا پہنا فرض ہی اور اس سے زیادہ بطور زینت جو شرع کے خلاف نہو پہنا مستحب ہی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمت ظاہر کرنی اور آدای شکر کے خیال سے پہنا مستحب ہی مسئلہ مردون کو سرخ اور زعفرانی کپڑا پہنا حرام ہی مگر مخطط جسمین سوائے سرخ تاگو نکے اور رنگ کے تاگے ہون جیسے۔ پنجاب کی لنگی یا سوسی تو مردون کو بہی استعمال کرنا جایز ہی مسئلہ خالص ریشم کا لباس جسکا تانا بانا ریشمی ہو مردون کو پہنا حرام ہی مگر جسکا تانا ریشمی ہو اور بانا سوت کا ہو تو مردون کو بہی جایز ہی یا چار انگل کا کنارہ چادر وغیرہ مین ریشمی ہو تو مردون کو جایز ہی مسئلہ ریشمی فرش تکیہ امام اعظم کے نزدیک جایز ہی اور امام محمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک جایز نہین ہی مسئلہ سونے چاندی کا زیور عورتون کو جایز ہین۔ مگر مردون کو صرف چاندی کی انگشتری جسکا وزن ایک مثقال ہو جایز ہی مسئلہ چاندی کا تار دانتون مین باندہنا جایز ہی بغیر اختلاف کے مسئلہ لوئے پیتل کی انگشتری جایز نہین ہی مسئلہ بادشاہ اور قاضی کو مہر کی انگشتری پہنا سنت ہی مگر اور لوگون کو مہر کے لئے انگشتری بنانا بہتر ہی مسئلہ لڑکون کو ریشمی لباس اور زیور پہنانا حرام ہی

مسجد کی فضیلت اور احکام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسجدین تمام جگہون سے زیادہ محبوب و مرغوب ہین اور بازار بہرے اور مبغوض ہین مسجد کی محبوب ہونیکی یہ وجہ ہے کہ مسجد ہین خدائے تعالیٰ کی عبادت اور قرآن مجید کی تلاوت اور ہر طرح طرح کا ذکر و شغل نیک ہوتا ہے اسیلئے حضرت نے فرمایا کہ مسجد ہر پرہیزگار کا گہر ہے کہ وہ اسمین دن رات خدائے تعالیٰ کی عبادت کرتے ہین وہ بڑے نیک اور مبارک بندے ہین جو مسجدین بناتے ہین یا مرمت کراتے ہین اور ہر طرح کی خبرگیری کرتے ہین اسیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو مسجد کی خبرگیری کرتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ و الیوم الآخر یعنی اللہ کی مسجدین وہی آباد کرتے ہین جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہین اور بازار خدائے تعالیٰ کے نزدیک اسیلئے برے ہین کہ وہ غفلت طمع حرص خیانت کی جگہ ہین اسیلئے اگلے بزرگ بلاضرورت بازار مین گشت نہین کرتے تھے مگر افسوس آجکل لوگ مساجد کی بزرگی اور آداب بالکل جاہل در غافل ہین تمام دنیا کی ہر گڑبڑ جہگڑے قصے مقدمے مساجد ہی مین طے ہوتے ہین اس بارہ مین حدیث مین سخت وعید آئی ہے حضرت نے فرمایا کہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ وہ لوگ دنیا کی باتین مسجدون مین کرینگے سو تم انکے پاس نہ بیٹہنا اللہ تعالیٰ کو ایسون سے کچھ حاجت نہین ہے مسلمانون کو چاہئے کہ دنیا کی بات چیت مسجدون مین نکیا کرین اور جب مسجد مین جائین تو پہلے داہنا قدم داخل کرین اور اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد اللّٰھم اغفر لی ذنوبی و افتح لی ابواب رحمتک کہے اور نکلتے وقت پہلے بایان قدم نکالکر جوتی پر رکہدین پہر داہنا پاؤن جوتی مین داخل کرے پہر باہین پاؤن مین جوتی پہنے تاکہ مسجد سے نکلتے

اور جوتی پہنے کی سنتین ادا ہو جائین مسجدون کو کوڑے کرکٹ سے پاک صاف رکہنے والے بندے خدائے تعالیٰ کے نزدیک بڑے بڑے عالی مرتبے پائینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد سے کوڑ انکالے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت مین گہر بنائیگا۔ مسجد مین چراغ جلانے کا بڑا درجہ ہی حضرت نے فرمایا ہی کہ جو کوئی مسجد مین چراغ جلائیگا تو جب تک کہ وہ چراغ جلتا رہیگا تو ستر ہزار فرشتے اوسکی لئے مغفرت کی دعا کرتے رہینگے مسجد ان کو خوشبودار چیز سے بسانا اور اگر کی بتی جلانا مسنون ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ محلون مین مسجدین بنائے جائین اور پاک اور خوشبودار رکہے جائین اور بد بودار چیز کہاکر مسجد مین جانے سے آپ نے منع فرمایا چنانچہ حضور نے فرمایا کہ جو شخص کچی پیاز اور کچا لہسن کہاکر مسجد مین آئے تو اسے آنے ند و سبحان اللہ حضور کو کسقدر مسجد کی تعظیم و تکریم کا خیال تہا پیاز اور لہسن حلال چیز ہین مگر اسکے کچا کہانے سے منہ مین ایک قسم کی بدبو آتی ہی جس سے نمازیون اور فرشتون کو تکلیف پہونچتی ہی اسلئے حضرت نے اسکے کہانے سے منع فرمایا افسوس ہی انکے حال پر جو مسجد مین مٹی کا تیل جلاتے ہین جسکے بد بو سے مسجد بس جاتی ہی اور بجائے خوشبو کے تیل کی ناگوار بد بو دماغ کو پراگندہ کرتی ہی اسپر طرہ یہ ہی کہ رمضان شریف کے زمانہ مین قرآن مجید کی ختم کے راتون مین مسجدون مین مٹی کے تیل کے لمپ اور ہنڈے جلاتے ہین جس سے کئی کئی روز تک مسجدون مین بد بو کا اثر باقی رہتا ہی مسلمانون کو چاہئے کہ اس مبارک ختم مین اگر کی بتی جلائین اور مسجد کو خوشبو سے بسائین اور دوجہان کے فایدے سے کافی حصہ حاصل کرین۔ یا الٰہی ہمکو ہر عمل خیر کی توفیق عطا فرما اور اس خاکسار محمد عبد الغنی متوطن ریاست ریوان ملک بگہیل کہنڈ مقیم شہر دہلی کو اپنی ذات قایمہ کی طفیل بخشدے اور اس رسالہ کی شایع کرنے والے کو بہی دارین کی نعمتون سے مالا مال کر دے آمین و آخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین والصلواة والسلام علی سید المرسلین و آلہ و اصحابہ الطاہرین الی یوم الدین۔ یہ رسالہ جامع مسائل ضروریہ ۳ تاریخ ماہ المحرم الحرام ۱۳۴۳ سنہ ہجری کو دس بجے رات کو تمام و کمال لکہا گیا یا اللہ یا رحمن یا رحیم اسکو مقبول خلایق کر

آداب مجلس

ن کو چاہئے که ہر کام مین درمیانی حالت کو اختیار کرے کمی زیادتی دونون برے ہین وقار بے
رکی اور تواضع بغیر ذلت کے اچھا ہی برے جلسے میلے تماشے مین شریک نہو نیک مجلس درس
وعظ مین بیٹھنے سے دونون جہان کی برکتین حاصل ہوتی ہین جب مجلس مین جائے تو کہڑا نرہے
ن جگه پائے بیٹھ جائے اور مجلس مین بیٹھکر ادہر اودہر ندیکھے اس سے بے تمیزی پائی جاتی ہے دوزانو
ر قبله رو بیٹھنا بہتر ہے بیہوده بکواس نکرے اور جب بات کرنے کا وقت آئے تو اچھی طرح اطمینان
سے پاکیزه لفظون کے ساتھ کلام کرے مجلس مین انگلیان نه چٹخائے منه پھاڑ کر جمائی نلے ::
ڑھی یا انگوٹھے سے نه کھیلے انگڑائی نلے ناک کان مین اُنگلی نکرے لوگون کے سامنے خلال نکرے
بار بار منه پر سے مکھی نه اوڑائے ہر وقت تکیه لگا کر نه بیٹھے لوگون کی طرف پاؤن نه پھیلائے چبا چبا کر
ت نکرے اور مقفا اور مسجع کلام کرنے سے بچے اور جب کوئی بات کرے تو کان لگا کر سنے اور
ت کرتے وقت ہاتھ نچا نچا کر نه بولے بادشاہون کے مجلس سے دور رہے۔ قرب سلطان آتش
سوزان بود مجلس مین جا کر اسلام علیکم کہے اس سلام کو خاص نکرے راستے پر نه بیٹھے اور
اگر بیٹھ گیا تو نامحرم کو ندیکھے اور راه بہولے کو راسته بتائے مظلوم ضعیف کی مدد کرے چلتے
وقت دائین بائین ندیکھے اترا کر اور اکڑ کر نه چلے اور بہت خوش طبعی نکرے اسلئے که یه خدا
تعالے سے دور کرتی ہے اور اس سے غفلت پیدا ہوتی ہے یه سمجھدار کو عیب دار اور دانشمند کو
بے اعتبار کرتی ہے جب مجلس سے اوٹھے تو یه دعا پڑھ لے تا که بری باتون کا کفاره ہو جائے اور
مواخذه آخرت سے نجات ہو۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ +

اس نازک زمانہ مین کہ ہر طرف سے آزادی کی ہوا چل رہی ہے لوگون سے زیادہ میل جول رکھنے
مجلسون کو رونق دینے سے یہ زیادہ بہتر ہے کہ ضروری کامون سے فراغت حاصل کر کر گوشہ
اللہ اللہ کرے تاکہ لوگون کے پراگندہ خیالات سے نجات ملے ایک شخص نے ایک بزرگ سے پوچھا
درخت کے نیچے جسمین کسی طور پر قابلیت مصاحبت کی نہو کیون بیٹھے رہتے ہین فرمایا کہ یہ درخت
میرا بہت ہی اچھا ہمنشین ہے اسلیئے کہ اسمین تین باتین نہایت ہی عمدہ ہین پہلی بات یہ کہ میری چغلی
نہین کرتا دوسری بات یہ کہ اگر مین اس پر تہوک دون تو برا نہین مانتا تیسری بات یہ کہ میری تمام بے ادبی
پر صبر کرتا ہے اس حکایت کو ہارون رشید بادشاہ نے سنکر کہا کہ یہ نصیحت ہے کہ این ہمنشینون سے
صحبت کرین آج کل کتاب سے بہتر کوئی دوسرا ہمنشین نہین ہے ہمنشین بہ از کتاب مخواہ۔ کہ مصاحب
بود گاہ و بیگاہ ٭ این چنین ہمدمی لطیف کہ دید ٭ کہ نرنجید و ہم نرنجانید ٭ **انضباط اوقات** اگر اپنا
مجرد عابد ہو تو دن رات عبادت الٰہی مین مشغول رہے اور عالم فرائض و سنن عبادات کرنیکے بعد درس
و تدریس تصنیف و تالیف مین مصروف رہے تاکہ علم کی برکت انکے بعد تک باقی رہے اور **اہل پیشہ**
اگر مجرد ہے تو آدہے دن تک اپنا پیشہ کرے باقی وقت عبادت خداے تعالیٰ مین صرف کرے اور اگر اہل
عیال والا ہے تو ایک دن اپنا پیشہ کرے اور جو کچھ حاصل ہو اوسی پر قناعت کرے اور ایک دن اپنے خالق رازق
برحق کی عبادت مین لگا رہے اور کام کرتے وقت بھی ذکر لسانی اور ذکر قلبی سے غافل نرہے۔ دست بکار دل
کا عامل رہے اور اگر ایسا پیشہ ہے جس سے دن رات فرصت ہی نہین ملتی تو اپنے وقتون کو تقسیم کرے فرض و سنت
عبادت کو وقت پر ادا کرے مثلاً نماز کیوقت کل کامون کو چھوڑکر نماز باجماعت ادا کرے دن رات دنیا
ہی کے کاروبار مین لگا رہنا اور آخرت سے کچھ سروکار نرکھنا بڑی غفلت و نادانی ہے۔ کار دنیا کسے تمام نکرد
ہرچہ گیرید مختصر گیرید تمت

محمد عبدالرحمن [illegible] محمد بہاری





